

قال النبي لمهدي لاني بعث

الحمد لله والمنه كرسب ايماني سامي شيخ محمد تقوي صاحب منضم مطبع نظامي



در دفع و هم و دو سو اس بعض ناس لوجو شمش مثل آنحضرت از اثر جناب ابن عباس

در مطبع اسدي طبع شد

الم  
١٠





لے اور لکھنے  
رسول خدا کا  
جس نے نبیوں  
میں سے اول  
میں سے اول  
میں سے اول  
میں سے اول

اگرچہ موقوف ہو لاکھ جگہ مرفوع ہو اور مسموع آئے کریمہ و لکھن شہول اللہ و خاتمہ  
النبیین کی مخصص ہو یعنی حکم ختم نبوت کا ساتھ اس عالم موجود طبقہ زمین اول کے  
مستقیم و مخصص ہو اور خبر احاد سے مخصص ہو جائز ہو گا ہو المقرر فی الاصول فقط پس قول  
و عقیدہ زید کا صحیح اور حق مطابق مذہب اہل سنت و جماعت ہو یا نہیں بینی تو جبرہ  
هو العلیہ

الحمد لله وحده والصلاة على من لا نبي بعده اما بعد ابل بصيرت و ارباب  
طهرت پر مخفی و مستتر نہیں کہ یہ عقیدہ و قول زید کا فاسد اور غلط خلاف جمہور علیہ السلام اور  
استماع غیر بیل المؤمنین ہو کسی مفید و محدث بلکہ رواہ و متحررین حدیث مذکور نے بھی  
استنباط و استخراج عقیدہ مذکورہ کا اثر ابن عباس مذکور سے نہیں کیا اور حکم آیہ کریمہ  
و لکھن شہول اللہ و خاتمہ النبیین کو نہ مخصص و مقرر اس عالم موجود زمین اول کی  
نہیں لکھا و من ادعی علی فعلیہ بیانہ اور اس کا استدلال عقیدہ مذکورہ کا قول ابن  
عباس مذکور سے مخدوش و مردود ہو چھند و جوہ اولیٰ مخرجن ان تر مذکور طبقہ ثالثہ و رابعہ  
ہیں صحاح ستہ میں اس آیت کا اثر نہیں اور یہ طبقہ ثالثہ و رابعہ قابل جماع نہیں خصوصاً اختلاف  
میں کیا ہو اللہ عزوجل خاتم النبیین جناب لانا شاہ عبد الغنی صاحب تصنیف نے رسالہ اصول  
حدیث میں تفسیر ابن جریر و رقم ما یفتی حکم و طبقہ رابعہ میں داخل کیا اور تحریر فرمایا طبقہ رابعہ احادیثیکہ نام  
و نشان آہنا و قرون سابقہ معلوم ہو و متاخرین آثار روایت کردہ اندلس حال آہنا  
از روشن خالی نیست یا سلف تفحص کروند و آہنا اصلی بنی فلتد تا مشغول بروایت آہنا

[illegible][illegible]

[illegible]



مشبہ و مشبہ بہ چاہیے نہ جمیع نہات خصوصاً صفات مختصہ جو قابل تقدیر و اشتراک ہیں  
 الاثنین نہوں کہا ہوا الظاہر اور مطلق ملالت کا کسی کو انکار نہیں بشریت و لوازم بشریت  
 میں اور افراد بشر ان میں کے بھی بحکم آیہ کریمہ قل لا اثمنا انما بشر فاشترکت لکم من قبلکم  
 اللہ علیہ وسلم کے ہیں اس روایت سے مماثلت ختم نبوت میں کیونکر ثابت ہوتی تھا  
 مراور ان مشابہت اخلاق حمیدہ یا تہلیع احکام پوجہ اکمل ہدایت تمام وغیرہ میں ہونا المطلوب  
 غیر ثابت و الثابت غیر مطلوب چھٹی وجہ مشبہت روایت یعنی نبی کذب کہ میں شاع اور کسی  
 راوی و محدث نے بیان نہیں کی پس مراد اس کے تشبیہ ختم نبوت میں مقرر کرنا اپنی اس  
 سے خلاف نص قرآنی و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین معارضہ قرآن بالقرآن اور کسی  
 مفسر آیہ کریمہ موصوفہ کو تخصیص و مقیدہ بدلالة روایت مذکور نہیں لکھا بلکہ رواۃ و محدثین  
 مذکور نے یعنی حضرت ابن عباس نے تفسیر عباسی میں اور مولانا جلال الدین سیوطی نے  
 تفسیر درمنثور میں بھی آیہ کریمہ مذکورہ کو تخصیص پر روایت مسطورہ نہیں لکھا پیرا یہ موصوفہ کو  
 مقید و تخصیص کہنا تفسیر قرآن بالقرآن سے اور داخل ہونا وعید من قال فی القرآن براہ  
 الحدیث میں ہو ساقون ثبوت ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آیہ کریمہ  
 و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین قطعی الدلالة ہو اور در صورت اسکے عام  
 مخصوص بعض ہونے کے قطعی الدلالة ہوگی کہا ہو مقرر فی الاصول اور انکار ما ثبت  
 بالدلائل الظنیہ کفر نہیں ہوتا پس معاذ اللہ انکار ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 باعتبار اس طبقہ زمین اول کے بھی کفر نہ ہوگا اور یہ خلاف جمہور علماء مسلمین ہر طبقہ

محکم دلائل سے مزین  
 متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل  
 مفت آن لائن مکتبہ

خلاف عقیدہ زید بھی ہوگا آنحضرتؐ روایت و تخریج روایت مذکورہ کا بھی عقیدہ ہو جو  
چشمہ خاتم النبیین مثل آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم منقول مروی نہیں من ادعی فعلیہ  
البیان پسند البرہان اور مطلق روایت و نقل سے لازم نہیں کہ راوی و مخرج کا  
مذہب و اعتقاد بھی موافق اس روایت سکے ہو کما ہو لظاہر علی اہل ہذا الفہم پس  
ظاہر ہوا کہ اس حدیث سے یہ احتمال مذکور نہ ہوا ہم اور سورفہم جو نوین تخصیص مع  
آیات بخبر احاد بقول بعض علما اگرچہ جائز ہو لکن یہ جواز اس جہاں آیت و حدیث  
مرفوع صحیح متعارض ہوں اور متنازع فیہ میں ایسا نہیں بلکہ ہر ایک کے واسطے عمل صحیح  
علیہ ہو کما سر و شوین بلفرض الحال اگر روایت مذکورہ میں مماثلت ختم نبوت میں بھی  
مراد لیجائے جب بھی مدعی زید کا ثابت نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ روایت مذکورہ پر  
دلالت نہیں کرتی کہ وجود نبی مماثل مفروض وقت وجود یا بعد وجود آنحضرتؐ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہو ممکن و جائز ہو کہ وجود مماثل مفروض قبل وجود کرامت ہو و جناب شفیع  
الامم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اور وہ نبی مماثل مفروض خاتم الانبیاء افسانی اس  
سلسلہ انبیای زمین خاص کا ہو فقط اور چہار سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ختم  
حقیقی جمیع سلسلہ انبیای ارضیین ہوں پس وہ نبی مفروض خاتم النبیین مثل آنحضرتؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور مماثلت و تشبیہ میں اس قدر مشارکت و صفی بین لائیں  
کفایت کرتی ہو اگرچہ ایک میں بطور حقیقت ہو اور دوسرے میں بطریق مجاز کما لا  
علی اللہ فیما یشاء کما یرید ہذا و کما یرید اللہ یحدث بعد ذلک امر

پس جو چہ خاتم النبیین مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قول تھا وہ غیر معصوم سے  
جس میں محدثین نے استقدر کلام کیا ہو خلاف معصوم نص قرآنی سمجھنا اور اوپر غلط  
کرنا کمال نادانی اور وسوسہ شیطانی ہی قول و اعتقاد وجود دوسرے خاتم الانبیا  
کا مستلزم انکار ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکار آیہ کریمہ  
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رَّبِّ جَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ہر اور  
انکار آیہ مستلزم کذب خداے تعالیٰ ہے اور کذب خدا تعالیٰ بلاشبہ کفر ہے عبادنا  
الْإِنْسَانِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ  
مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ ۚ هَذَا مَا سَكَنَ فِي الْجَوَابِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالضُّلُوبِ  
وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ إِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَلَأَب حُرَّةُ الْعَبْدِ الْخَاطِي الرَّاجِي إِلَى رَحْمَةِ  
الْعَزِيزِ الْكَرِيمِ الْمُنْقِذِ الْمُجَاهِدِ النَّبِيِّ الْحَمِيدِ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ غُفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ الصَّغَارِ وَالْكَبِيرِ

ہو المصوب  
بقلم طالب علم

محمد عابد

آفرین باد مجیب صاحب اسے صاحب گو کہ باریا و نقوض خدشا کا قیاس نہ لال زیرہ کو کر مرد  
و باطل کر دیا الحق نامبرہ جو قائل و مقصد ہوا ہی تحقق و وجود چہ خاتم النبیین مثل آنحضرت  
علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التیمۃ کا فقد جاء ظلما و زورا و ما زاد اهل الايمان الا  
نفورا و الله سبحانه اعلم بالصواب الیہ المرجع و المآب حرة العبد الخامل محمد عادل  
اصلي الله حله بلطفه الكامل في العاجل و الاجل محمد عادل متقیم کانپور  
ہو الخیر جو کچھ کہ مجیب مصیب نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا وہ درست اور



صحيح وروى في صحيحه وروى في صحيحه وروى في صحيحه  
الناس ولا يرتك ايها الطالب الراغب من لطائف التحقيق عجباً ولا يتخذ  
سبيلك في بحار التدقيق سرباً ولكن في سبيل كفاية للمسترشدين  
وهذه كفاية للجاهلين في الله يهتدون بها الى صراط مستقيم وهو كمال شمس على  
حرارة بديهة واملاؤه بلسان العبد المسكين احقر العالمين بين العابدين قاضي  
حال بجواب الصلوات على ائمة آل الله وائمه آل محمد

زكي العابد  
عبد القادر

هو الخبير ولا يتردد على تقدير الصلة بحمل بلا ريب اوله المصيب لان  
وقوع الحال بالغير محال كاستحالة وقوع الحال  
بالذات المعصوم بحبل الله محمد سيد عبد الله  
مفتي حال بذلك بجواب ال عفو عنه

محمد  
سيد  
عبد الله المظفر

هو القصور حديث ان الله خلق سبع ارضين الخ اروي تحقيق موقوف بر  
ابن عباس رضي الله عنه شاذ لم ينزل في معلول الاستاد مست وازا بنما كونه موقوف مطلقاً من جمهور  
اهل الحديث در باب تفسير كتاب الله خبر نشان نزول آية حجت ليست بين شاذ ومعلول التبر  
چهره رسد و بشعوت عقائد دين اسلام كجا الثاني تفسير الصحيح الى موقوف من قال موقوف  
فهو تفسيري يعلق بسبب نزول آية كقول جابر كانت اليهود يقول كذا فانزل الله  
كذا ونحو ذلك الثالث الموقوف وان الفصل سندك ليس بحجة عند الشا  
فرضي الله عنه وطائفة من العلماء انتهى خلاصة انظر بكتب اصول حديث عدم

جمیت حدیث موقوف با مخصوص در باب تفسیر که مذکور است جمیع قرآن حدیث است که از نبی  
 معلوم میشود و بانی تا ویلات نزع تسلیم جمیت و صحت حدیث است و بدون آن که تمام در آن  
 راه اهل ای خارجهین بالظن و بیرون است و از جاده علمای محققین و رافضیان و سنی  
 حسن اسلام المشرکه لا یعینیه و الله اعلم و علمه اتم و احکم محمد عبد الحکیم  
 الحمد لله الذی جعل العلم لذل انبیاء و رسله و نفی بجمیع شعبه الباطل عن الدین  
 کما فی فی لیکر عن الحدید بن سبته و الصلوة و السلام علی سوله محمد خاتم النبیین  
 و اصحابه الطیبین اما بعد فقد سرت النظر القاص و اجلت الفکر و انخطر الفکر  
 فیما حرره المجیب المصیب فریته روض علم ازهرت افقون الغضل افقانه و عدلته فضل  
 انیعت بنما العلم اغصانه قد جمع من المنقول و المعقول القطع الجدل تحقیق الجواب لهذا  
 السؤال ما به تمل الا عطات طر با و ترشفه الا ذواق فخر با فلق جاد فیما افاد و ایدع  
 فی ذلک کما اباد و بلغ من فضیلة السائل المراء و جبراه الشخیراد و قاه بوسا و فیرا و بشدوره  
 و علی الشجرة شجر فکل کلام غیره القشر لا سوی و ذاکله عند اللیب لباب و صلی  
 الله علی من قبل فی حق شجر لم یخلق الرمن مثل محمد و ابد و علی انه لا یخلق و قال الیه  
 و حرر برقه الراجی عفو ربه حق الکل احد کل نائب مفتی هو پان آل احمد گل  
 هو انجیر انچه مجیب مصیب نوشته حق و صواب است بلکه حق از ان متجاوز نیست چنانچه  
 بعض نقول در اثبات ابن عوی ثبت میگردد و در تفسیر مدارک تحت قوله تعالی و من  
 الارض مثلهن و رده قبل ما فی القرآن ایه تلال علی ان الارضین سبیل

کلیک از انجیر  
 قرآن بن کوی  
 آیت و در لالت  
 اسبیر که انجیر  
 سات لالت سوار  
 اسبیر که انجیر  
 اور که کبیر  
 در میان دو  
 انجیر که  
 است انجیر  
 کل که انجیر  
 من انجیر  
 سنه از انجیر  
 انجیر که  
 و انجیر که  
 و انجیر که  
 و انجیر که





فی الدارين اكمل النصيب قرأت بفتحی رقت بقله اضعف العباد  
 الواحد سيد محمد عفی عنه الصمد المعروف بسوہی محمد عبده

هو التثدير مفہم ہموال ۱۱  
 جواب صحیح درین مسئلہ رسالہ نوشتہ ام غلام رسول ابو الغفار المتوکل علی اللہ جمیل  
 رسول ابن مفتی فضل اللہ مفتی علاقہ سرکار بزرگ جھوناں  
 هو الخبیر

احسان من لا ندله ولا نذیه واصحاب علی من نظیرہ علیہ وفقیہ وغلہ  
 الہ واصحابہ ذوی العیشل لرغید اما بعد فما قالہ المجیب المصیب  
 حق سدید الی الصواب قریب من الخطاء بعید بل هو المصواب  
 وبلحقی الحق عقیدہ فخر الہ خیر الخواص عنادہ عن سائر السطن الی یوم الدین  
 قالہ بقمہ وکتبہ بقامہ الفقار احمد تقوی بوفانی احمد ذوالفقار  
 هو الحق مفہم ہموال ۱۲

ماکتبہ المجیب المصیب حق عند المنصف واللبیب بھیمان عینی  
 عنہ الرحمن محمد جان هو القادر مفہم ہموال ۱۳

یہ جواب بہت صحیح اور درست ہر اور عقیدہ رید کا غلط اور خلاف علی مسدود  
 صحیح انجواب بحرہ العبد المذتقر الی رحمۃ بہ القادر محمد امیر عفی عنہ  
 عبد الحمی عبد الحمی هو الصمد مفہم ہموال ۱۴

هو الراجد  
اعظم الله اجر من اجاب فائده قد نطق بالقول الصواب واتي بما يشهد  
به السنة والكتاب ويقبله الالباب كتبه العبد العاصي خادم  
الطلاب محمد لطف الله غفر له رب الارباب

هو الله

شريعة رسول الله  
قاضي مفتي محمد سعد الله  
سنة ۱۲۷۸ هـ

الله در المجيب حדרه السيد الاثر  
الاواه محمد سعد الله عققه

هو الصمد

الاجم  
مقيم لمبور ۱۲

سيد الله  
مفتي  
لطف الله

الجواب صحيح والراي صائب ونعيم

الجواب

بموجب اعتقاد اهل سنت کے جناب میر ذوالعالم صلی اللہ علیہ وسلم افضل تمام  
انبیاء کے بلکہ تمام مخلوقات کے ہیں اور افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام  
انبیاء پر باجماع است اور احادیث صحیح سنیہ اور آیات قرآن شریف کے ثابت ہو  
اور موجود ہونا برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مثل انبیا کا جمیع صفات کمالیہ خاص  
و نبویہ و خدویہ میں کسی قسم میں کسی ان میں کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں ہو جو شخص ایسا  
اعتقید رکھے کہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی مذکور کے ایک نبی عالم موجود  
ہو اور ہر مخالفت اجماع اور احادیث صحیحہ اور آیات قرآن شریف کی لازم آتی ہو اور

و در صورت اصرار و التزام ایسے عقیدہ کے اور سپر لازم ہوا کہ اسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہو اور بعض کتابوں سے جو بعض گمراہوں نے اس عقیدہ کی دلیل میں ایک روایت پیش کی ہو اور اس روایت سے ہرگز یہ عقیدہ یعنی موجود ہونا برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی طرح ثابت نہیں ہو اور باوجود عدم ثبوت اس مطالب کے حال اور اس وقت کا یہ ہو کہ وہ روایت صحاح ستہ میں نہیں ہو اور جن کتابوں میں ہو جیسے فسطائی شرح صحیح بخاری اور سیرت حلبی اور درمثور اور مقاصد حسنہ وغیرہ سوا ابن ابی شیبہ اور اس روایت کی صحت و ثبوت میں خود کلام کیا ہو کسی نے شاید اور کسی نے مردود اور کسی نے ضعیف لکھ دیا ہو اور باوجود کلام کے صحت میں محققین نے اس میں تاویل کر دی ہو غرض کہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہو کہ ایک نبی بھی مثل جناب تہم النبیین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے جمیع صفات و کمالات میں عالم میں موجود ہو جیسے جیسے جیسا کہ یا سات مثل جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں پس یہ عقیدہ صریح مخالف اجماع تمام اہل اسلام کے ہو اور جو معتقد ایسے عقیدہ کا ہو اور سپر لازم ہو اسکو چاہیے کہ ایسے عقیدہ فاسدہ سے توبہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والفقیر عبد القادر

ہو القادر

محمد رسول  
عبد القادر

لا یخفی علی اہل الدین ان سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء و المرسلین و سید ہم بالیقین لا یوجد لہ مثل بخصائص و نبویۃ و انوریۃ فی جمیع العالمین فمن اعتقد بوجوب مثل او



الامثال لتفيع المذنبين لا يجوز الصلوة خلفه ولا خطبته من الدين أعادنا  
الله من ذلك وجميع المسلمين والذين يقولون بوجوه مساوية ومماثلة  
صلواته عليه وسلم وليتدلون بما ترفي كل رضى نبي كنبيكم أو فمع قطع  
النظر عن الكلام فيه المحققون من شذوذ كما قال الهيثمي وغيره أو ضعفه كما قال  
الحلي والعلامة الزرقاني وغيرهما أو وضعه كما قال في محل الخط وغيره أو كونه  
مردا كما في المقاصد الحسنة وغيره لا دلالة لافظنا الاشارة ايضا على مقصود  
المفسدين اللهم خلصنا من شر علماء الدين وارزقنا شفاعته سيد المرسلين صلوات  
الله عليه وسلم برحمتك يا ارحم الراحمين بتمتع عبد الله محمد بن عبد الله عنه

۱۲۸۰  
محرم الحرام

هو الرسيم

لا شك ان سيدنا ونبينا وشفيعنا افضل الرسل ونخاتم النبيين صلى الله  
عليه وسلم فمن اعتقد بخلافه فانه من المضلين وخارج من دائرة المسلمين كما  
خبره آفته علماء الدين جميع السلف الصالحين ثم عبد المذنب محمد شمس الاسلام ختم الله له بالخير

محمد  
شمس الاسلام

ابو حبيب

عبد السلام  
علاء محمداني

هو الرازق

بلا شبهة شخص قابل هو وجود جهة مثل وجهه حضرت صلى الله عليه وسلم كما أسكنه خصاله  
ومؤيد آخره من وجهه شخص كراهه برآدوه روايت جس است كراهه لوگ سند لاسه من  
اولا نه كراهه من روايت است همسر مناد و سر و لك ان حضرت صلى الله عليه وسلم كى خصاله

میں کسی طرح ثابت نہیں ہو سکا محض افتراء و عداوت اس کے دشمنین کو اور میں کلام ہر  
تفسیر کھالین جانشین جلالین میں اسکا مردود ہونا ثابت کیا ہے قطعاً ہر محترم العبد محمد بن فضل الجلیل

عفی عنہ

ہو اللہ

فضل المجید

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل تمام انبیاء الکتامہ مقامات تاندر بعد از  
خدا بزرگ تو فی قصہ مختصر کسیکے قائل وجود مثل مساوی آنحضرت صلعم و صفات خاصہ و  
ماہیت کمالیہ باشد کافرست و حدیثیکہ سند آورده ہرگز یرید عالی و اولالت صریح ندارد  
و نیز محققان را در ان روایت باعتبار صحت متن کلام مست و ہم در ان تراویل فرمودہ اند +  
کتبہ العبد المسکین محمد فصیح الدین عفی عنہ

ہو احسبکم

فصیح الدین

باجماع ائمہ امت محمدیہ کے نزدیک آیات قرآن شریف اور احادیث صحاح ستہ کے  
ثابت ہو کہ جناب خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم افضل تمام انبیاء کے  
ہیں پس عقیدہ موجود ہونے شریک آنحضرت کا آپکی ماہیت اور صفات کمالیہ میں سلب و  
انکار اجماع اور احادیث اور آیات کو اور گیراؤ ہو اور در صورت التزاعل سے عقیدہ  
کے وہ شخص کافر و شرع مقاصد میں فرمایا ہو واجمع المسلمون علی ان افضل الانبیاء  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم لان امتہ حیو الا ہم لقولہ تعالیٰ کنت خیر امتہ آخر  
لناس و تفصیل الامۃ محبت انھا امتہ تفصیل الرسول الذی ہم امتہ ولا  
مبعوث الا الثقلین خاتم الانبیاء و الرسل و شریعتہما سمعہ جمیع الادیات

الی غیر ذلک من خصائص امتداد و لا یجوزوا الاحادیث الصحاح فی ذلک المعنی  
 کثیر حتی قال علیه السلام انا اکرم الاولین والاخرین علی الله الی آخره اور  
 تفسیر کبیر میں نیز لایا تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ کے لکھا ہوا جمع  
 الزمۃ علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض و علی ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم  
 افضل من کل ویدل علیہ وجہ احدھا قوله تعالی وَاَرْسَلْنَاكَ اِلَآ اَرْحَمَهُ  
 الْعَالَمِیْنَ فلما کان حدیث کمال العالمین لزوم ان یکون افضل من کل العالمین  
 امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں نیز لایا شرح باب تفضیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی  
 جمیع الملائکۃ کے متعلق حدیث اَنَا سَيِّدُ الْاَدَمِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ اول شافعی  
 اول مشغی کے فرمایا ہوا و هذا للحایت دلیل لتفضیل صلی اللہ علیہ وسلم علی  
 کما یشاء الی آخرہ اسی طرح سب کتب تفسیر اور حدیث اور عقائد میں لکھا ہوا یا جملہ با جماع  
 کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل تمام نبیاء کے ہیں اور کوئی نبی ہمسر ہم جبرائیل  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی صفات منجھو منجھو میں نہیں ہوا اور عقیدہ موجود ہونے مثل  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بمعنی مشارکت ماہیت اور صفات بحالیہ آنحضرت کے توفیق  
 فی کل رزق ادم کا ذکر الی آخر سے ثابت نہیں ہو سکتا ہر کہ تشبیہ کیواسیہ  
 ماہیت اور جمیع صفات بحالیہ کی ہرگز ضرور نہیں ہوا اور اس ایت کا حدیث شریف  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا ہاں البتہ ذکر مشور  
 وغیرہ میں بروایت حاکم وغیرہ کے اسکو منسوب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما



کے کیا ہو گیا وجود اس کے محققین نے اس کو ضعیف ٹھہرایا اور بعض علما نے جو صحیح  
 الاسناد لکھ دیا ہے اس سے متن روایت کی صحت **لا یندرین** ہر سیرت علی بن بعد نقل قول  
 بیہقی کے صحیح الاسناد والا اندہ شاذ جہولہ لا اعلم لابی الضحیٰ علیہ متابع کے لکھا ہوا  
 یلزم من حیثۃ الاسناد صحیحہ للمتن فقد یكون فیہ من حیثۃ اسنادہ با یمنع صحیحہ  
 فہو ضعیف الی اخرہ اور بر تقدیر صحت روایت کے بہر حال حدیث واحد ٹھہر سکی  
 اور احاد مفید اعتقاد کی نہیں ہو سکتی ہیں جیسا کہ علم اصول کے کلام میں مفسر فرمادے ہیں اور باقی  
 حال اس روایت کا اور اس کی تاویل کا ارشاد و الساری شرح صحیح بخاری وغیرہ میں تفصیل مذکور ہے  
 من شاء فلینظر فیہا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب الیہ مرجعہ والمآب فقط حررہ و حقبتہ  
 الہدیہ

### ہو العذر

قطع نظر اس سے کہ علما نے حدیث **إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ سِتِّينَ أَكْثَرِينَ** آہ میں ہر طرح کلام  
 کیا ہے بعد ثبوت رفع و تسلیم صحت متن و اسناد مفید اعتقاد نہیں بلکہ جس حالت میں مضمون  
 اس کا دلالت آیات اور احادیث صحیحہ و عقیدہ اہل حق کے خلاف ہے تو قطعاً متروک الظن  
 واجب التاویل ہے پس جو شخص اس حدیث سے وجود و تحقق امثال سرور عالم صلی اللہ علیہ  
 پر استدلال کرتے سخت جاہل اور معتقد فعلیت مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی  
 مشارکت فی الماہیۃ والصفات الکیمالیۃ مبتدع اور مخالف عقیدہ اہلسنت ہے واللہ اعلم و علو

۱۲ ۶۶  
 محمد تقی علی خان  
 مولوی رفیع علی خان

ہو تقدیر

اتمم واحکم

القائل بتحقیق المثل والامثال بالعدل المذکور فی السؤال مقیم حضار

۱۴  
۱۲  
۱۰  
۸  
۶  
۴  
۲  
۰

خویدم الطامع محمود علی

سید محمود علی

اعلم بحقیقۃ الحال

ہو الرسیم

شیخ السید شیخ عبدالحق دہلوی نے شیخ ابن جریر سے سچے سچے شرح شامل کے مرقوم کیا ہے کہ کمال  
تمام ایمان مسلمانوں کے سے یہ ہے کہ قشتالی نے ہمارے حضرت علی اللہ علیہ وسلم کو  
جمیع اوصاف حمیدہ اور تمام اخلاق پسندیدہ عنایت اور محبت فرمائے ہیں اور آپ  
کو سب سے پہلے اور جزئیہ اور کلیہ میں بہتر اور افضل جاننے اسکو یقین دل سے سمجھے ورنہ  
ایمان سے دست بردار ہوں، اے ایسا اعتقاد رکھیں اور اس سے ہرگز پرکٹھا کریں سے

احمد حسین بیگ

۱۲  
۱۰  
۸  
۶  
۴  
۲  
۰  
محمد حسن

ہو الخبیر

فی الحقیقت افضل ہوتا جمیع انبیاء علیہم السلام سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کا اور نمونہ مثل معنی مشارکت فی الماہیۃ والصفات کے جناب عالمین ایک ہی ہو  
کہ تخریج دلیل برہان نہیں ہو اور کبھی کسی عالم اہل سنت و انجاعت کا اعتقاد خلاف  
اس کے نہ پایا بلکہ کتب عقائد میں واقع ہوا فضائل الانبیاء و احوال میں اگر مضمون ایک  
حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین للحم ووافق منشائے حق دعویٰ بالملکۃ معنی تسلیم  
بھی کیا چلتے تھے ہر قبیلہ اکثریات و احادیث صحیحہ و عقیدہ کے کسی طرح قابل توجہ  
اعتقاد کے نہیں ہو سکتا بلکہ صراحتہ ثابت ہے کہ مضمون حدیث واجب التاویل ہو ورنہ تلا  
پکڑنے والا اس دلیل سے نہایت خوش فہم ہو گا کہ کتب بہ نیا نا احمد علی

۱۲  
۱۰  
۸  
۶  
۴  
۲  
۰  
نیا نا احمد علی

هو الله

۱۲۸۳  
سنة  
کتاب

الجميعون يصدقون سيدنا كلب علي عن عنه

هو الحسين

لا وجهه في العالم مثل النبي صلى الله عليه وآله وسلم في حرمه عبد المعاصي احكام على

هو لمعوب

يعقده خلاف اجماع مجتهدين بلكافة مسلمين في غايات الاحكام في الدين وفساد  
مبادئ كثر باليقين وان لم تكن احكام المسلمين فقط عجزت عما يتسعمل

هو الر حيم

هذا الجواب هو الحق المبين مطابق عقائد كافة المسلمين فقط محمدا

۱۲۸۹  
سنة  
کتاب

ضربا من الحسن بن محمد قصر الحسن عن الله عنه

اجواب

بتصريح كتبته شهوره عقائد وتفسير ودرست مثل شرح مقاصد وتفسير كبير وغيره ثابت است كتابا

سيد المرسلين خاتم النبيين حجة للعالمين افضل جميع انبياء اند وخرج نبي ساوي و مثل ان تخرجك من

صفات كماله انما نجما به ليست بغير منكر ان كرهت و در صورت التزام و اصرار مخالفت

اجماع و تصورات و ادب و صحاح سنية و آيات قرآن و بروايفهم لازم خواهد شد و حال دلایل و اگر

آنکه روایت مذکوره در صحاح سنیست البته در بعضی کتب دیگر از طرف حضرت ابراهیم

منسوب است و محققین بدان احوال انوار کلام است بعضی موقوف قرار داده اند چنانچه



تفسیر محمّدی فرموده الا شاك في وضعه بعض ضعیف قرار داده اند چنانچه از ان  
 ظاهرست و بعضی بل وجود کثرت اسناد آن را نشاند قرار داده اند چنانچه بقیه منسوخه  
 اصداقه صحیح الا انه شاذ بهیچ الح لیکن قلیل نظر از ان در نیجایم کانیست که عقیده  
 مذکوره از روایت مذکوره ثابت نیست چه متفقان بر تقدیر ثبوت و تسلیم آن روایت باطل  
 و از ان فرموده اند چنانچه از ارشاد السامی شرح صحیح بخاری و انسان لیون ثابت فقط

غلام اکبر خان  
 عبد الکریم دله

کتبه العبد المذنب محمد حسن بن این جواب با صواب است

### بہولتدیر

بر ظاهرست که چون اهمیت نوعیة بعض تشخصات خارجیہ و متصف بصفات کمالیہ میخیزد  
 ممتاز شد بمانا مکان تکثر و تعدد در ان من حیث الشخص عقلاً متمنع است پس هر چیز  
 حقیقی تشخص همین اعتقاد کثر من حیث الشخص جامع خودن البته خروج از دائرہ عقل است  
 اما اشتراک در نامیت یا در دیگر اوصاف غیر مختصه عقلاً ممکن است و معنی اقال الله تعالی  
 جل جلاله و لکن لا یسئلکم الله و خاتم النبیین و چون در سلسلہ علم کئی اشتباه ختم رسالت  
 بر فرد خاص منقطع شد تجویز کثر بعد تشخص ختم رسالت بمانا موجب تکذیب نفس قرآن است  
 پس نقلاً از منسوخ است و از حدیث شاذ تکذیب نفس قطعی ممنوع است پس انصاف شرط است

الجواب صحیح و اصولاً

سید فی الدین  
 رشید یاقین

ما از این رب یالک کجھه فوجون

محمد نور البنی

### بہوالکبیر

بلا شبهہ عقیده شخص مذکور باطل است و از حدیث سبذش ثابت نیست و مخالف نص

قطع قرآنی و احادیث شیخین و غیرهم من ایمة الجلالیت است و فی نفسه نیز مستند  
قابل احتجاج در عقائد دارد و فلا یعیباً به و من الله سبحانه العصمة و الهدایة العبد

۱۲۸۵  
نور شهاب  
مکتبہ

۱۲۶۲  
نظام الدین

محمد الرشاد حسين عفي عنه

الحجۃ المبرکۃ الصبیح  
نظر مرادین  
تتمیمہ عقیدہ یارین عقیدہ باشند از و اسرار اسلام

خارج سنت: عليك المسكينين جميل بنجهم الدين عقا عنه  
لا يترك في ان عقيدته

الشخص المذكور في السؤال باطنة وهو ضال وكل من القرآن والحديث

ضلالہ و ان بمحمد عبد السلام مستنبہ الی  
اعتقادہ باطل و استدلالہ

عن الأئمة عاقل حرره العبد الفقير الحقير أبو الحسين صانم الله عن كل شين

۱۲۵۸  
انوار حسین

ہوا کی فضا

ما يراغم النصوص القطعية فهو مما لا يعيأ بدمع ذلك فقارضعفوه وجعلوه شكاذا

كما قال القسطلاني ومثل هذا لا يثبت بالحديث الضعيف وقال الهادي على

القارى في مختصره المصينوع وذلك وامثاله اذ لم يصير سنك الى حصو

فهم مدد علم قابل انتهى والضمنا والعلما بالذلل للغير للمخرج انبعا

الشيء ما لم يحاط به عقداً فإسدة ومقالته كما سيأتي فقط العبد المذنب

۱۷۸۸  
مهرماه

الحق والحق في طريق السابلي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فی الواقع قول زید باطل و مستدلال و اما حضرت ابن عباس عاظم و اعتقاد مذکور

او نجات یافتند پس عباد الله السلام علیهم وعلیٰ آله وعلیٰ صحبه وعلیٰ اهل بیت  
صمیمی و رفیع حضرت خیر الانام است. صلی الله علیه وعلیٰ آله وسلم که او تعالیٰ در شان حضرت عاتق  
انبیاء علیه التحیه و الشفاء فرموده و لکن رسول الله و خاتم النبیین و ما ارسلناک الا  
کافه للناس و در صحیحین از جابر مر فوج آمده و بعثت الی الناس عاتق و در صحیح مسلم از ابو بکر  
آمده و ارسلت الی الخلق کافه و ختم الی النبیین و از عبد الله بن عمر آمده ان  
رسول الله صلی الله علیه وعلیه وسلم قال انا محمد ان النبی الا اخی الا بنی بعدی  
و بر دانی اصول و عربیت پوشیده نیست که در خاتم النبیین جمع محلی باللام مفید معنی  
استغراق است و همچنین لغت و لایم در لفظ القاس فاده معنی عموم و استغراق می کند و با  
اینهمه لفظ کافه بهشت رفیع شبهه خصوص ارشاد شده تا بعثت النبیین صلی الله علیه وعلیه وسلم بر  
عالم انسان در هر زمانی و مکانی که باشند غیر محصور در بعضی و بعضی ظاهر تر گردد و هیچ شبهه  
در عموم بعثت و صلی الله علیه وعلیه وسلم باقی نماند همچنین در قول آنحضرت صلی الله علیه وعلیه وسلم بعثت  
الی الناس عامه و ارسلت الی الخلق کافه بعثت انجناب ختمی باب برای عامه  
ناس بطوری ظاهر و بکلیت شایسته خصوصیت زمانی و مکانی پس امون آن نمیتواند گردید  
چون عموم بعثت حضرت خاتم النبیین علیه التحیه و الشفاء قاطع نبوت و مانع بعثت دیگری بعد  
بعثت انجناب ختمی باب است احتمال وجود نبی دیگر در هیچ زمان و مکان بعد بعثت انجناب  
ختمی باب نمانده و همین است مودای لایم بعدی چه علمای اصول و عربیت نوشته اند  
که النکیر فی موضع النفی تعریفان یفهم من الایستغراق قد یسکان لاصافیة کافی



لا رجل في الدار وقوله لا اله الا الله فان لم يكن للجموع لما كان لا اله الا  
 الله نصيا لجميع الالهة سوى الله پس مني لاني بعدی آنست که کدامین نبی در چرخ  
 زمان و مکان بعد از من نخواهد بود زیرا چه اگر لای نافیة تنصیر معنی من استغراقیه را عام  
 برای نبی و هر نبی و هر زمانی می گفتم که باشد مگر و انقدر لا اله الا الله نفی خاصه الله باطله نیز  
 مگر و و این کلمه توحید مفید توحید غایت که کلمه عمده نفسی در هر دو جایگاه است و آن نبی عبارت از انص  
 و اشارة انص از آیات و احادیث صحیح فرموده اند کوره و غیر آن که جهت اختصار از کتب انص  
 قلم تر خواند و نیز همچو آفتاب پدید آید و تابان و درخشان است و مدلول عبارت از انص و اشارة انص  
 قطع الثبوت است که مرتفع نمیگردد و مگر بمثل خود و اثری که از این عبارت منقول شده علمای  
 حدیث بوجه شنیع و این کلام کرده اند بجهت ضعف اسناد و هر جهت افضلاست و  
 تعمیر حاکم را لایعبار انکاشته و بر تقدیر صحیح شباهت غیر مقبول و ما خوف از سرایلیات گفته  
 و بعضی از حضرات صوفیه در محمل بر عالم مثال فرموده حضرت شیخ اکبر رحمه الله در فتوحات مرقه  
 که و تعالی از جمله عوالم نفس عالمی بود و ما آفریده چون عارف کنز می بیند نفس خود در آن شاهد  
 می کند و بهر طریق حضرت عبداللہ بن عباس اشارة فرموده است که کل الارض من السبع  
 الارض من خلق الله استی ا فیها الاربع من مثل انتهی ستر و تحت و او  
 بعدا للثیاء و اللقی تول مذکور اثری بیش نیست و هیچ اثر با وجود ثبوت و محبت و تقیید  
 اطلاعات مخصوص قرآنی و کتب بی حد و مات کلام ربانی بچگونه اثری ندارد و در مدلولات  
 احادیث صحیح فرموده نزدیکی از علی بن حکم و تغییر می نیارد و از نیست که ائمه اسلام و علی

اعلام اثرند کور را هیچ مرتبه بعقب برآه تاویل آن رفته اند و بعضی مردود علی قائمه گفته و  
چرا ما اول یا مردود غیر مقبول نگویید که محدثانیکه تصحیح سنادش کرده اند خودشان آنرا بشا  
فرموده قال البیهقی سناد صحیح و لکنه شاذ و شد و ذاکر چه عموما مستلزم نیست  
لیکن بشا و مخالف بلا شبهه مردود است اما در نووی در تقریب میفرماید فالجاصل ان الشاذ  
المردود هو الفرح المخالف و شک نیست که اثرند کور یعنی ظاهری خودش که مفید دعا  
زید است مخالفت صریح آیات متواتره و احادیث صحیحہ مرفوعه و دلایل بدست که مردود و غیر  
مقبول و بر تقدیر ثبوت و صحت مآول و مصروف عن الظاهر گفته شود و مویذ این است آنچه  
مشکوٰۃ شریف و شفای قاضی عیاض از حضرت ابن عباس نقل کرده که فرمود ان الله تعالى  
محمد صلى الله عليه وسلم على الانبياء قالوا وما فضل على الانبياء قال قال الله تعالى  
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ أَنْتَ وَخَصْرًا زَيْدًا وَخَصْرَتُ الزَّيْدِ  
عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَخَصْرَتُ الْعَبَّاسِ بَصِيغَةُ جَمِيعِ مَعْلَى بِاللَّامِ كَمَا فِي غَيْرِ عَمَمٍ  
وَمِنْ تَعَارُفِ هَذِهِ بَيَانِ فَرَمُودِهِ سَنَدُ لَالِ جَمْعُ مَعْبُوثِ أَخْفَرَتْ بِكَرْمِيَّةٍ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا  
كَافَّةً لِلنَّاسِ بِمَقَالَةٍ خُصُوصِ مَعْبُوثِ وَكَيْفَ أَنْبِيَا كَمَا فِي كَرْمِيَّةٍ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ بِأَشَارَةِ النَّصْرِ سَنَدًا  
كُرُوهُ أَنْدُوعُ مَعْبُوثِ أَخْفَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِ كَافَّةٍ نَاسٍ وَفَتَى سَتِ كَمَا فِي بَيْحِ نَبِي  
بَعْدَ مَعْبُوثِ أَخْفَرَتْ بِمَقَالَةٍ خُصُوصِ مَعْبُوثِ وَكَيْفَ أَنْبِيَا كَمَا فِي كَرْمِيَّةٍ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ بِأَشَارَةِ النَّصْرِ سَنَدًا  
نَاسٍ بِأَشَارَةِ النَّصْرِ سَنَدًا بِمَقَالَةٍ خُصُوصِ مَعْبُوثِ وَكَيْفَ أَنْبِيَا كَمَا فِي كَرْمِيَّةٍ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ بِأَشَارَةِ النَّصْرِ سَنَدًا

که با وجود حرف استغراق و کلمه عموم بغیر هیچ دلیل آفرینند که این کار عقلاً نیست  
فصل آخر الفضل پس ازین استدلال حضرت ابن عباس ظاهر و باهرست که اثره کور بر  
صحت وثبوت نه بآن معنی است که مانع بعثت عامه و خاتمیت مطلقه آنحضرت صلی الله علیه  
و سلم باشد و نه معنی ظاهری آن معتقد او بوده رضی الله عنه و آنچه در عرائس تعلیقی بدائع البیوت  
محمد بن احمد بن ایاس عنقی بعضی روایات در وجود مخلوقات طبقات باقیه آمده که در طبقه  
ثانیه رزاج مختلفه است و در ثالثه مخلوقیست که روئهای آنها مثل روئهای نبی آدم و ذریه  
مثل و نهائی سگان و دو سه مثل دستهای انسان و گوش و پاشل گوش و پایی گاو  
و مثل موی میش در طبقه رابعه اجمار کبریت برای اهل جهنم و در خامسه عقارب و در سائمه  
و فترا اهل جهنم و نایش سجدین است و در سابعه بلعین و جنود او است همه ضعیف و غیر وثوق به  
نقادان محقق از ایراد آن در کلام خود با استراض و استنکاف دارند چه بای آنکه کسی آنها  
در محل اصلی ذکر سازد در تفسیر نیشاپوری آورده ذکر الثعلبی فی تفسیر فصل فی خلایق  
السموات و الارضین و اشکالهم و اسمائهم اضر بنا عن ایرادها لعدم الوثوق  
بتلك الروایات انتهى و حضرت استاد الاستاذ مولانا شاه عبدالعزیز محدث دہلوی  
انرا سربانها در تفسیر کرمیات کتاب الفجاء فی سیمین بعضی ازین روایات ذکر کرده  
بضعف آن تصریح فرموده و قطع نظر از ضعف و مخالفت آن با اثر ابن عباس مخلوق  
بسیک از طبقات مذکوره که تعلیمی ذکر فرموده مکلف لا تقی خطایا بر دینی نبوده است که ضرورت  
سلب احکام الهی بسوی آن مخلوق شود تا بعثت خاتم الانبیاء رسد باجماع بعثت آخرت



صلی الله علیه وسلم اسی کافه ناس و عامه خلق و ختم حقیقه موت بر آن حضرت علیه الصلوٰۃ و التحیۃ  
مدلول مطالب و منصوص آیات بنیات و احادیث صحیحہ من نوع است و ہمین سبب جمع علیہ کافہ  
مسلمین از زمان صحابہ و تابعین تا ابدا الحین و اعتقاد بعت پیغمبر نبی بعد نبوت آن نور انصاف علیہ  
التحیۃ و التنازعین اعتقاد وجود شش خلق تمام انبیاء و اعتقاد وجود اثنی عشر نبی علیہ السلام  
در صفات کمال محض و سوسہ شیطانی و انحراف از کلام حضرت ربانی و شوق عصا و اتباع غیر  
سبیل مومنین است و قد قال الله تعالى مَوْنٌ يَشَاقِرُ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ اَنْتَبَيْتُ كَمْ  
اَلَهُ لَوْ يَلْتَجِعْ عَنِ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ لَوْلِي مَا تَوَلَّى وَلَصَلِحَ لَكُمْ و سَاءَتْ مَصِيرًا  
هَذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ هُ كَتَبَهُ الْعَبْدُ الشَّامِ الْاَلْبَر  
الْتِمَامِي مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَاجِّ السَّيِّدِ اَلْحَسَنِ الْوَاسِطِ الْبُكْرَامِ  
عَامِلُهُ اَللّٰهُ بِالْخَطِّ الْعَمِيْدِ وَرَقْمًا النُّعْمَانِ الْمَقْلَمِ  
۱۲۶۲ هـ  
محمد عبد الله بن محمد  
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي عود بمن ان افضل او اضل او اذل او اذل و اعوذ بمن هم ارب  
الشیاطین و الصلوات و السلام علی سیدنا و شفیعنا محمد الذي كان  
احد من رجائکم و لكن کسوف الله فقامت النبیین و بعد ازین بر بابین  
و انش مستور مباد که خدای عز و جل جناب سالت آیت صلی الله علیه و سلم در قرآن مجید  
خاتم النبیین خوانده و لفظ النبیین صید جمع محلی باللام است و دلالتش بر معنی استغراق و احاطه  
جمع افراد از وقت نزول آن تا آخر کما عرف فی مونه المخرج و بیان کنی اندر ضروت اضافه خاتم النبیین

همگین افراد نبی علی الاطلاق گشت و در آن قید هیچ طبقه از طبقات زمین باقی نماند و از اینجا  
که صفت خاتمیت مانند وصف اولیت که مفاد حدیث نبوی **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَ**  
**الْبَشَرِ** قابل تعدد و تنبیت نیست بدین رگزار این صفت بذات اقدس جناب ختمی مآب  
انحصار یافت و بمنطق صدق ثوق کریمه **وَلَكِنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَنُصِرَ**  
**صَدَقَ شَيْخُنَا** حدیثیکه آنرا امام احمد و بیقی و حاکم از عرو باض بن ساریه رضی الله تعالی عنه  
روا از آنحضرت صلی الله علیه و سلم روایت کرده که فرمود اِنِّی مَکْتُوبٌ عِنْدَ اللَّهِ خَاتَمُ  
**النَّبِيِّينَ** اِنَّ اَدَمَ لَمْ يَخْلُدْ فِي طَبَقٍ مِنْهُ وَنُزِلَ فَوْقَ اِی صَدَقَ اَخَامِی حدیثیکه صحیح  
مسلم از عمرو بن العاص رضی الله عنه روایت که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود لَوْ  
اَنَّ اللَّهَ كَتَبَ مَقَادِيرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ لَخَسِبَ اَلْفَ سَنَةٍ  
وَكَانَ عَرَّاشَهُ عَلَى الْمَاءِ مِنْ جِلَّةٍ مَا كَتَبَ فِي الذِّكْرِ وَهُوَ اَمُّ الْكِتَابِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَخَاتَمُ  
**النَّبِيِّينَ** آنجناب صلوات الله علیه و علی آله الانجاب خاتم جملة انبیا عموماً هستند  
احدی از انبیای که امام و مریدین صفت شریک و سیم آن خیر الانام علیه التحیه و السلام نیست چنانکه  
در صفت اولیت نیز می از افراد کائنات مشارک و سا هم آن منشأ موجودات علیه التحیات و  
والتسلیمات نیست و تفسیر **فَرَزَقَ** تفسیر سوره الم نشرح مرقومست و اینجا باید دانست که  
شرح صدر یعنی فراخی حوصله است و فراخی حوصله هر کس بقدر استعداد او و بقدر وسعت کمال و  
مرتبه اوست و فراخی حوصله هر مرتبه و هر حال تا و حقیکه بآن مرتبه و بآن کمال اثر صدر بگزینان  
در یافت و لهذا اکثر مردم الناس نخواهند که فراخی حوصله پادشاهان را دریابند و معلوم کنند

بگفتگو گزینی توانست فهمید و از اینجا است که گفته اند لا یعرف الله الا وفی لا یعرف الله  
 الا البتة علی آنچه در شرح صدر مصطفوی را خود مکان نیست که بشری بکامین فی تصور تواند کرد  
 زیرا که مرتبه کمال و کمالیت است بیکس را حاصل نیست و تمام قبیل یا صاحب بجهان یا  
 سید البشر یا من جیک المنیر لقد نور القمیر لا یکر الشنا بکما کان حقّه و بعد از خدا بزرگ توفی  
 قصه تحقیر استی کلامه الشریف بلفظ وحدتیکه ابن جوزی محدث علیه الرحمه در رساله خود شرح  
 که متکفل بیان وقایع میلاد شریف است از حضرت امیر المومنین ابو الحسن علی بن ابی طالب کرم الله  
 وجهه روایت کرده دلالت واضح برین مطلب دارد آن نیست قال رسول الله صلی الله  
 علیه وسلم یا ابا الحسن ان محمدًا رسول رب العالمین خاتم النبیین قالوا فما المجلین  
 سید جمیع الانبیاء و المرسلین الذی تنبأ و احم بدین الماء و الطین و وفی الملو  
 شفیع المذنبین رسول الله الی كافة الخلق اجمعین كما قال سبحانه فی کتاب المبین  
 و لکن رسول الله خاتم النبیین چه بظاهر که سیادت برای جمیع انبیاء و مرسلین و رسالت  
 بسوی كافة الخلق جمیع مشروران است که در این مخلوق نظیر محال آنجا نبوت و شیخ اجل مولانا  
 شاه عبدالحق محدث دهلوی علیه الرحمه پنجه در مدارج النبوة افاده میفرماید انرا بگوشش روشن نیست  
 و هو هذا چون بود خلق آنحضرت صلی الله علیه و سلم اعظم الاطلاق بعثت که و خداست تعالی  
 او را بسوی كافة ناس و مقصور نگردانید رسالت او را بر ناس بلکه عام گردانید جمیع انس را  
 بلکه بر جمیع انس نیز منقذ و نگرانید تا آنکه عام شد تمام عالمین را پس هر که الله تعالی پروردگار  
 او صفت محمد صلی الله علیه و سلم رسول اوست و چنانکه ربوبیت حق شامل تمامه مل عالم است

خلق محمدی نیز شامل انست اینچنین نقل کرده است صاحب مذهب لایزال بعضی علما  
 عظام و گفت که این مصیرست از بعضی بآنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسالت نبوی  
 ملائکه نیز چنانکه جماعه بان رفته اند و دلیل ایشان از کتاب قول حق تعالی است لِيَكُونَ  
 لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا عالمین شامل تمامه عقلاست و از سنت حدیث مسلم است از ابی هریرة  
 که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود از رسالتی که خلق کافیه و بعضی گویند رسالت  
 بعضی ملائکه و گویا مراد ازین بعضی ملائکه ارضی باشد و وجه تخصیص ظاهرست چه دلیل عامست  
 و قولی تعالی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ دلالت بر تخصیص ندارد چنانکه مذکور  
 مختار و مفهوم القلب آیهست و الا لازم آید که بسوی جن نیز نباشد و این خلاف اجماعست  
 بلکه ذکر ناسن بجهت آنست که مقصود از آیه لفظی قول تخصیص رسالت بر بعضی ناسست چنانچه  
 در عمود دست تخصیص رسالت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بر عرب و همچنین بر همه یا اَيُّهَا النَّاسُ  
 اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيعًا و الله اعلم میگوید بنده مسکین نسبت الله علی طریق الحق  
 و الیقین که بعضی محققین از اهل بصیرت گفته اند که محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم بعثت  
 بتمامه جزای عالمست شامل حیوانات و نباتات و جمادات و لیکن این برسان باین عقل از برای  
 تعلیم و تملیف و تبشیر و اندازست و بغیر ایشان بنابر فاضله و ایصال کمالی که لائق حال ایشان  
 باشد و صیغه جمع عقلا در قول حق تعالی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ هر طریق  
 تغلیب شامل آنست و سلام جمادات بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم بقول ایشان لَسَلَامٌ  
 عَلَیْكَ یا رسول الله اقرارست بر رسالت وی صلی الله علیه و سلم و شکر فیض تو



چون کندای ابر بهانه که اگر خار و گزگل همه پرورده است و تمام کلامه المنی فیه طبقه  
 و اثر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان الله خلق سبج الارضین فی کل ارض  
 آدم کادیکم و توخ کفی حکم و ابواھیم کایراھیمکم و عیسٰی کعبیکم و نسی  
 کنبیکم از احادیث طبقه ثالثه و رابعه است و احادیث این هر دو طبقه خود موثوق بہ صحت  
 نیست معنای اعلام بر شدوز اشرد کور تصدیق نیز فرموده اند پس بر تقدیر تسلیم  
 وجه شبه در ختم نبوت در جمله نبی کنبیکم کما هو من عموم البعض این شاذ مخالف تقرانی  
 باشد و آن مردود و مایط از پایہ اعتماد است فلا یعیب و اگر وجه شبه مری دیگر رای ختم  
 نبوت قرار داده ایک پس از آن ضرری بمطلوب مانمیرسد که مدعی انحصار صفت ختم نبوت  
 در ذات قدسی جناب نبویست علیہ السلام فیما فیہ التسلیمات اکملها و ہر گاہ صحت  
 اسناد مستلزم صحت متن نیست بحال صرح بالقسط لانی پس ممکن است کہ با وجود صحیح بودن اسناد اثر  
 مستور چنانکہ حکم بدان حکم نموده در متن امری دای بر شدوز آن تحقق باشد و قاض صحت  
 آن گردد و اما در صورت صحت متن پس اول است و تا ویش بوجوه عدیدہ علماء رقم کرده اند  
 اندیشی حال صالح آن نیست کہ مختصر عموم قرآنی شود و آنچه لا علی قاری حمی حرمۃ اللہ علیہ  
 در رسالہ المور و الروی فی بیان المولد النبوی از تفسیر عماد بن کثیر نقل نموده ملاحظہ کردست  
 و آن نیست عن علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قولہ تعالیٰ و اخذ اللہ منا  
 النبیین الا یتہ ان اللہ لم یبعث نبیا الا اخذ العہد علیہ فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث  
 و ہوئی لکونین بہ و لیس صریح و یاخذ العہد بذلک علی قومہ و اخذ السبکی من الایۃ اللہ صلی

عليه وسلم على تقدير مجيئه في زمانه مرسل اليهم فيكون نبوته ورسالته عامته لجميع المخلوق من آدم  
الى يوم القيمة ويكون الانبياء وامنهم من امتهم يعني في اجملة فقوله وبعثت الى الناس  
كافة يتناول من قبل زمانه ايضا وبه يتبين معنى كنت نبيا وادم بين الروح والجسد  
وحكمة كون الانبياء في الآخرة تحت لواء وصلاية بهم ليلته الاسرار قلت ويؤيده ما ذكره الامام  
الفخر الرازي في قوله تعالى تبأركم الذي نزل القرآن على عبدكم ليكون  
للعالمين تذكيرا هـ شتم الملأكة وغيرهم قال وروى عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله  
الا نصارى قال قلت بابي انت وامى اخبرني عن اول شئ خلقه الله تعالى قبل الاشياء  
قال يا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نور نبكيك من نوره فجعل في لك النور يدور بالقدره حيث  
شاء الله ولم يكن في ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا سما ولا ارض ولا س  
ولا قمر ولا جشي ولا انشئ فلما اراد الله ان يخلق المخلوق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من اجزاء  
الاول القلم ومن الثاني اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الاجزاء الرابع اربعة اجزاء فخلق من  
الاول حمة العرش ومن الثاني الكرسي ومن الثالث بقية الملأكة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق  
من الاول السموات ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة  
اجزاء فخلق من الاول نورا لا يبصار المؤمنين ومن الثاني نور قلوبهم وهي المسفرة بالله ومن  
الثالث نور السنن وهو التوحيد لا اله الا الله محمد رسول الله حديث قلت يشير الى هذا المعنى كشكوه  
فيها مصباح الآية انتهى بحرفه بالحكمة ان بيان سابق بوضوح انما يريد كخالق كون سكان مخلوق  
راكية هم في نظر حضرت خاتم الانبياء محمد مصطفى عليه التحيه والثناء متصوفا بشدة از عهده ليس بمنصفه

این جلوه نداده تا اینکه آنجناب بموضع تاب را سایه هم نمود تا شایسته سری و برابری از وی رود  
 می نمود چنانکه در کتاب فوائد حدیثیه منتخب موهب لدنیة مذکور است و عبارتش نیست و لم یقع  
 له ظل على الارض الا وحي لظل في شمس ولا قمر انت و صراح النبوة ذیل بیان  
 قامت شریفین مندرج است و بموضع حضرت امالی الله علیه و سلم سایه نه در آفتاب نه در قمر  
 رواه الحکیم الترمذی عن ذکر آن فی فوائد الاصول و عجب است ازین بزرگان که ذکر نکردند چراغ  
 را و نور یکی از آسمانی حضرت است صلی الله علیه و سلم و نور سایه نبی باشد انتی و بعد از آن کتاب  
 ذیل بیان خصائص آنجناب علیه و علی له الصلوات من الله الملك الوهاب شطوط است  
 و منی افتاد حضرت علیه الصلوة و السلام سایه نزدین که محل کثافت و نجاست است و دیده  
 نشد و نور صلی الله علیه و سلم سایه و آفتاب همچنین است عبارت علماء و عجب است ازین عزیزان که  
 ذکر چراغ کرده اند و در حدیث طویل و عاسیکه اندن آن بعد از نماز شب است و بعضی  
 متشیخ میان بیعت و فرض فجر خوانند و خواسته است حضرت صلی الله علیه و سلم از خدا  
 که در جمیع اعضا و جهات نور بخشد و در آخر آن گفته و اجعلنی کورا و چون که حضرت علیه  
 الصلوة و التنا عین نور باشد نور را سایه نبی باشد انتی میگوید بنده انیم غفر الله الکریم و توبه  
 العیبه که عاسیکه صاحب راج النبوة بدان اشارت فرموده است ملا علی قاری علیه التریخ  
 الباری آنرا در حزب اعظم نقل کرده و آن نیست اللهم اجعل فی قلبی نورا و فی  
 بصری نورا و فی سمعی نورا و عن یمینی لوانا و عن شمالي نورا و من خلفی نورا  
 و من امامی نورا و اجعل من فوقی نورا و من تحتي نورا اللهم عظم نورا و اجعل نورا و

عصیبه نوزاد و فی لحمی نوزاد و فی دمی نوزاد و فی شعره نوزاد و فی بشره  
نوزاد و فی لیس نوزاد و اجعل فی نفسی نورا و اعظم له نورا و اجعلنی نورا ثم  
الدعاء المنقول من ابن عربی لا اعظم و نکاتی چند که زبده الاولیا اسوة الاصفیا امام العارفین  
قدوة السالکین حضرت میر سید محمد صاحب کالیبوی قدس سره در خصوص نبودن سایه حضرت  
رسالت پناه علیه و علی له صلوات اللہ افاده فرموده اند تفریبا قلوب النافلین انهم  
یرایه نقل میوشد و هو نه اکان رسول الله صلی الله علیه و سلم عیسی و لاطل له  
ای تبرک و روح دانی که ایشان را چو سایه نبود و چند وجوه در خاطر فقیر گذشته است بشنو اول  
آنکه ایشان آفتاب در حدقه و هر سیزده و انبیه بوده اند آفتاب را سایه نباشد و و هم آنکه ایشان سایه  
حق بوده اند سایه را سایه نباشد سو هم آنکه ایشان در کسوت بشریت بطریق تمثیل و  
تشبیه نبوده اند فی الحقیقه محض نور اند پس سایه از کجاست چنانچه در حدقه تن شریف  
ایشان حکم روح لطیف ایشان گرفت بود چنانچه خود فرموده اند ابداننا  
او و احنا روح را سایه کی باشد تم کلامه بکلماته و نیز در مباحث الغیبه در تعداد خلایق جناب  
صلوات ما بصلی الله علیه و سلم صورت اندراج پذیرفته و از آنجمله سایه کردن را بر است  
آنحضرت علیه السلوله و التخیته را در گرمی آفتاب این همیشه نبود بلکه در اوقات متعدده و هم  
شده است در زمان صفر که همراه عمر خود ابوطالب بسفر فرجیده و مجیر را به لب ایشان  
و لهذا سایه ناداشتن را در فضائل جبار ذکر کرده اند استی و غلبه فقدان سایه رسول خدا  
علیه الصلوٰة و التسلیم شهادت و روایات مرقومه فائز به وجه ثبوت گشت پس در پرده مباحث



که نبودن سایه دایمی است روشن بر زمین که جناب باری عز و جل میفرماید چنانچه در تفسیر این نور خدا  
 بوجود دنیا برده و لنعم ما فی رساله المولود للبرکات ابن جوزی رحمه الله تعالی **س** هو سید المومنین  
 حق الاثری و ابداله فی العالمین نظیر او بر عاقل خیر محجب نباشد که در بین کلام لفظ العاقل  
 بصیغه جمع معرف بلام کل کائنات را شامل است و جمیع طبقات زمین را در داخل پس نش  
 نظیر از عالمین تکریم نفی اوست جمله از طبقات زمین علی سبیل الاموال استمرار چنانچه لفظ  
 ابداء مفید آنست که محال آنست علی المتوقد الذکی و ایضا در رساله مذکوره است **س** لم یات فی  
 اولاد او هم مثله فیما مضی به حدیث مستند یقال ملائکه اسماء بامرهم و اوله و عجب مثله  
 لا یولد و باید دانست که مودای این کلام تعدام مثل و نظیر آن افضل الانام علیه و علی آله  
 الصلوٰة و السلام در جمیع از منته و ایام است چنانکه فی طریح خبیر پوشیده نیست و طوبی لمن قال  
**س** فما نظر العیون مثل جماله و لا وضعت انی کمثل محمد و لا شرفت ارض مثل رباله  
 و لا سمعت اذن کذکر محمد و در این کلام لفظ انشی نکره و وقع است و وقوعش تحت نفی متبذره  
 و استعراق باشد چنانکه بجای خودش مذکور است پس حاصل معنی اینست که از بطن احدی از نسوا  
 مثل و نظیر حضرت محمد مصطفی علیه السلام متولد نگشته است این کلام چنانکه می بینی عموماً  
 بر نفی وجود مثل آن حضرت علیه الصلوٰة و التحیة بالمطابقه و ال است و لفظ ارض و اذن نیز نکره  
 است و وقوع آن در حیز نفی بر نفی وجود نظیر آن جناب بشیر و نذیر علیه الصلوٰات من الله تعالی  
 علی العموم الزمانا دلالت میکند و در انتخاب موهب لذیه ذیل بیان فضائل کرامات آن جناب  
 نبوت تاب مرقوم است منها الله اول النبیین خلقا و الله اول من اخذ علیه الميثاق و الله اول

من قال بطله يوم السبت بكم أن آدم وجميع المخلوقات خلقتوا لاجله انتهى بالفائدة ثم سئلت  
 كرهگاه از خلقت آدم ابو البشر وتمامه مخلوقات مقصود ذات سرور کائنات علیه وعلی آن  
 الصلوات و التسلیمات باشد اندرین صورت هیچ مخلوق نظیر و مماثل آنحضرت علیه الصلوة و التحية  
 نمیتواند شد آنگاه حاصل چون انحصار و صف ختم نبوت در ذات مقدس نبوی صلی الله علیه و سلم  
 و متمنع بودن وجود مثل و نظیر آنجناب خیر البشر و احسن کسوت و ضوح و یدر کرد پس شهود و بین  
 باد که هر سبکه قائل و متقدم تحقق و وجودش غایب است از نبیین مثل آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
 باشد و شش طبعات زمین سوای این طبقه اولی پس و منکرست ختم نبوت جناب سید  
 العالمین را و این انکارش مستلزم است انکار کلام رب العالمین را که آن بجزوای صدق است  
 کریمه قال الذین کفروا ایایات الله و لقا یه اولئک یکسوون وجوهکم حتی اولئک لکم  
 عذاب الیم بلا ارباب کفر و ضلال است و هر آینه باعث حصول و بال و الحال عیاذاً  
 بالله الکیبر التعال و در شبهه و نظایر مسطور است اذا لم یعرف ان محمداً صلی الله  
 علیه و سلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات انتهى قوله لانه من  
 الضروریات یعنی واجب بالضروریات فی باب الکفرات لایکون عذراً خلاف غیره فانه یكون  
 عذراً اصلی انتهى بعد کما تقدم و الله اعلم بحیون البصائر شرح الاشباه و النظائر و در فتاوی  
 عالمگیری مذکور است جمعت بعضهم بقول الخا لم یعرف الرجل ان محمداً صلی الله علیه  
 و سلم اخر الانبیاء علیهم و علی نبیا السلام فلیس بمسلم کذا فی التبیلة انتهى برآ  
 دیانتش برود که هرگاه جاهل از ضروریات و بنی حقوق روایات منقول از دایره ملت اسلام

کہ در حق آن کریم و من سبب غیث الاسلام و دنیا فلفل نقیض منہ و اردست بیرون  
 باشد و جبل در باب مکلفات بلا خلاف عذر نباشد پس انکار از ضروریات دین را امر این عالم  
 باید کرد و ہذا و التبریحانہ و تعالی اعلم بالصواب و عنده ام الكتاب و الیہ المرجع و المآب ۵  
 وانا العبد الخامل محمد عاقل عاملہ اللہ سبحانہ بفضلہ الشامل و جعلہ  
 من الامنین یوم الرجف و الزلازل و

محرم عاقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله العلی الاعلی الخالق الجہات و السموات العلی و الصراط و السلام  
 علی رسولہ المجتبی محمد المصطفی المتتم کمالہم الاخلاق الخاتم لقصر النبوة علی الاطلاق  
 و علی السواصل الذین ہم نجوم الهدایہ فی الافاق و یجسم الشیاطین من الکفۃ  
 و اهل النفاق اما بعد ہاں یہی کہ عقیدہ زید جو سوال میں درج ہے قریب بکفر و کلمہ عین  
 کفر کہ صاف صاف انکار آیات قرآنی کا جو دال میں عموم بعثت پر محمد مصطفی صلی اللہ  
 وآلہ وسلم کی بلا تخصیص و تاویل باجماع اہل اسلام و قائل ہونا تبخیر منوع استحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم از جملہ انکار ضروریات دین ہو کر و وسطے تنبیغی و غوی کے چند آیات قرآنی بلا  
 کجائی ہرین و اللہ یقول الحق و هو یتھک السبیل فرمایا اللہ تعالی نے ان کہ ہوا لایزال  
 للعالمین تعالی نے تفسیل بیغوی ان کہ ہوا ای ما القرآن الا ذکرکم للعالمین ہو عظم  
 جمیع انہی فرمایا اللہ تعالی نے تبارک الذی فی نزول الفرقان علی عبدہ لیسئلون  
 للعالمین ذنوبہا اب ہم کہتے ہرین کہ اگر ساتون طبق زمین کے زید عالم دنیا میں ہو تو

تو اس آیت کریمہ کے احاطہ میں سب داخل ہو گئے اور اگر کسی طبع کو خارج جانتا ہو تو ایسے  
 دیوانہ کا کیا علاج فی الدارک فی تفسیر نذہ الآیۃ و عموم البقیۃ من خصائصہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم انتہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وصا کر سنا کہ **إِلَّا كَافَّةً** بالفتاویٰ فی الدارک لا ریساً  
 عاقلاً جلیطاً بھوہ لاکہا اذا شملتہم فقد کففت ہم ان یخرج منہم احد و قال  
 الزحاج معنی الکافۃ فی اللغۃ الاحاطۃ انتہی قال الامام فی تفسیر سورۃ الکافران محمد علیہ السلام  
 لما کان مبعوثاً الی جمیع اہل الدنیا کان کل واحد کفر یحون فی حقہ انتہی وقال الامام فی تفسیر سورۃ لقصف  
 انہ علی السیر الام اذا کان نوراً من نور اللہ کان شریفاً فی جمیع العالم والیکون مخصوصاً ببعض الجوانب کان  
 رسولاً الی جمیع الخلائق لما روی انہ علیہ السلام قال کُفِّتْ بِاِیْلِ الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَءِ انتہی  
 جبکہ ثابت ہوا کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ حبیب الہ جل علی مبعوث ہر طرف کل اہل دنیا کے کیا ہر  
 کیا بشر تو ثابت ہوا کہ خاتم النبیین بھی علی العموم ہیں بلا تخصیص اسلئے کہ عموم ہر سالۃ مع ختم  
 نبوت کو ہی معنی لازم ہیں اسلئے کہ بسبب عموم ہر سالۃ کے ہر زمین میں ہی قرآن مجید ہو  
 اور اسی آیت کریمہ کی قرأت ہوگی ماسا کان محمد نبیاً احملیٰ من رجائکم و لکن رُسُولُ  
 اللہ و خاتم النبیین فافہموا لحدیث اللہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی  
 الانبیاء و المرسلین خصوصاً اعلیٰ خاتم النبیین ہا اب سنا چاہیے حال اور  
 حقیقت اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما جو مستدرک میں مذکور ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ قول کسی یہودی  
 ابن عباس نے نقل کیا اور یہ امر ثابت ہے کہ وہی وجہ اول ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 کمال ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اہل زمین و آسمان پر



بزرگی دی ہو فی المشکوۃ عن ابن عباس قال ان الله تعالى فضل محمدا  
 صلى الله عليه وسلم على الانبياء وعلى اهل السماء احديث اور ابن عباس رضی  
 روایت مستدرک برخلاف اس قول کے ہر پس معلوم ہوا کہ کسی یہودی سے منقول ہر وہ  
 وہم اثر مذکور میں انبیاء اول العزم جو کہ قبیل موسی علیہ السلام کے ہیں اور بعد موسی علیہ السلام  
 کے ہیں ہر ایک کے مقابل و مثل کی تصریح ہو ولیکن اس اثر میں نہ موسی کا تذکرہ وہ مائل  
 موسی کا ذکر پس لازم آئی ترجیح بلا مرجع بل تفضیل مفضول اور یہ باطل ہر شرعاً و عقلاً لیکن  
 اگر قائل اس کلام کا یہودی ہو وہ سے تو البتہ وجہ ترک ذکر موسی کی یہ ہو سکتی ہو کہ نہ ہم  
 یہود مائل موسی علیہ السلام کے کوئی نہیں ورنہ یہ کب ہو سکتا ہو کہ مائل رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے چہ کس وجود و متحقق ہوں و مثل موسی علیہ السلام کے ایک ہی نہ ہوا  
 صافیت موسی علیہ السلام کی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہلازم آتی ہو اور یہ باطل  
 ہو قطعاً اور یقیناً پس ثابت ہوا کہ ابن عباس رضی عنہ کسی یہودی سے یہ قول نقل کیا و چہ تیسری سر  
 و مجمع علیہ صحابہ کرام ہر کہ کلمہ نذیب کہ کلمہ ارتداد ہو اس لیے کہ ایک آدمی نے خالد بن ولید  
 کے سامنے کہا قال صاحبکم حضرت عائشہ او سکا سترن سے جدا کر دیا اور فرمایا کہ معلوم ہوا  
 کہ اسکا صاحب نہیں اور یہ خلافت صدیق اکبر میں واقع ہوا اور کسی نے حضرت خالد  
 نہ حکم قصاص کا کیا اور نہ اعتراض کیا چنانچہ کتب احادیث میں یہ قسم نہ ہو رہی پس اتفاق  
 جبکہ کلمہ احبکم کلمہ ارتداد ہوا تو کلمہ نذیب بدیہ اولی کلمہ ارتداد ہو گا اس لیے کہ یہ واضح ہو  
 کیونکہ احبکم مثل ہو اور نذیب نص چنانچہ تھمدین ہر مالک محمود خالد در تمام حوالہ ہوا

در حق کتاب پیمبر این حکم گفت قال رجبکم اوصا جبکم کذا و این اضافت بسوی اہل اسلام  
 بخود شیوہ کلام ان سردین آن زمان بود انتہی اور روایت مستدرک میں بعینہ کلمہ بھیجہ موجود  
 ہے مگر یہاں لفظ قطعی ثابت ہوا کہ ابن عباس نے کسی یہودی سے یہ روایت کی **فائدہ**  
 مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ خبر آحاد اگرچہ صحیح ہو لیکن مخالف کتاب اللہ ہو تو اس پر عمل  
 نہیں کرتے اور جو لوگ مقلد مذہب نہیں ابو حنیفہ رحمہ کے اس قول طعنہ زنی کرتے ہیں احدیث  
 مستدرک نے ابو حنیفہ رحمہ کے مذہب کو خوب تقویت دینی اور حنفیہ کی طرف سے غیر مقلدین  
 کو بوجہ ثبانی دیامیان اسکا یہ ہے کہ اس حدیث مستدرک کے محدثین نے اگرچہ تصحیح کی لیکن چونکہ  
 مخالف نص کتاب اللہ و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین کے تھی تو اس پر عمل کرنے  
 سے کیا کیا خرابیاں دین میں لازم آتی ہیں ایک توفضیلت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دوم قتل ناحق صادر ہوا اضا لہ رضی اللہ عنہ سے سوم جمع  
 صعب کا ضلال پر کہ کسی نے حکم قصاص نہیں دیا چہ دم النکار عموم بخت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی جو کہ ثابت ہوا وہ قطعیت خصوص قرآنی پنجم مخالفت اجماع اہل اسلام کہ یہ  
 قول جنک کسو نے نہیں کہا آدمیم بر سر مطلب وجہ چہا ر صم واضح تر البطل قول مذکور  
 کی وہ یہ ہے کہ بر تقدیر صحت اس قول کے معنی فی کل ارض آدم کا دم کلمہ احدث لازم آتا ہے کہ زمین  
 اول پر دو آدم ہوں اسلیے کہ عموم کل ارض تنا اول ارض اول کو بھی ہر پس چاہیے کہ ارض  
 اول پر ایک آدم ہو مثل آدم ہمارے کے جیسے کہ ارض دوم پر آدم ہو مثل آدم ہمارے کے  
 لیکن لازم باطل ہے پھر صحت قول مذکور کی بھی باطل وجہ پانچویں شہور میان





بموجب حدیث صحیحین و حدیث صحیح بخاری و بطریق روایتی مستدرک و العلم عند الله  
 و ما اوتیکم من العلم الا کمیلًا و ہذا روایات ثباتہ و بر تقدیر تسلیم صحت  
 اثر مذکور تو بھی قابل اعتبار نہیں اس لیے کہ اثر مذکور ار باب عقائد ہوا و رہنا ہے عقاید کی  
 خبر آخا و پر جائز نہیں قال فی شرح فقہ الاکبر ان المعبر فی العقائد هو الادلۃ الیقینیۃ و  
 اخبار الاحاد لو ثبتت انما تكون ظنیۃ اور شرح عقائد میں ہوا ان خبر الواحد علی تقدیر اشتمال  
 علی جمیع الشرائط المذكورۃ فی اصول الفقہ لا تصید الا الظن لا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقاد و  
 خصوصاً انما اشتمل علی اختلاف و ایہ و کان القول بموجبہ مما یفضی الی مخالفتہ ظاہر کتاب  
 مخالفت اثر مذکور کی ظاہر کتابی ظاہر ہے پس ساقط الاعتبار ہونا روایت مستدرک ہا اتفاق  
 اہل سنت و علماء اہل کلام ثابت ہوا و تفسیر کبیر میں ہوا ان الاعتقاد ینبغي ان  
 یکون مبنيًا علی الیقین و کیف یجوز ان یکتب عن الظن فی الامر العظیم  
 و کل ما کان الامر اشرف و اعظم کان الاحتیاط فیہ واجب  
 و اجلد لانہی علاوہ اسکے یہ کہ آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین  
 خبر ہوا و اخبار قابل نسخ و تخصیص نہیں ہو سکتی و لہذا لازم آئیگا کہ بیچ اخبار کے  
 تعالیٰ کہ لا یقول الظالمون علق الکبیر باب جانتا چاہیے کہ اثر مذکور  
 مجمل ہے بسبب اشتمال کے اور روایت تشبیہ کے جو کاف ہے اس وجہ سے کہ کاف بمعنی مثل  
 ہے و مثل ستمل ہے بسبب مشارکت کے بعض صفات میں اور بعض منکر ہے پس پیدا ہوا اہل  
 بیچ مراد کے اور حکم مجمل کا توقف ہے اور انتظار ہی بیان مشکم کے کما ہوا المقصود فی الاصول



اور ابن عباس نے اسکی وجہ شیعہ کچھ بیان نہ کی پس مگر نہیں بتلا لیں اترند کہ سنہ  
اسکی مسئلہ فقہی ہر فی الہدیہ اذ قال لعبدیہ انت مثل الحر لم یصدق لاک  
المثل لیستعمل للشارکۃ فی بعض المعانی عند فاق وقوع الشک فی الحرۃ  
انہی پس اترند کہ سبب مخالفت کتاب اللہ کے مزود ہو گا نہ مخصوص۔ اور لازم ہے کہ زید  
تہدید یمان کوے وساوس شیطانی کو دلیلیں دے کہ قتل جائے اللہ الحق و زہق الباطل ان  
الباطل کان زہوقا

کتاب الامام الدین علیہ السلام

مضمون نمبر ۱۲

ہو الرحمن الرحیم

لک الحمد + و علی محمد خاتم الانبیا تک الصلوۃ اما بعد جو اہر تحقیق دیوایت تدقیق  
مجیب حبیب اللہ فیضہ مجسم قبول دیدنی و مخزنہ دل و شستنی و عقیدہ زید بعد از جواز  
الاحترار کہ شد و ذوالفراوانی عاقل سنت و جماعت کثر ہم اللہ تعالیٰ دار و کما لا یخفی علی  
ناظر الکلام و سن شد شد فی النار فقط سبب کما لا علم لنا الا ما علمنا انک انت العاکم حکم  
ما فتی بہ مولانا و سیدنا و ستاد العلماء حق تحقیق بالقبول ما ذا البعد حق الا الضلال

الکرم ۱۳ احمد علی ۱۲ محمد عبد الملک ۱۲ المجیب حبیب کلمہ عبد الرحمن فی حق

ما قال و ستادنا الحق و مولانا المدقق ہو الراى النہج و الحق لصیغہ فو تحقیق بالقبول الاتقان

۱۰ محمد عبد الملک ۱۲

ومن اعرض عن هذا فقد وقع فی الضلال الطغیان  
اجواب صواب و المجیب مصاب کمر دست محمد  
نصرہ میرین

ما حق و ستادنا الحق و مرشدنا المدقق فی توجیہ اثر ابن عباس عنی الشیخہ حق

بسم اللہ  
سید محمد

بالقبول من عرض عنہا فی جوابات فہو ظلم جہول

۱۲  
۱۴  
محمد حنیف سیلکان

اصاب الجحیش وضع الجواب فہذا الحق صریح لباب نمقہ العبد الضعیف محمد حنیف علی

ہو الکرم الرحیم

سبحان اللہ بزمین قرین صدق ولیقین خاتمت رسالتین جوزبان فیض ترجان الہام سید  
حضرت دیان سے ادا ام اللہ ارشادہ صادر رہو گئے فی الواقع کرامت ہوا شرا یک معجزہ معجزات

وافحات سبب المسلمین خاتم النبیین کے سے صلوات اللہ وسلا علیہ ۱۲ ۱۴  
مولوی محمد حسین و محمد یار

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
مقیم ٹھٹھک ۱۲

الحمد للہ العلام الغیوب + الملك القدوس عن سمات النقص العیوب + والصلوة والسلام علی  
رسولہ المجد سید الکونین محمد + السبب لکل موجود المخصوصین تتم البقوة والمقام المحمود + وعلی آلہ الکرم

البرہ + وحمایہ العظام الطہرہ + القہرہ علی الکفرہ + والہدۃ الفجرہ + اما بعد  
جواب اس سوال کا جو جناب فیضیائے بدوہ الا لباب عمدہ المفسرین شخبۃ الشہدین حجتہ الفقہا قبلہ

النبہا استاذ العلمائنا سیدنا و مولانا حضرت قاضی القضاۃ المقصم بحمل اللہ المتین مولوی محمد الہام الدین  
صاحب عم فیض نے تحریر فرمایا الحق جواب شکں و رشہ متین و حق مبرہن و دلیل روشن ہر سائلین

مستشدین کی حیث اس کو حکمت و دین کے جواہر سے پر کیا + اور طائبتین کے کا منہ مراد کو حقیقت و  
ایقان کی شیر شکر سے بھر دیا + اگرچہ بوقت تحریر جواب اپنے اپنی یاد پاک تھا کیا اور رجوع کی کتاب

نفرمایا تو کیا ہوا کہ یہ ذات مقدس خود ہی بحر ذخار ہو + آپ کی امواج تقاریر بلند کا فیض دیکھئے  
کہ بہر طرف لآلی ابدار حقائق لطائف کا انبار ہو + کان اللہ و شکرہ سعیدہ بارک فیہ و فی فیضہ

آپ نے جو فتویٰ دیا وہ حق ہے اور بیشک عقیدہ زید کا جو سوال میں ہے کفر ہے اور تمسک زید  
 کا ساتھ اثر مذکور کے باطل اس لیے کہ رد کیا اوسکو کتاب اللہ نے اور سنت رسول اللہ و اہل جماع  
 اس نے دلیل اسکی بطلان کی بیان بھی جاتی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ  
 اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً** اس آیت پاک سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آدم  
 کیا ہے جسکے پیدا کرنے سے پہلے ملائکہ کو خبر دی کہ میں رضی رضی زمین میں ایک خلیفہ یعنی نائب پیدا کرتے  
 والا ہوں اور لفظ ارض کا استعمال تمام قلین مجیدین کا طبقات پر ہر نہ طبقہ و احدہ پر چنانچہ فرمایا بیع  
 السموات والارض للذین غیب السموات والارض فسیح کرسیہ السموات والارض فہو الذی خلق السموات  
 فی ستۃ ايام سبح للذین السموات والارض اور خیر اللہ تعالیٰ کی قطعی الصدق ہوتی ہے احتمال کذب کا  
 اوہیں محال اور در صورت کثرت آدم لازم آتا ہے کہ نبی الاض خلیفہ کا پہلا محالہ قول کثرت آدم  
 مخالفت قول اللہ کے رد ہو گیا قصہ خلق آدم و سکونت اون کی بہت میں اور سجود ملائکہ اون کو  
 اور بلعیر کا ملعون ہونا اور وہاں سے جاناد و نونکا زمین پر کہ آیات قطعیات سے ثابت ہے تعدد آدم  
 کو باطل کرتا ہے اور فرمایا اللہ جل شانہ نے **اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَةَ عَلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ  
 فَابْدَیْنَ اَنْ یَّحْمِلَهَا وَاسْتَفْقَحَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُومًا جَهُلًا** اس  
 آیت معلوم ہوا کہ ارض و سموات و جبال کہ عظم مخلوقات ہیں ان سب کے مقابلہ میں ایک سی آدم جو  
 حامل امانت کلمہ مطابق قول حق تعالیٰ اور جو ہر مفسرین کے وہی ایک ہی آدم ستہ باقیہ رہے کہ وقت  
 حمل امانت کی کہاں تھی اوسکے اوام کو یہ آیت پاک باطل کرتی ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
**وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْ بُنٰی اٰدَمَ مِنْ ظُلُوْمٍ دُرِّیْهِمْ وَاشْهَلْهُمْ عَلٰی نَفْسِهِمْ اَلَسْتُ**

آیت اخیر سورہ  
 احزاب میں ہے  
 پیرہین

ہر جگہ کمالی اہلی شہدنا الایہ اللہ جل شانہ نے ازل میں حضرت آدم خلیفۃ اللہ کے  
 پشت سے سیوا اولاد اولین آخرین کو نکال کر اوتسے عہد پیمان لیا اور گواہ کر لیا او کو آپس میں  
 اپنے قرار دن پر اور فرمایا اللہ ربکم تب سمعوا لہ فی کل شہدنا او وقت فرمایا اللہ تعالیٰ  
 فانی اشد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیامت لم  
 تعلمنا هذا اعطوا اللہ غیری ولا رب غیری ولا تشکروا لی شیئا انی سائر الیکم رسولی نذیر و ناکحکم  
 و یشان و انزل علیکم کتبی حدیث کافی للشکوۃ پس جمع جب آیت احادیث یہ عہد اللہ ایک ہی  
 آدم اور موسیٰ کی فریات ہو اور سہاوات و ارضین و نخبین کے گواہ ہیں نہ کسی اور کے پس وقت اخذ  
 اور دم زید یا معلوم مقرر یا دخل نہی آدم بہ صررت تمسک ید باطل نہ۔ اور فرمایا اللہ جل شانہ  
 ان اللہ اصطفیٰ ادم و نوحا و ابراہیم و آل عمران علی العالمین الایہ لیس  
 و انھما نسل التردمانیۃ و الجسمانیۃ و لک قولہ علی بن ابی طالب علیہ السلام علی ملائکۃ  
 الی ابراہیم اسماعیل و اسحق و اولادہما و قد دخل فیہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم و آل عمران موسیٰ و ہارون  
 ابنا عمران بن یسہر بن قاسم بن لاوی بن یعقوب و عیسیٰ و مریمت بنت عمران بن ماثان النحر و کان بین  
 عمران الف و ثمان مائۃ ستۃ بیضاوی یہیت باطل کہتی ہر بعد آدم و نوح و ابراہیم و عیسیٰ و خاتم  
 کو جو حقد زید کا ہو ایسے کہ خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ چن لیا مہنے تمام عالم اہل سموات و ارضین سے  
 ایک آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد و باقی انبیاء اور انکی ذریت کو جو وجہ ہض پر ہیں سب اللہ تعالیٰ  
 نعمت رسالت و خصائص و صفاتی و جسمانی کے کہ پیدا کیا او کو احسن تقویم میں اور عطا کیا علم و عقل  
 اور موسیٰ او کو قدرت کہ نہ وی کسی خلق کو پس معلوم ہوا کہ غیر انکا اہل سموات و ارضین سے



موصوف بچندین صفات مذکورہ نہیں یعنی انکے سوا اور کسی مخلوق کو صفات تعلق فی حسن تقویم و جوہر  
عقل و علم و تدبیر و شرف نبوت و رسالت حاصل نہیں الا لازم آتا ہو کہ کذب خبر ان شاء صطفیٰ علیہ السلام  
کہ صطفایہ کثرت امثال متصور نہیں اور کذب کلام اللہ میں محال ہو عقلاً و شرعاً پس واجب ہوا  
ابطال امثال اور قول بوجود امثال نہ بد کہ مستلزم کذب قرآن ہو و ہو کفر العیاذ باللہ منہ و فرما  
الستبجاء وَاِنْ اَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ حِكْمَةٍ  
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ مِنَ الْكِتَابِ اَعْلَمُوهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ  
بِهِمْ كَلِمَةً تُضَرُّهُمْ وَاسْتَمِيعُوا لَهُمْ فِي ذَلِكَ طَالَمَا لَيْسَ بِهٖ آيَةٌ كَرِيْمَةٌ يَطْلُقُ بِهَا سَمْعُ اسْمِ خَيْرٍ كَلِمَةً تُضَرُّهُمْ  
نے تمام پیغمبرین سے عہد لیا کہ میرے حبیب پاک پر ایمان لاؤ اور لفظ تم جاکم دال ہو اگر کچھ ضرت محمد مصطفیٰ  
خاتم الانبیاء سب پیغامبرین کے بعد ہو گئے اس ميثاق میں تمام نبیوں اور حبیبوں کی بھیگا داخل الورد  
کی ختم نبوت کے مومن پس زید اپنے انبیاء کی مخالفت کر کے کیلی گمراہ بننا ہوا اب زید سے جو بھیجے  
کہ چھپا تم الانبیاء مجھ سے خاتم النبیین کہ جن پر تو ایمان لایا اور انکے وجود کا عقیدہ رکھتا ہو  
یہ ایمان و عقیدہ چھپا جب ہو یا نہیں اگر وہ جب ہو تو سزا و سلی بیان کر اور جو جب نہیں تو کیلی  
بیہودہ شیطان کی ابتلا کرتا ہو فرمایا اللہ جل شانہ فی قَوْلِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا مِنْ اٰیٰتِهِمْ  
وَاَسْمَاعِیْلَ وَمَرْيَمَ وَدَاوُدَ وَنَحْنُ وَابْرٰهٖمَ وَاسْحٰقَ وَیَحْیٰی وَیُسُفَی وَیُوْنُسَ وَاسْمٰعٰیْلَ وَاسْحٰقَ وَیَحْیٰی وَیُسُفَی وَیُوْنُسَ  
اَوْتٰی الْکِتٰبَ مِنْ رَحْمَتِنَا لِنُفَرِّقَ بَیْنَ اَحَدٍ فِیْهِمْ وَنَحْنُ لَمْ مُسْلِمُوْنَ اِذَا تَوَلَّوْا  
کے کہ چھپا تم اور اشخاص خمس تھے یہاں نبیوں میں داخل ہیں تو وہاں سورہ احزاب میں نبیوں  
سے کیوں نکل گئے اعادۃ الدین مثل ہذا العقائد الباطلہ اور فرمایا حق تعالیٰ نے سورہ

لے  
مذہب سید  
مذہب پیارہ  
مذہب ۱۲

اگر میں صا کان محمد آبا احد من رجا لکم و لکن رسیل اللہ و خاتم النبیین  
 و کان اللہ بکل شیء علیہا خبر دی شد تعالیٰ نے مسلمانوں کو کہ محمد تمہارے مردوں کے پیارے پیارے  
 و لکن ہر وہ رسول اللہ و خاتم النبیین اور فرمایا کہ اللہ کو ہر چیز معلوم ہے پس اگر کوئی رجل معنی مرد  
 بالغ محمد کا بیٹا ہوتا یا کوئی اور اسکے سوا خاتم النبیین ہوتا تو ایسا نہ فرماتا اسلئے کہ اسکو ہر شیء معلوم  
 ہے سو معلوم ہوا کہ علم الہی میں آپ کے سوا خاتم نہیں اور زید دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ کو چاہے خاتم اور معلوم میں  
 تو اسکے جواب میں یہیت مقدس بھی جاتی ہے ائمہ تثنیٰ نہ بما لا یعلم فی الارض  
 اے پیارے اچھے اقوال بل زین للذین کفر و اما لکم فصد و عن السبیل  
 و من یصل اللہ فالک معین ہادی جبکہ اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے وہ یوں ہی اپنے ذہن کی باطل سے  
 آیات محکمات کی تاویل کیا کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے و ما محمد الا رسول قد خلت  
 من قبلہ الرسل اس آیت بھی سب پیغمبر کا اہل ہونا اور آپ کا خاتم ہونا ثابت ہے اور فرمایا  
 اللہ جل شانہ و ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا و لکن اکثر الناس  
 لا یعلمون جلالہ میں ہے کہ کافۃ حال ہے للناس فدللا ہما قادم اور میں ہاوی میں  
 ہے کہ حال ہے ضمیر خطاب سے اور دوسری تفسیر میں ہے کہ مفعول مطلق ہے ای و اما لا کافۃ اسی محیطا  
 جامعہ ہے ہر کافۃ صیغہ سب بالغہ کا ہے اور سمیعین سب بالغہ پر تہا کما نیت بہر تقدیر بقاعدہ اصول  
 یات تفسیر ہے اور احتمال تاویل تخصیص مفسرین معدوم جہاں قطار سبع سموات و سبع ارضین میں  
 کوئی ذی عقل ہوگا آپ کا اسکے واسطے رسول خاتم ہونا اس آیت سے ثابت ہے سو معلوم ہوا کہ اگر باقی  
 طبقات شہ ارض میں بھی خلق ذوی العقول ہوگی تو آپ کے رسول مقبول ہیں اور جو کوئی اسکا

لے  
یہ کہ رسول آل عمار  
پیارہ میں ہے  
سکھ  
سواہ السبا  
۲۲ بارہ  
میں ہاوی  
۱۲





خلقت کافر خلق کے ہونا اور یہ بات بجز ذات حضرت سرور کائنات علیہ افضل التہیات کے کسی کو  
حاصل نہیں اور یہی آپ کے اسم پاک سے ایک اسم حمید ہی یعنی لیگانہ مسیات و دارین اور بنی فکیر  
فضائل و کمالات میں اور مقفی یعنی بچنے والے والا اور صاحب شرف و فضیلت کو اور مصطفیٰ مجتبیٰ مختار  
امی لدیٰ مصطفاه اللہ و احتیاء و افتارہ من جمیع خلقہ وسید الکونین اور سید المرسلین اور حبیب اللہ  
اور روح القدس اور مخصوص بالشر و مخصوص بالحد و مخصوص بالشرف و غیر ذکر اور پیدا کیا ارواح انبیاء  
کو آپ کے نور سے اللہ تعالیٰ نے اور نازل کیا آپ کی نعمت پاک میں قرآن مجلیٰ انجیل اسکے یہ ہر کہ فرمایا فرمایا  
ذکر اور حبیب عرش عظیم کو اللہ سبحانہ نے پیدا کیا وہ اس قدر اہم و عزیز کہ نہایت اہم و عزیز کے ناصیہ غراہر  
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثبت فرمایا عرش عظیم مستقر و مطمئن ہو گیا اور فرمایا فاوحی الی عبدہ  
ما اوحی اور فرمایا علیک تسبی اور فرمایا و سوف یعطیک کتاب فکرم فی رضا حق رضا جود اور  
تعالیٰ اللہ چاہے بلا منزل و اور فرمایا و تم نعمت علیک اور فرمایا مکان فضل اللہ علیک عظیم اور فرمایا  
و ما یستلک الا ائمتہ للعالمین اور فرمایا لیظہر علی الدین علیہ اور فرمایا تم ولی فکلی فکان قارب  
قوسین فاوحی اور نازل کی نعمت آپ کی تمام کتب سماویہ میں اور انجیل شریف میں ہو بعد نعمت طویل  
و لولاه لما خلقت الجنۃ و النار اور وحی خفی یعنی حدیث قدسی میں فرمایا لولاک لما اظهرت الربوبیۃ  
اور فرمایا اس حضرت علیا الصلوٰۃ والسلام نے فضیلت علی الانبیاء ربست الی قولہ عم و ارسلت الی  
الخلق کافہ و ختم فی النبیون و اء اللہ سلم کما فی الشکوۃ اور آپ کے آثار علیک سیادت دنیاوی یہی  
کہ آپ کی ولادت شریفہ کے بعد میں ذریعہ ملائکہ ملا اعلیٰ کے آپ کی زیارت قدسی کو اور سے اور تمام  
ان کائنات عالم سرشار کئے اور جبرجہ اللہ و حیوانات و جمادات کو آپ کے حسن و جمال جہاں آرا کے



قبضہ نسیمین کیا اور شب لاوت میں تمام ملک روی زمین کی قوت ناطقہ نازل ہو کر رشتہ  
 فارس کے چھ گئے اور جارجک سے الوان کسری کا ٹوٹ کر گر پڑا اور ندی ساوہ کہ عید کا تھا تھوڑی سی  
 اور وادی سما کہ تیار رہیں خشک پڑا تھا جاری ہو گیا اور تمام اصنام سرنگوں گر پڑے پھر سنا  
 نے شب معراج میں آپ کو تمام ملکوت سمادت داخل اور درخ اور حنیت کی سیر کھائی اور تمام قریب  
 کہ زبان ناطقہ اوسکی صفت سے گنگ پڑا کہ امتیاز بخشا اور اسی شب میں انبیاء کرام اور ملائکہ عظام  
 کے آپاں ہو اور سیادت اور استقامت کی سب پہنچا ہر باکھڑی گئی اور شب میں آپ نے باجموع دعا و دعا  
 دین فرمائی چنانچہ یہ سب قصص کتاب حادیت و سیر اخبار میں مصلحت کو رہیں اس بیان آپ کے یہ  
 دنیاوی معلوم ہوئی آپ بیان کیا جانا ہر آپ کی سیادت اخروی کا چنانچہ فرمایا آج آنا سید ولد  
 آدم یوم القیامت و لا فخر و میدی لہ و لا عجز و لا فخر و لا من یبوی یومئذ آدم من سواہ الا تحت لوائی  
 وانا اول من یشوق عنہ الارض و لا فخر و راہ التزیدی کہانی للشکوہ کہا امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ  
 فی شرح صحیح مسلم قال المرء الیہ الذی یفوق قمرہ فی الخیر قال غیرہ الذی یفوق الیہ فی النواہب الشدائد فیقوم  
 بامرہ و تحمل عنہم مکارہم و یدفعہا عنہم اما قولہ یوم القیامت مع انہ سید عنہ فی الدنیا و الآخرة فسیب التفسیر ان  
 فی الیوم القیامتہ بطہر سودہ لکل احد و لا یبقی متراجح و لا معاند و نحوہ بکلمات الدنیا فقد ناریہ ذلک  
 ملک الکفار و زعماء المشرکین ندا التقدیر قریب من معنی قولہ تعالیٰ من الملک الیوم یبدلہ لواء الصغار  
 ان الملک سجد قبل ذلک لکن کان فی الدنیا من بدی الذلک من ایضاف الیہ مجازاً و انقطع کل ذلک  
 فی الآخرة قال العلماء و قوله صلعم انما سید ولد آدم لم یقل فی الزمان صرح شفی الخیر و انما قالہ بیدہ لہ  
 امتثال قولہ تعالیٰ انما ینعزہ یک فمحدث و الثانی انہ من البیان الذی یجب علیہ علیہ السلام

البیتہ ذود الیوم یوم القضاہ ویوم القدرہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یقتضیہ مرتبہ کیا امر اللہ تعالیٰ و  
 نہ اس حدیث دلیل القضاہ صلعم علی خلق کلہم اور یہی سیادت کوئین کا باعث ہو کہ اللہ تعالیٰ نے  
 آپ کی امت کو تمام امتوں سے بہتر و افضل فرمایا اور ثابت کی اس کے لیے بعیت انبیاء اور صدیقین  
 کی جنس میں چنانچہ فرمایا لَنْتَمَّ خَیْرُ مَیْمَنَةِ اُخْرَبَتْ لِلنَّاسِ وَفَرَّیَا وَنَ لَطَّحَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهُ فَاُولَٰئِکَ مَنَعَ  
 الَّذِیْنَ اَعَزَّ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِنَ الْمُنٰبِقِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالشّٰہِدِیْنَ وَالصّٰحِحِّیْنَ اُولَٰئِکَ فِیْہَا سُوْمٌ کہ زید نے  
 زہنی نادانی سے اختیار کیا عقیدہ باطل کثرت خواتم کا اور وہ مستلزم ہے جناب سرور کائنات کی  
 تیسرے کا اس لیے کہ کثرت شری کی کم کرنی ہو اس کی قدر قیمت کو سوا لازم آئی اس کے عقیدہ کو تنقیض جناب  
 نبوی کی اور توڑنا آپ کی سیادت دارین کا جو شرط ختمیت ہو اور یہ کفر ہے اَعَادَ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَئِذٍ  
 اَوَّلِی کُفْرٍ خَیْرًا کَرَّیَا ہر چار ہم یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب نے فرض کیا ہم پر عقائد آپ کی خاتمیت  
 اور عموم بعثت کا اور مخصوص ہونا آپ کا ساتھ اس درجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَکُمْ شَیْءٌ مِّنَ اللّٰہِ  
 وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اَوَّلِیْکُمْ لَیْکُمْ لِمَا عَلَیْہِمْ بَدِیْہُ اَوْ فَرَّیَا اَنْتُمْ فِیْ فُضِّلَتْ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ یَسِیْرَ اِلٰی قَوْلِہٖ اَرْسَلْتُ  
 اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً فَمَنْ نَّبِیِّ النَّبِیِّیْنَ اَوْ فَرَّیَا لَآ اَنْتِیْ اَعْدِیْ اَوْ زَیْدٌ قَوْلُہَا ہر حد فرض اللہ کو اپنی بلاد  
 سے اور انکار کرتا ہر عموم بعثت کا اور خاص کرتا ہر آپ کی رسالت کو ساتھ ایک طبقہ عالم دنیا کے  
 اور تاویل کرتا ہر آیات تنبیات کی اپنی اس طرح سے حال آنکہ تفسیر قرآن تو قینی ہے اور اسے جاری کرنا  
 اس میں حجامیہ میں جو مذکور ہے انکار عموم بعثت آنحضرت علیہ السلام کا کفر ہے اور اسے کلمہ شہاد  
 وہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ تبری نہ کرے اپنے عقیدے سے فان کان الکافر یضرب بربطہ اللہ علیہ السلام  
 ویکفر عموماً کتوہم الیہود یقولون انہ مبعوث الی العرب خاصۃ فلا بد من البراہۃ انتہی چھ یہ کہ جماع

منعقد ہو اکی خاصیت پر اور باقی رہی آیت کے اپنے عموم ظاہری پر چنانچہ معلوم ہوگا اور  
 قول زید کا مسئلہ میں اگر اجماع کو فوقی السجادیہ ومن انکر الا جماع فهو کافر صم <sup>شش</sup> یہ کہ وہ  
 اپنی جہل پر کتب دعا کرتا ہو اصول دینی کا اور کہتا ہو خبر خدا سے تفصیل آیت کی جائز ہوگا  
 ہو المقرر فی الاصول یہ دعوا اور کیا سزا سزا راست ہوا بتدایہ غیر احاد و مخصوص آیت کی نہیں ہو سکتی  
 بلکہ وہ ہو جاتی ہو یہ مخالفت کتاب کے کہ اہل الاصول نے وہاں خبر الواحد نے معارف الکتاب

لان الکتاب مقدم لكونه قطعاً متواتراً للنظم لا شبهة فی منه ولانی سندہ و خبر الواحد ظنی  
 فلا یعمل بخبر الواحد فی معارضتہ ضروریۃ ان الشکی فی الجمال القطعی اور تنقیح میں ہر بحث عام میں عندنا

عام میں مساوی الخاص و عمومی معنی القطعی فلا یجوز تخصیصہ بواحد منہا عام تخصیص قطعی انہی پر معلوم  
 ہو کہ خبر واحد مخصوص آیت کی نہیں ہوتی وجہ اسکی یہ لکھتے ہیں کہ آیت قطعی ہو اور خبر واحد ظنی اور خبر  
 تغییر اور جائز تغییر اگر ساتھ مساوی کے اور اسلیئے جائز نہیں نسخ کتاب ساتھ خبر واحد کے  
 اجماعاً لیکن عام کتاب اگر کسی قطعی سے یہ خاص کتاب یا خبر متواتر یا مشہور سے مخصوص ہو جاوے  
 تو پھر جائز ہو تخصیص اسکی ساتھ خبر واحد کے اسلیئے کہ عام مخصوص البعض ظنی ہو جاتا ہو چنانچہ کہا

اہل اصول نے ان العام الذی فی شئ منہ البعض يجوز ان یخص من خبر الواحد القیاس ان وہ کما لا  
 یعمم العام بعد التخصیص قطعاً جائز فی العام بعد التخصیص من الکتاب الخبر المتواتر معلوماً کان

او بمولانا ان یخص خبر الواحد القیاس اجماعاً اس معلوم ہو کہ زید یا ثور ابو قوف جاہل  
 شخص ہو یا مشتری ذخاں کہ سبیل ان کو اپنے اقوال سے نظر نہ سے دھوکے دینا ہو غرض اسکی تا  
 اعلم یہ معلوم ہوتی ہو کہ لوگ جبکہ مان لینکے اور سکے اس کے شیطانی کو کہ آیت و لکن سوال اللہ

والتجاسی



و حاکم البیہود کے قاعدہ مقررہ باطلہ کے موافق عام مخصوص العجس ہی اور معلوم ہے کہ عام  
 مخصوص العجس ظنی ہو جاتا ہے تو اس وقت اپنے اتفاق یا طعن منقطع سے قریب دیگر کرمیکا کہ آیت مذکور  
 حسب قاعدہ اصول ظنی ہو گئی پس ظاہر ہوتی تفصیل اسکی ساتھ خبر نزول عیسیٰ علی نبیاء علیہ  
 السلام کے معاذ اللہ منہ سوا اسہ حال آنکہ ذکر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکی کتب میں ہزار برس پہلے عیسیٰ  
 کی پیدائش سے اور آگاہ فرمایا مسلمانوں کو اس چنانچہ فرمایا اِذَا اخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ  
 لَمَّا اَتَيْنَهُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحَمَلُوهُ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِمَّنْ تَلَا مَعَكُمْ  
 لَشَيْءٍ مِنْ بَيْنِهِمْ وَلَتَصْرَفْنَاهُ لَكُمْ لَاحِظُوا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ایسا اور اپنی فریعت کے نصرت کرنے کا تو کیا مکان کہ کوئی نبی  
 خلاف اس حدیثی کے عمل سے بلکہ تمام انبیاء اگر زندہ کیا جاویں تو آپکی امتی اور آپکی مقتدی میں  
 عیسیٰ علیہ السلام کے ہونے بمقتدا اس آیت مذکور کے شبہ مخرج میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو زندہ  
 کیا سب آپ پر ایمان لائے اور آپکی سیادت و امامت سے منفی ہو کر بیت المقدس میں خلعت اقتدا  
 اور حضرت نبی اکرم کی امت میں داخل ہو کر حق قیامت تحت لوا احمد کا اپنے لیے ثابت کیا اور آپکی امت کے  
 کے لیے مضمون آیت مَنْ طَعَعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
 مِنَ النَّبِيِّينَ الْآیہ کا محقق ہوا اور مطابق اسی یہ کہ ہر حدیث کو مکان موسیٰ حبیباً  
 میا و کسبہم الا انبیاء عی اور مصدق اوئی یہ کہ واسطے اظہار رتبہ حضرت خاتمہ بنیادی  
 علیہ السلام کو اس قدر نزل کا وہ بعد نزول کے تابع شریعت محمدی یعنی آپکی امتی اور امت کے مقتدی میں نگی نہ  
 چھکانے میں امام کا ہوا لیسرچ فی الاحادیث اسی خبر مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے موسوس کے

کتب فضائل حضرت عیسیٰ  
 بن مریم علیہ السلام



مرتبہ بچپن اور فہم آیت سابقہ و نشین یکھیں مفسر یہ کہ انہوں نے دیکھا کہ کتاب و سنت احادیث  
 سے لیدنے وجود و اشخاص خمس کا طبقات سے باقیہ میں ثابت کیا مگر انکی لیسٹ و بقیہ ہوا  
 و خواہم ہونا کہاں سے ثابت کرتا ہو کیا اپنے قیاس سے غیب گوئی کرتا ہو کیا عجب فیض ہلاک  
 ہو کہ ہم دلیل حماقت جلد اختیار کر لیا عقیدہ خلاف سنت و جماعت کا ہی اگر سبب سے فہم  
 کے ایک آیت میں اوسکو شبہہ فرما دیا ہو اچھا یہ تھاجو معکرا طر و آیات و احادیث کے تاکہ وہ عقیدہ  
 ہو جاتا یعنی اگر اپنی سورفہم سے آید و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو کہ بالاجماع جاری  
 اپنے عموم پر خصوص بعض سمجھا تھا تو آیات بنیات و احادیث پر جو غم و حکم میں اپنی عقیدہ کی  
 مستحکم کرتا مثل آیت اَنَا ارْسَلْتُكَ كَافَّةً لِلنَّاسِ وَحَدَّثْتُكَ الْخَلْقَ كَافَّةً  
 وَخَلَعْتُ النَّبِيَّوْنَ وَغَيْرَ مَا كَانَ آيَاتِ شَافِيَةٍ عَلَتْ عَقِيدَهُ بَاطِلَةٍ اَوْ سَكُوفَا حَاصِلِ  
 اَوْ تَكْذِيبِ قُرْآنِ سے جسکو تفسیر سمجھتا ہے بچہ سالہ مولانا ابوالمسعود میں بطور ہر قدر صحت  
 الامام ابوالفضل التورثینی نے کتاب السنی المتعمد فی العقائد غیرہ میں اعتقاد حصول النبوة بالکسب کفر  
 و علواً التکفیر بتادیۃ الی تجوز نبی مع نبینا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بعدہ قال العلامة السلبی فساد  
 تمہیں غمی عن البیان بشہادۃ العیان کیف و ہو یودی الی تجوز نبی مع نبینا علیہ الصلوۃ والسلام  
 و بعدہ و ذلک سئل عن تکریم القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و انہ خاتم المرسلین و فی السنۃ انا الفاعل  
 لانی بعدی اجمعت الامۃ علی ابقاء ہذا الکلام علی ظاہرہ اتمی فی حقہ المحتاج شرح المنہاج فی کتاب  
 الردۃ او جہ نبوة احد بعد وجود نبینا صلعم ترے نامی سے معلوم ہوا کہ صاحب عقیدہ مذکور کافر ہے  
 تجوز نبی کے ساتھ منکرت کے با بعد میں اور سبب انکار عموم عقیدت کے اور سبب انکار جماعت

اور بسبب تذبذبات عموم بخت و ختم نبوت کے قال تجالی دس ظلم من فترتی علی اللہ کذباً  
الکذب بکایاتہ اس پر بے قید پرکیر چھاپا ہے کہ جبکہ اللہ جلالت نہ قیامت کو قائم کرے گا اور  
کل شئی بالکمال لا وجود کا نہ ہوگا اور مضمون یہ من تبدل الارض غیر الارض السموات ویرزوا اللہ  
القہار وقوع میں آئے گا اور تمام خلق عرصات قیامت میں تین تین الہاک ہوگی اور ہمارے حضرت خاتمیت  
پناہ کے یہ بیچنا ہیں اور ہر گاہ کہ اور کل نبیا اور کئے نیچے ہونگا اور جہنم ہونگے اور آپ کے اور آپنی  
است بلند تربت کو ملاحظہ کریں گے کہ آفاق و رفاق مومنین و غیر مومنین میں اور آپ قائد المسلمین و خطیب  
ہدایہ قیامت ہونگے اور مقام محمود میں قائم ہونگے اور ہوال قیامت کشفیع ہو کر خلوق کو ہر ایک کے  
ادیت آپ کی تمام نبیا کیو اسطے ابلاغ حکم الہی کے گواہ ہوگی و ہر جبرائیل تک کہ است پکی تمیز  
اہل جنت ہوگی و سوفت زید کے خواہم سستہ اور است اور کی کمان معدوم ہو جاوگی کیا نیکی اور ام  
و خواہم و غیرہ منہ و نشر و حساب کتاب عذاب ثواب و جنت و دوزخ سے پاک ہیں اگر زید احادیث  
و آیات منہ و نشر و دلچہ پائے تو امید کی کہ اپنے ابو ام سستہ و براہم سستہ و نواح سستہ و حواشی و خواہم کو بطلان جھکا  
اور اگر احادیث بطلان متبع سکتے ہیں کی سبب ان کی باوقی ایک ہی کتاب میں ہو سکتی ہے حدیث و کتب ہوا ہی علم  
عباس قال سوال علی اللہ علیہ آلہ و سلم اول من یکسی یوم القیامتہ ابراہیم متفق علیہ مشکوٰۃ یہ حدیث  
ابن عباس کی باطل کرتی ہے کہ بعد و براہم کو اسطے کہ قیامت ایک ہونے متعدد و احادیث ایک ہونے  
اور ابراہیم کو سب سے پہلے موت جنت پہنچائے جاوے گی ایک ہونے متعدد و آب زید بیان کرے کہ اس  
ابراہیم سستہ سے اول من یکسی کہ ہوگا اور اسطے حدیث صحابہ و یوم القیامتہ فیقال کہ  
بلطف فقیہ الغرارب فتاویٰ المستمل بلغم فقیہ لون باجاء نامن نذیر فیقال من شہود فیقول

محمود است احدث تعدد نوح کو باطل کرتی ہے اور اسے طبع حدیث شفاعت اذکان یوم القیامۃ  
 مانع الناس بعضهم فی بعض فیاتون آدم اثم فیاتون ابرہیم اثم فیاتون سوا اثم فیاتون عیسیٰ اثم  
 فیاتون فانول انا لہا تعدد اشخاص نہ یہ کہ باطل کرتی ہے ورنہ عن جابر بن النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم قال لما خلق اللہ آدم وذریتہ قال اللہ لکما یارب خلقتہم باکلون ویشربون  
 ویتکلمون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا الآخرۃ الممشکوة بہ حدیث نصیحہ دنیہ  
 میں ایک آدم واریسی ذریعہ ہر نہ آدم سات وعینہ ای بی ہریرہ قال اخذ رسول اللہ <sup>صلی</sup>  
 اللہ علیہ وسلم بیک فقال خلق اللہ التریۃ یوم السبت وخلق فیہ الجبال یوم  
 الاحد وخلق الشجر یوم الاثنين وخلق المکروۃ یوم الثلاثاء وخلق النور یوم  
 الاربعاء وبت فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعة فی آخر  
 المخلوق الختہ رواہ المسلم مشکوۃ اس حدیث میں دلیل ہے کہ تریۃ میں یعنی زمین میں ایک ہی آدم  
 اور یہ آدم آخر خلق ہے اس کے بعد کوئی مخلوق نہیں جس میں وادم سبتہ زیدکب پیدا ہو۔ اور حدیث  
 اناسید فلما دم یوم القیامۃ ولا حشر اور حدیث انما قائم المسلمین فی الفجر اور حدیث  
 کنت انا ام النبیین <sup>صلی</sup> صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم غیر فخر اور حدیث انی عند اللہ کتوب تم نبیین  
 اور حدیث لا بعدی کثرت خوا تم کو باطل کرتی ہے ان آیات بنیات اور احادیث لامعات نہ کو  
 سے واضح ہوا کہ اثر نہ کو تنسک ید و عقیدہ او سکا خلاف کتاب اللہ و سفت رسول اللہ <sup>صلی</sup>  
 اور خلاف عقائد اہل سنت بلکہ تمام استحضرت کی اور جو کتب عقائد اہل سنت و جماعت میں  
 سطور پر و دیہ ہے عقائد نسفی میں پر و اول الانبیاء آدم و آخر ہم محمد علیہما السلام اور اسی میں



واقف الا نبیاء محمد اور مساعده واجیاء العلوم من ہر شہد ان محمد رسول اللہ اسلہ الی الخلق جمیعہ  
بالہدی ودرین حق خاتم النبیین یا سخا لما قبلہ من الشرائع انتی اجمع وایض ہو گیا کہ متمسک ید کا  
سرد و اور عقیدہ او سکا باطل بلکہ کفر تہذیب لائل مذکورہ پس بموجب فتویٰ استاد العلم حضرت  
قاضی القضاۃ بارک اللہ فی عمرہ وفتیہ کے زید کو واجب ہو کہ اس عقیدہ سے توبہ و تجدید کلام  
اور موافق اہل سنت و جماعت کے اعتقاد درست لکھے واللہ ہدی من یشا الی طر مستقیم

واللہ اعلم و علمہ حکیم کتبہ محمد عبد اللہ کریم غفر اللہ لہ

بعض کتبہ منقول ہر کہ جو شخص کہ جانتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہو  
کو وہ مسلمان بنیں ہر جیسا کہ چقوا و عالمگیری کے مذکور ہے واللہ اعلم ودری جواب صحیح فقط

۱۲۸۴  
محمد عبد اللہ

احمد علی

۴۱ ۴۳  
خادم شرع محمد حسن

ہذا القول موافق للکتاب اللہ انہما علم بالصواب کتبہ محمد بن قاسم عفی عنہ

۱۲۸۴  
محمد بن قاسم

عقیدہ زید مذکور ہے کہ بلکہ کفر صریح فقط کتبہ

ما قال الحبيب المحقق فهو حق حقيق بالاتباع وحق لفظ في تدو العقيدة فهو باطل لا اطلاع  
ما هو العقيدة لاهل السنة واجماعة كشرع اللہ الی یوم

۱۲۵۵  
محمد عبد

۱۲۸۴  
محمد بن قاسم

الدين و من خالفه عن هذا فهو من فرق الملعونین کتبہ بیرونی دین محمد

مجیب منسب نے جو باب میں اولہ آیات و احادیث لکھیں ہا شاہ اللہ و رحمہ اللہ کے  
حقیقت رسالت میں تو سنگر نہ مطلق ہونے ہیں اگر کوئی عالم امت وسط الانبیاء بعدی

۱۲۸۴  
محمد بن قاسم

کما اثبات خاتمیت نبوت پر گویا ہو گیا بعد ہر کہ کتبہ

محمد یار



هو العليم

سبحست جواب و الله اعلم بالصواب العبد الضعيف محمد نجف علي

تحریر ۱۲۰۴  
نجف علیخان

هو الله الصمد

براهل سلام آشکارا باد که جناب خاتم النبیین صلی الله علیه و سلم سر و تمام انبیاء و مرسلین بلکه  
افضل المخلوق جمیع رحمت جمیع عالمین اندر شریک برابرت حضرت در اوصاف مخصوصه کمال  
و مانند مثل آن جناب صفات خاصه جلالت جمال و نفس الامر معدوم است که نه در درجات نمود  
یا قه شده نه در طبقات زمین است اعتقاد حق و صحیح تصریح جمیع محققین از منسیرین محدثین و فقه  
و تکلمین و صوفیه کالمیر رحمة الله علیهم اجمعین و از بس که این سئله و عقیده مانند آفتاب روشن است  
حجت تطویل نیست و نعم ما قبل منزه عن شریک فی محاسنه فجوهر حسن فیه غیر منقسم به حضرت  
شیخ عبدالحق محدث دهلوی در مدارج النبوة در باب اطلاق عظیمه صفات کرمیه فرموده اعلی  
اشرف و اتم و اکمل از حسن احوال و اقوی و اجمع مرتبانه خلایق و فصالح صفات جمال و جلال  
خارج از حد عدد و بیرون از حیطه ضبط و حضرات بابرکات عا صفات سبع البرکات حضرت  
سید کائنات است صلی الله علیه و سلم که هر چه در خزانه قدرت و مرتبه امکان از  
کلمات متصور است همه و را حاصل است و تمامه نبیاء و مرسل و قضا و کتاب کمال و نظام  
انوار جمال و یندر النج و هم در مدارج النبوة در فصل عقل فرموده اینجا اگر عینه حاضران بسوزد  
و دل اهل ذریع بشکند چه تواند کرد **و** شاه سل شمع اتمم خواهد بود و و کون و کون  
نور بدری جمیع اسسیران نام و یا مقصود ذات اوست و اگر بایستد طیف منظر

نور اوست و اگر جمعی ظلام بود هر مرتبه که بود در امکان پر دست ختم به نعمتی که داشت خدا  
 شد بر و تمام پذیر داشت از طبیعت امکان قدم که آن در اسیری عبده است من المسجد  
 اکرام بود در بیان حدیث انا سید ولد آدم فرموده در همچنان که سید ولد آدم است سید  
 تمام خلایق است و اگر مایشانست نمرود خدا از تمام انبیاء و مرسلین و ملائکه مقربین از اهل سما  
 و ارضین انچه و چونکه هیچ کس از مسلمانان درین باب شک نیست حالما توجه جواب سوال باشد  
 واضح باد که عقیده آنکس که در سوال مرقوم است ضلال مبین است و درین است اگر از ان توبه  
 نکند و بران اصرار کرده از فضیلت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بر تمام مرسلین انکار کند کافر  
 و مخالف جمیع مسلمین است و روایست که پیام لیلین عقیده پیش کرده اولاً شریکت  
 و برابری و در صفات خاصه کمالات مخصوصه جناب فصلان خلایق جمیع حجت للعالمین  
 صلی الله علیه و سلم از ان ثابت نیست صرف اختراع این بلی نیست و ثانیاً درین آن روایت  
 نیز بحقیق کلام سید است که ضعف آن ثابت فرموده اند و تا دلیل مهم نموده اند تفصیل حال  
 آن روایت در کتاب قسطانی شرح صحیح بخاری در باب بدر الخلق و در کتاب سیرت  
 حبیبی سی با نسان العیون و مقاصد حجت امام خمادی در باب الالف و دیگر کتب موجود  
 است من شاء فلیرجع لیبین عقیده که مخالف اجماع مسلمین است این چند دلیل فلسفین  
 کردن از ضلال نجات نمی دهد و الله اعلم و فی سبیل فقط گفته انوار الحق <sup>۱۲</sup> غیر منظور  
 دیگر ابواب مذکور مطابق کتاب باشد و سنت رسول الله و اجماع المسلمین من انکر عقیده  
 کفر است و درجات آن سید کائنات صلی الله علیه و سلم التحیات الزکیات و علی الله و صلی

وازواجه الطاهرات از غیر مکانی از احوط تقریر و بیان سیر و سنّت جبرائیل علیه السلام در رسالت  
 و احوط در تظہریت احدی من المخلوقات و فروی من الممکنات منصور و تحقیق نگری وید جزا  
 ستوده صفات آن منضم موجودات مہبطا نوالہ لم یزلی مورد اشعات آنہی یعنی اسمحتبی  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم جمیعین و قال فی التفسیر البیضاوی و رفع بعضہم درجات  
 بان فضلہ علی غیرہ من وجہ متعددہ براتب بتباعدہ و ہو محمد علیہ السلام فانہ خفی بالدعوة  
 العاتیہ ما یجج المتکاثرۃ الخ و فی المذکر افضل منہم بدرجات کثیرہ و ہو محمد علیہ السلام لا یفضل  
 علیہم باسالی الی لکانت الخ و فی الجملہ بنی و رفع بعضہم می محمد و درجات علی غیرہ لم یصل الخ و  
 و ختم البیوة و تفضیل بتبعی سائر الامم و معجزات المتکاثرۃ و خصائص العیدۃ و قال القا  
 عیاس فی الشفا فقال تعالی ثلاث الرسل فضلنا بعضهم علی بعض لای قال  
 الی التفسیر اری و یقولہ و رفع بعضہم درجات محمد علیہ السلام لانه ثبت الی الاحمر الی الامم  
 و احدث لا الفنا کم و ظهرت علی یدہ المعجزات و لیس خدین الانبیاء اعطی فضیلۃ اذ کرم  
 الا و قد اعطی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہا و قال فی شرح المسلم و فضل الانبیاء محمد علیہ السلام لقول تعالی انتم  
 احبہ اخرجت للناس و قال قاضی عیاض فی الشفا عن ابن اریس الناس اکثر و قال فی شرح المسلم عن ابن عباس  
 قال ان فضل محمد علی بن اسماء علی الانبیاء و قاضی عیاض فی الشفا خور و سوال ابن عباس و نوشتہ بعدہ  
 جواب دہست تقریر من لیل القرآن و صحیح الاثر و اجماع الامم کونہ اکرم البشر و فضل الانبیاء الخ و مسئلہ ہر  
 آیات لامعہ و احادیث ساطعہ و اقوال اجماع ازین ایت ابن عباس کہ فی کتبہ الخ غیر مقبول بلکہ  
 مفاسد روایت مذکورہ و اگر دگفتہ نیز جناب ابن عباس روایت مذکورہ روایات دیگر فرمودہ چنانکہ با



مذکور شد پس این آیات متعدده و احادیث متکثره مع اقایل اجماع معلوم شد و ایت  
فی کل رضی که شافعی صلیست بخیر این تا ویلات او نیز بسیار است که از دیدن رشا و السار  
شرح صحیح بخاری و غیره هویدا خواهد شد پس فضیلت آن سرور مسلمین از جمیع عوالم صریح و موضع است  
ایمانا اگر کسی بر عکس این اعتقاد کند گمراه و پیدین و عین است اعاذنا الله من العقیده الفاسده  
انجذبه بکتبه شاه عبداللہ قدس قادر معنی عنه

محمد جمال جوهری  
ولد شاه عبداللہ قدس  
۱۲۸۴

اجواب ہذا موافق لا اعتقادنا والا اعتقاد علی ہذا

علینا و الخالف لہذا کافر بالاتفاق لانه جار فی الحدیث الشریف عن النبی قال قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما سیئ الناس دلیل السائل مرودہ بالکتب السنۃ و جماع  
الامۃ کتبه شیخ محمد فضل اللہ نقشبندی خراسانی عفی عنہ

۶۵  
۱۲  
محمد فضل اللہ

این جواب باصواب حسب عقیدہ اہل سنت و جماعت است چنانکہ صاحب تفسیر  
حسینی از تفسیر کشف در قول رفع بضمہم مرودہ کہ چاہے نہست آن بعض پیغمبر است و عم کہ مفضل  
بر انبیاء فضایل بیکران و خصائص بپایان است چنانکہ از مطاوع احادیث و آیات معنوم  
میگردد و انبیاء و پیغامبر تواند بمقیم در بارگاہ تو اندوز تو بہر منبری ہمہ اخترند یا تو سلطان  
ملکی ہمہ چاکرند و جوہ فضیلت آنحضرت عقلا و نقل و بیان بسو طرہ جواب التفسیر و دیگر کتبہا  
مرفوم است فلترج الیہ کتبه خادم حکامی بن سید محی الدین عفی عنہ

حساب من حاجب العدا علم بالصواب بکتبه اسکندر القاهر عبد سبحان پشاور عفی عنہ  
این جواب صحیح است کہما جار فی جمیع المسائل فضیلت علی الانبیاء و خادم الطاہر غلام احمد



ہذا الجواب بحق المبين عقائد کا وہ مسلمین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی محدث  
 و شرح مشکوٰۃ فارسی گفتہ و اتفاق دارند کہ حضرت سید اولاد آدم و فاضل ترین پیغمبر است  
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعین انھی ہر کردین شکست دکان کرد و اعادنا لثبوت علی مسلمین من ذلک  
 حمادہ محمد جمال بن شاہ عبدالقدوس صاحب قادری مدظلہ

ہذا الجواب صحیح بالکتاب و سنت و اجماع الامۃ و من خالف فهو کافر لادہ قال الشافعی  
 اذا اخذنا من ائمتنا البیین انہ قال فی التفسیر الاحمدیۃ ہذا الدلیل صریح بفضیلۃ صلی اللہ علیہ  
 وسلم علی سائر الانبیاء و قال صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین دلیل اسئل سرور و معتقد  
 حضرت کھاجار فی الکتاب الکثیرۃ کتبہ سید شاہ حسین المعروف بہ سید صفدر حسینی قادری  
 الحبیب صلیب چنانچہ صاحب تفسیر بستی گفتہ و در حدیث دیگر گفت من اول شفیعہ ہستم  
 در روز قیامت و اول کسی کہ شفاعت قبول کند و این حدیث درست است و حکما حدیث  
 بدستی این حدیث متنقذ اند و این دلیل است بفضیلست و بر جملہ خلافت و سرور ہا کلیہ  
 رسول التقلید محمد حسین المعروف عرقی خاکسار

الجواب حق الحبیب بحق و الحق حق ان متبع و الباطل الحق ان یطیع علماء اعلام و فضلاء  
 اعظام بریہ مخفی اور محتجب نہیں ہوا و خوب طرح سے ظہر میں آئیں و امین من الایمان ہو کہ موجود  
 ہونا مثل انجمن بے معنی مشارکت مابینیت اور صفات کمالیہ کے عالم میں شہرت و باطل و جہل  
 عاقل ہو کہ کاشمیر فی رابعۃ النہار کہ دعویٰ کرنا اس دعویٰ موسوم بہ بدعت و ضلال مضل کا  
 مضل ہو اور مطلق ہو اور خطا ہو اور باہر ہو کہ اس دعویٰ کا ذوق خوش عقیدہ ہے اسلام کو بتائیں کہ کیا

کہو کہ ہونا موجود الفیہ بلکہ ممکن لفظ آخر جناب کا بحکم آیت شریف و لیکن سب سے لاء صلح  
 و خاتم النبیین و آیت ان الله لا یغفل عن شیء و ما یبدل فی القول  
 لدیہ و ما انا بظلام للعبید کی محالات سے کہو والا نہ نکر سب لاء تعالیٰ و حق  
 وعدہ حقیقی لازم آوے گی و ہو قلیح خاتیمہ الفیج بل مستغنیہ کافر بلکہ جناب کا مستغنی الفیج و متغنی  
 ہونا ایک عدہ مسلمہ سے کہ اقرب الی الفہم در واقع اس عقیدہ باطلہ کو کہ ثابت ہوتا ہے اور قاطع  
 عرفی مماثلت کو رسالت ماب سے کہ تاہم وہ یہ کہ سورہ قصص میں لاء تعالیٰ فرمایا ہوا کہ انا انبئنا  
 رسولک انک کون فی الحشر یعنی کہ وہ رسول کوندا کہ میں مثل تمھارے بنی آدم میں سے ہوں و فرشتہ اور  
 جن میں ہوں کہ تم میری بات سنیں سمجھتے چنانچہ تفسیر حسینی بن علی معنی لکھے ہوئے میں تو ظاہر  
 اسی آیت مبارکہ سے مثلیت آنحضرت کی بشریت میں ثابت ہوتی ہو اما عند التدبر و التفکر یہ آیت  
 ثبوت مثلیت کو بشریت میں رسول بخدا صلعم سے بن سے قطع جمع کرتی ہو نیز کہ موافق قواعد عقل  
 کے کلام انا انبئنا رسولک من قبلی جس کے جیسے جواب واقیع ہوا ہو اور یوحیٰ الی سبب فیصل کے ہو جس  
 ناطق یعنی جناب سرور انبیا قبل یوحیٰ الی کے سائر نبی آدم میں سے ہوئے تھے جب اس لئے  
 پاک سے نیاز نے یوحیٰ الی فرمایا تو غیر نبی سے جدا ہو گئے لیکن اس سے پہلے جمیع انبیاء میں و قسیم  
 اس سے نیاز نے فیض ترجان سے ارشاد فرمایا الی عبد اللہ مکتوب تمام النبیین ان آدم و محمد  
 فی طعنہ و قال کنت نبیا و آدم فی الروح و کسد و قال نحن الاخر و ان السابقون  
 قوتجانی انبیاء سے بھی ممتاز اور شرف ہو گئے پس کیونکر کوئی تنفس ہوتا و ہم کس شرف  
 کے ہو سکے اور کیونکر مثلیت متنازعہ نہ ثابت ہووے اور دعوائے اس معنی صاف

وفضل کا قابل سماعت اور لائق قبولیت کے عند اہل سنت و جماعت کہ ہو سکے  
 فتا کی بات مدعی اس دعویٰ کا احسن و متفکر کو مشارک ماہیت خلق نور محمدی کا کہو  
 اور حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نوری و حدیث جابر بن عبد اللہ الانصاری  
 انہ قال قلت یا رسول اللہ بانی امت امی یا رسول اللہ ان خبرنی اول ما خلق اللہ تعالیٰ قبل  
 الاشیاء قال جابر اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ کما فی نزہت الدابرہ کو یوں  
 کہو کہ قال رسول اللہ اول ما خلق اللہ نوری و نور منلی و اللہ خلق قبل الاشیاء نور  
 نبیک و مثل نبیک من نورہ فوالبتہ قول اس مقرر مثلیت کا راست آتا اور دعویٰ او میں کہا  
 گنجائش سماعت کا رکھنا مع انہ لیس کہ لک علاوہ ازین مثل آنحضرت کا کوئی ممکن کسی ہے  
 اور کسی طریق سے نہیں ہو سکتا کیونکہ حق تعالیٰ نے حق حضرت میں ارشاد فرمایا ہو و ما  
 ارسلناک الا رحمة للعالمین اور جو عالم میں ہر وہ دو حال سے خالی نہیں ہو گا تو  
 امت مومنین کا امت اجابت تو دو نور تو ان میں مثل آنحضرت کا اگر ہو امتی حضرت کا لایہ  
 اور ضرور ہو گا اور حضرت اس کے حق میں رسول ہوئے بموجب نبیت و ما ارسلناک الا  
 رحمة للعالمین زیر کہ مثل مقدر و غنہ عنہ انھیں عالم سے وجہ میں الوجوہ خارج نہیں ہو سکتا کہ جو  
 سرور عالم اس کے حق میں رحمت نہ ہے زیرا کہ عالم باسوا سے ذات صمد کو کہتی ہیں پس کیونکر  
 مسائل عالم میں بھی خارج ہو سکے چنانچہ نبیاد میں ہر عالم اسم لما یعلم بہ کا خاتمہ و القالب  
 خلقی لما یعلم بہ الصالح و ہو کل ما سواہ من اسجود و الاعراض فانہا لا مکانا و اقفاہ یا اسے  
 موشور واجب لذاتہ نذل کے و حمد و انما ہستعمل ما نعمة من الالباس المختلفة انھیں اور امام



قسطنطین نے قسطنطین میں فرمایا کہ اس صبح ہم نے اس عالم کو مسویٰ اللہ انتہی لہذا قال سیوطی واسیر علیہ  
 الی جمیع الخلق کافۃ من الانس والجن الملائکۃ الصافۃ وقلل البازری وادخل فی دعوتہ الصحیفۃ  
 والحجر والشجر انتہی مانی المقامات اسندیہ وکذا قرر العلماء مام سبکے رحمہ وہو اسل الی کل من فہم  
 وغیرہ جمیع الانبیاء وجميع کلہم من امتہ وشمولہ لہی برسالۃ ونبوتہ ولذلک ہاکی عیسے نے  
 آخر الزمان علی شریعتہ وجميع الشرائع اللتی جاریت بہا الامیاء تسویۃ الیہ واما جواد بہ الی امہم  
 احکامہ فی الارضۃ المتعدۃ علیہ انتہی ما نقلہ سیوطی فی المقامات پس کیونکہ در بیان جناب سول  
 اللہ وراثتہ آنحضرت میں کہ جب کو دعویٰ ثابت کرنا ہو ممانیت تحقیق ہو سکے فقہر جادانہ مقام  
 ندال الاقدام وعل النظم ام اسے اسے اگر قائل و معتقد مثلثیت آن جناب کا لفظ عالم میں ہے کہ جو  
 آیت شریفہ میں وارد ہوا ہے عالم دیگر یعنی جو خداوند کریم نے خلق اور وجود بخشا ہے اس  
 علاوہ لیوے تو گنہائش رکھتا اور اثبات دعویٰ کو کرتا لکن ہذا لا یکن نہریکہ جو عالم  
 سوائے عالم تحقیق کے عند انھیں مقرر ہوگا وہ بیشک داخل اسی عالم میں ضرور ہوگا لغو  
 باللہ من ذلک کہ شریعتہ مستخرج من افواہہم من یقولون الا کذباً لہذا قال المقاری نے  
 شرح الشفا من المعلوم سنیۃ وجود مثلاً بعدہ انتہی وکذا قال انھما جی فی الشفا اور دلیل  
 لانا اس مونسوس اور مبتدع کا ادعای مثلثیت پر اثر یعنی قول حضرت ابن عباس ان اللہ  
 خلق سبع ارضین الخ کو مقدوح اور محدوش ہے بجوابات شری و بوجہات الاعتدول انتہی اگرچہ  
 علماء کفار دین حدیث نے نسبت اثر ہذا کے اسناد صحیح ارقام کیا ہے لیکن اس مثلثیت  
 کو اسناد صحیح سے ترسند ہونا چاہیے اور مفید مطلب خود نہ تصور کرنا چاہیے کیونکہ

م  
 غلط  
 دعویٰ  
 ۱۲



صحت اسناد سے یہ لازم نہیں آتا کہ متن بھی لاوس حدیث کا صحیح اور مقبول ہو جائز ہو کہ متن  
 حدیث معلول بقیع و حرج باعتبار نحو فی شذوذ و غیر ذلک کے ہو اس مہمت سے متن کو ضعیفیت  
 اور ضعیفیت لاحق ہووے اور یہ اثر ایسی قلیل سے ہو کہ اسناد صحیح ہو لیکن شاؤ ہی متاخر  
 قسطلانی نے ارشاد الی شرح صحیح البخاری میں بعد نقل کرنے روایت ابن جریر اور  
 اور بیہقی اور بعد نقل کرنے مہولہ بیہقی اسناد صحیح الیہ شذوذ بمرة لا اعلم لابی الضحیٰ علیہ السلام  
 کے تحریر کیا ہے عبارت کہ ہذا افضیہ لا یلزم من بحیث الاسناد صحیحہ المتن کما ہو معروف عند  
 اہل ہذا الشأن فقد تصحیح الاسناد و کیون فی المتن شذوذ و اعلیٰ تقدح فی صحۃ متن  
 ہذا لا مثبت یا حدیث الضعیف و ہذا فی سیرۃ اعلیٰ پس کیونکہ یہ اثر شاؤ مقبول ہو سکے  
 کیونکہ حدیث شاؤ مرجوح لا کلام ہوتی ہو اور حکم شاؤ کا یہ ہو اگر کوئی راوی ثقہ شاؤ  
 میں واقع ہوا ہو تو لابد وجوب توقف اور ترک احتیاج کو ہو اور جو راوی سند و سلی  
 ثقہ نہیں واقع ہو ہو تو وہ روایت قطعاً اور یقیناً متروک العمل اور مردود و غیر مقبول  
 ہو پس یہ اثر معلول شذوذ و دو نوع ہو بہین معلول یہ نہیں ہو سکتا اور موضع محبت  
 کے قائم نہیں ہو سکتا اور بلا قیل قال اثبات مدعی پر دلیل نہیں ہو سکتا کما جارحی  
 شرح الشرح علی نخبۃ الفکر فالراجح یقال لا محفوظ و مقابلاً و ہو المرجوح یقال لا شاؤ  
 عرف من ہذا التقریر ان الشاذ مارواہ المقبول مخالف لما ہو اولیٰ امنہ و ہذا ہو المعتد  
 فی تعریف الشاذ و بحسب الاصطلاح ہو لغۃ المفرد و یہ عرف الشاذ فی وجہ عامہ میں  
 اہل کجاز و قال تحلیل علیہ حفاظ الحدیث الشاذ مالیس لہ الاسناد لیث شذیج

ثبوتہ اور غیر ہما کان عن تثنیۃ متروک لا تقبل ہما کان عن ثبوتہ الموقوف ولا یحتج انتمھی لمحض  
 وبعد فرض صحت اثر نہاد تسلیم قول ہوسے کہ یہ حکم مرفوع ہے اور بعد انما منس لکاظ و منسبت  
 وضعفیت و شد و دیت اثر نہاد تا ہم قول لکھاس سے تفسیر نہیں تمام ہوئی اور یہ قول  
 اثبات مدعی مدعی کو کافی اور رد فی نہیں ہوتا زیرا کہ یہ اثر غایۃ الامر حکم مرفوع داخل  
 حکم خبر حاد میں ہونا اور کسی عنوان سے متواتر اور شہور میں نہیں تصور ہو سکتا کہ کچھ باب  
 عقائد میں متعدد معتبر ہوتا اور مثلیت تنازع فیہا میں کسی قدر مفید ہوتا اور اگر بالضرر من التقدير  
 یہ اثر موقوف معلول بھی بطلت ہوسے و حکم بھی مرفوع قرار پاوے جب بھی اہل حجت اور اہل  
 عمل کے نہیں ہو سکتا کیونکہ صورت اور اس حالت میں خبر حاد میں داخل ہوگا اور خبر حاد  
 موجب العمل و سوفت میں ہوتی ہوئی اعتقاد کو کہ مخالف اور معارض قرآن اور حدیث متواتر  
 اور شہور اور ظاہر کو ہوسے پس یہ اثر موقوف اہل ہی قبیل سے ہو کہ مخالف قرآن و لکن

سَأَشْرِكُ بِاللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَمَا أَرَادَ بِمَلَكُنَا إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور حدیث

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا نبيا بعدی و عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا نبيا بعدی و عن ابی ہریرۃ قال

النظام عجیون من حسن عینانہ الاموضع بکات اللبنة فکنت اما سجدت موضع اللبنة و حتم فی النبی

و حتم فی السری و فی روایہ فانما اللبنة وانا خاتم النبیین لکذا فی مشکوٰۃ و غیرہ کی ہر سچی

اثر احمد البیوق ہر خبر ازاد سے نہ ہونے میں معمول ہر شامی میں ہو دبا بقبالا اقلات احوال

الروایات قلت شرط العمل بخبر الواحد ان لا یكون مخالفا لفظا ہر قال علیہ السلام لکن لا یحکم

بسند صحیح فاذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوه علی کتاب السنن فما وافق فاقبلوه وما خالف  
 فرددوہ نہ تھی و ہذا فی التوضیح والتلویح واسما می وغیرہ لہذا قال القاری فی مختصر المصنوع  
 فی معرفۃ الموضوع حدیث الاضواء سبع فی کل ارض کنتیم یروی عن ابن عباس قال بن  
 کثیر بعد عزوہ لابن جریر و یو بحول ان صغر نقلہ عن ابن عباس انہ اخذہ من الاسر سبلیات و  
 ذلک و امثالہ ازالمصحیح سندہ الی معصوم فہو مرود علی قائمہ اتھی و کہنا فی المقاصد  
 والبدایہ وغیرہ اور کہنا قائل کا کہ جس شخص نے فصحت احمدیث میں کلام کیا ہو وہ سب وجوہ  
 باطل ہیں اور نامہ خود باطل اور نامہ ہم پر بدو وجہ اول انیکہ یہ کہنا قائل کا بغیر نقل کتاب  
 قول سلف کے کمال نازیبا و پر بیجا ثانی انیکہ علما محققین اور فضلا مدققین نے اس حدیث  
 موقوف کو بہت تحقیق کیا خالی معلولیت سے نہ پایا اور صحت میں نہ اس حدیث عینا صفت ہو  
 اور کہیں اس کی صحت کا نام و نشان دریافت نہ ہوا چنانچہ اس کی تحقیق پر قول ذلکا اسنا  
 صحیح وال اور مخبر اور محول علمائے بزرگ کمال انفحص کیا جہاں قواعد پر جانچا وہیں وضع  
 اور ضعف اور ثناء سے خالی نہ پایا اسی واسطے انھوں نے فرمایا لکنہ شاذ الخ غرض کہ  
 نقادین متین نے مقدوح اور مخدوش ہونا قول ابن عباس کا کما حقہ ثابت کیا ہے لیکن دیکھنے  
 والوں کو آنکھیں اور انصاف چاہیے کہ اگر دنیا سراسر باد گرد و زجاج مقلدان ہرگز نہیں ہرگز  
 سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمہ نے چشم بزدانیش کہ برکنہ باد پعیب نماید ہر شہ در نظر باد  
 قطعہ شور بخان باز و خواہند بمقلدان رزوال نعمت و جاہ پگر نہ بیند روز چشم  
 چشمہ آفتاب چو گناہ پراست خواہی ہزار چشم چنان پگر رہتہ آفتاب سیاہ پساہ



عجب اس فعل کی تعجیحات اور مردانگی پر عین کار از تو آید و مردان چسپین کنند و ع  
 شاباش کہ کار آفتابی کردی و اورنا انصافون اور حق پوشون کا بدسی کام ہی کہ وقت جواب  
 نہ بنیائیکے حکم الفریق یا خد کل حشیش ایسے ایسے چیلے و پیش لاتے ہیں اور دشمن حلیتین  
 اور اسلام گوگواتے ہیں لیکن جدھر جلتے ہیں منہ کی کھاتے ہیں کیا کیا چیلے اوٹھتے ہیں  
 سوین مفر پاتے اور پھر بھی ہوش میں نہیں آتے سچ ہی جمبوٹھ کے گنتے پاؤں غ خوی رہا  
 بہانہ بسیار اور طرف تریہ ماجرا ہی کہ مدعی ہدائے تسک قتل ابن عباس سے تمام اپنے مذ  
 کو باطل کیا اور اساتہ اپنے یعنی مولوی اسماعیل اور مولوی اسحاق صاحب کو کلیہ جڑ سے اکھاڑ  
 پھینکا کیونکہ علما اس قائل کا یہ قاعدہ مقررہ ہی اور مسلمہ کہ ہونا حدیث کا غیر کتب صحاح  
 مانند بہیقی اور کتاب ابن جریر وغیرہ موجب ہے اعتبار ہی اور بے اعتمادی روایت کا ہی  
 اور ہونا حدیث کا غیر مرفوع باعث ترک احتجاج کا باب اعمال اور عبادات میں ہی جہ جاکہ عباد  
 میں چنانچہ مولوی اسحاق صاحب کا المسائل میں تحریر کرتے ہیں بعض مرد بجز اس دلیل  
 می آرند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ربیعہ زیارت قبور شہداء اصدرفتنہ اند جو انیس  
 ایک اول این حدیث از صحاح نیست کہ محل سخن نباشد بلکہ ازان کتب است کہ در ان کتب حد  
 ہر قسم صحیح و حسن ضعیف بلکہ موضوع ہم یافتہ میشود کما نقل السیوطی عن ابی جریر الی ان قال  
 در کتاب ابن جریر احادیث ہر قسم موجود اند منذ نزد محمد بن ابن حدیث متصل الانساب ہم  
 پس نزد ایشان صحیح نباشد و قتیکہ تعیین بہ صحت ایشان نشد و مقام تہلال بہ جواز تنہی و عدم  
 آن و درنشان تہی و در کما اس قائل کا کہ آیت کریمہ وَلَکِن یُؤَسِّرُونَ اَیُّہَا النَّبِیُّ مِثْلَ



یعنی حکم ختم نبوت ساتھ اس عالم موجود طبقہ اول کے مفقود مخصوص ہو باطل اور مکتوب ہو اور  
آیت شریف مخصوص حکم نبوت اس عالم موجود طبقہ بالا کو جو جبر من الوجہ نہیں ہو سکتی بدو وجہ  
جدید کی آنکھ اس شخص سے مدعی مندرجہ کو نص قاطع یعنی آیت کریمہ رحیمہ فصلاً ارسلناک  
الارضینہ للعالیین مانع ہو اور شخص کو کلیتہً رفع دفع کرتے ہیں یہاں کہ عالم میں جمیع  
مخلوقات مع سائر طبقات ارض داخل ہو تو بحکم آیت و اما ارسلناک الارضینہ للعالیین نبوت  
انتخاب اور خاتمیت رسالت تاب مختص طبقہ اول کیونکہ ہو سکے فقہ جہاد افانہ علیہ السلام  
خاتمیت نبوت آنحضرت اگر مختص طبقہ اول ہو و سے اور دیگر طبقات زمین سے متعلق نہ ہو و  
تو لاریب احکام الطباقی ارضین باقیہ کے طبقہ اول سے جاتے رہیں اور منقطع ہو جائیں یعنی  
حکم سبع و ثمر سے زمین حکم مسجی و حکم کابو و غیر ذلک طبقہ اول کے ساتھ منحصر ہو و سبب طبقات  
اور ثالث اور رابع وغیرہ سے رفع اور اوٹھ جائیں یہاں اختلاف الاحادیث و اقوال اس پر چنانچہ امام  
نووی نے شرح مسلم میں تحت حدیث من اخذ شبراً من الارض بغیر حقہ طوقہ اللہ فی سبع ارضین  
یوم القیمۃ کے تحریر کیا ہے و قال العلماء ہذا تصریح بان الارضین سبع طبقات و ہر موافق لقول  
اللہ تعالیٰ سبع سموات و من الارض مثلاً من و اما تاویل المماثل علی الہیئۃ و اشکل فخلاص الظاہر  
و کذا قول من قال المراد بالحدیث سبع ارضین سبع اقالیم لان الارضین سبع طباق و ہذا تاویل  
باطل بلکہ العلماء بانہ لو کان کذا لکلم لبطوق الظالم الشبر من ہذا الاقلیم شیئاً من اقلیم آخر بخلاف  
طباقی الارض فانہا تابعۃ لہذا الشبر فی الماکت من ملک شیئاً من ہذا الارض ملک و ما تحتہ من  
الطباقی لستہ و فی جمیع البحار طوقہ اللہ من سبع ارضین ہو تصریح بان الارضین سبع ہاں

علمیه ومن الارض مثلهن و تاویل الماتله فی المیتة خلاف الظاهر و کذا سبعا قالیم والام لیطبق  
 الظالم بشیر من هذا الا قالیم شیا من قلم آخر بخلاف طباق الارض فانها تابتة لهذا الشیر في الملك  
 بعضه حدیث کلفه الشدان بحضرتی یبلغ آخر سبع الفین ان یسأل ان هر و جواب صواب  
 سے واضح والایح ہوا کہ حکم ختم موت آنجناب خاص طبقہ پہلے کے ساتھ نہیں بلکہ سائر طباق زمین کو  
 قائم الاشکال بتمامہ من ادعی فعلیہ بیانہ و علیہ واردہ و بطلانہ اور کہنا مدعی کا کہ خبر حاد سے  
 تخصیص آیت جائز ہے کیا ہوا المقر فی الاصول قول یہ مدعی مدعی سرسخت و صریح ہوا و خبر  
 آحاد سے تخصیص آیت ناجائز اور ممنوع ہے اگر حصہ تخصیص عموم آیت بجز آحاد عند بعض العلماء جائز  
 ہے وہ عمل دیگر ہوا یہ موضع اور ہے یعنی تخصیص عموم آیت بجز آحاد و جس پر ہے کہ جہان آیت و  
 حدیث آحاد باہم معارض ہوں اور صورت متنازع فیہا میں آیت اور خبر آحاد میں تعارض ہے  
 فافر قابلا اصول میں خلاف ما نقل خصم موجود ہے کیونکہ ظہر من الشمس و امین من اللامس ہے کہ خبر آحاد  
 مفید للطن ہے اور آیت مفید للیقین ہے اور بدیہ ہے کہ یقین ظہر من الشمس کو کیونکر ارضا نہ کیا جاوے ہو اسے  
 کہ ظنی بمفہم قطع و یقین نہیں ہو جاتا ہے و قلیک ظنی کو قیام ہے عند القطع نہ ہو سکا تو اس سے تخصیص  
 کرنا آیت کو تو کیا ٹھکانا کہا قال سعد التضا زانی فی شرح عقائد الشفیع یعنی ان سخن الواحد علی تقدیر  
 استمارہ علی جمیع الشرایہ المذكورہ فی اصول الفقہ لا یفید الا الظن لا عبرۃ بطن فی باب عقائد  
 خصوصاً اذا اشتمل علی اختلاف روایہ و کان القول بموجبہ مما یقضی الی مخالفتہ ظاہر الكتاب  
 فلا یعمل بخبر الواحد فی معارضتہ ضرورۃ ان الظنی یعمل بالقطع فلا ینسخ الكتاب ولا یراد علیہ النص  
 لانه بمنزلہ النسخ ہذا فی التوضیح و السلوح علاوہ ازین مجہد مدعی کا کہ تم سے تخصیص آیت

نبوت سرور عالم کی طبقہ اول کمال سفاہت اور از حد نادانی ہو گی و لکن کتبیکم سے صرف یہ  
 من و متحقق ہوتی ہر نہ تشبیہہ جمیع امور خاتمیت اور صفوئیت حبیبیت اور نسخ اور ان بیابا  
 سابقہ و ارسال صلعم الی کافۃ الناس علی ذلک کاف تشبیہہ کا یہی مقدار ہو کہ تشبیہہ من و جبر ہو  
 والا نہ مشبہہ اور مشبہ بہ میں ثبوت لازم آوے و ہو غیر مطلوب تشبیہہ اور کاف کتبیکم شعر تشبیہہ  
 ہر نہ مخصوص آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا علیہ تحقیق التحقیق من و جبر  
 حاصل کلام و محصول المرام کا یہ ہو کہ چنانچہ تم النبیین مثل انحضرت کے جمیع صفات میں بلکہ  
 ایک بھی انحراف ممکن ہو اور نہیں ہو سکتا اور قول بن عباسؓ بچند وجوہ مژدہ اور مخدوش ہو  
 قابل حجت اور تمسک کے نہیں ہو اور ثبوت متنازعہ فیہا ثابت و متحقق ہو جاوے تو من و جبر ثابت  
 رہوے کیونکہ ہم اپنے متین اس حالت میں کون سے نبی کی امت قرار دیں اور کس نبی کے  
 واسطے نزول قرآن اور معراج ثابت کریں لہذا قال علامۃ محمد بن الدین الشہ بابن عبدین

رد المحتار حاشیہ و المختار تنبیہ قدینا عن الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ ان صلعم

یخلفہ فیہ الامام بعدہ ای بنا علی انہ صلعم کان یحققہ للامۃ و عند الرسالۃ و لا رسول بعدہ

ای لا یوصف بعد احد لہذا الوصف انحر او اگر یہ مدعی موسوس اور مبتدع بعد ایسے بلوغ مبہر

کی بھی تحکم اور ہٹ دھرمی اختیار کرے اور کج روی اور روگردانی صراط مستقیم سے کرے تو

اسکا اللہ حافظ ہو العیاذ باللہ قال اللہ تعالیٰ من عشیاق الرسول من بعد ما تمیزت

وینتہ غیر بنی المؤمنین نولہ یا نولہ و نصبا حینم و سکت مصیر فقط اجابہ و کتبہ فقیر



صحیح الجواب بل ارتقاء ہے

هو الشيخ الواحد

محمد کرم الله

جواب مجیب فی حدیث الشطوط محمد صلی الله علیه و آله وسلم که درینو الا<sup>۱۳</sup> منش بهت هنرات  
خودش ساخته است جزای این حمایت کرامت فرماید راست و بجاست حتی که وجه و نام هم  
که به تنزیل حضرت قاضی عمو مکرّمیه و خاتم النبیین میشود و علاوه اطلاق و حقیقت  
خاتمیت چنانکه اهل هر آسمان عالی از اهل آسمان اسافل افضل از اهل این زمین از زمینان  
افضل خواهند بود عوام از عوام و انبیا از انبیا و خاتم از خاتمان و سایر دلائل افضلیت  
حضرت سرور کائنات همه بر اطلاق و شمول عام محمول اند چون این الله صطفی آدم و نوح  
و آل ابراهیم و آل عمران علی العالمین که بعد تخصیص اجماع غیر انبیا را آدم و نوح و انبیا  
آل ابراهیم و آل عمران بر جمله عالمها علوی و سفلی برگزیده شدند و چون باجماع است حضرت  
خاتم الرسل از همه اینان افضل اند و افضل از افضل حضرت ایشان از جمله عالمها  
علوی و سفلی افضل شدند و چون ما ارسلناک الا رحمة للعالمین امام رازی فرموده که چون  
رحمت برای عالمین است لازم آمد که برگزیرایان باشد و چون حدیث ترمذی و دارمی  
که انا اکرم الاولین الاخرین علی الله و لا فخر و چون قول ابن عباس رضی الله عنه ان  
نفضل محمد صلی الله علیه و آله وسلم علی الانبیا و علی اهل السمار و اهله ارمی الی  
غیر ذلک من المومات الشاملة و البراهین الباهرة قد حدره ابو جهم المقیم بحیدر آباد المذ  
بمحمد زمان غفی عنه <sup>۴۳</sup> محمد زمان <sup>۴۴</sup> مطبع محمد <sup>۴۵</sup> مسیح الزمان <sup>۴۶</sup> برادر مولوی محمد زمان  
و دیگر اجمع علیه العلماء و هو الحق بالاتباع و من خالفهم فقد خالف الشریعة



التي هي واجب الاتباع خادوم العلماء وفقير

عبد العلي

## الجواب بتوفيق التواب

جاءنا چاہیے کہ تمام کلام مجید میں کہیں نہ کو زمین کہ زمین بھی سات ہیں ہجر آیت

سورہ طلاق میں اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن

یتنزل الامر بدیتہن لنعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر و ان اللہ قد احاط

بکل شیء علما ۵ اور اس آیت کی تفسیر میں بھی مفسرین کے بہت اقوال ہیں بعض

قائل ہیں کہ زمین ایک ہی اور مائت فقط شکل کریت میں ہی جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے ومن الارض

مثلہن فی کونہا سبعة اقوالیم علی سبع سموات وسبع کواکب فیما وہی سیارۃ فان لكل واحد

من الکواکب خواص تفسیر آیات استلک النواص فی کل اقلیم من اقلیم الارض فیصیر سبعة بهذا

الاعتبار ہو تفسیر مدارک میں ہے وقیل الارض واحد لان الاقلیم سبعة یتنزل الامر من

امی ہجری امر اللہ وحکمتہ منہن ملکہ عقد فیہن اور فتح الباری میں ہے وحکی ابن التین عن بعضہم

ان الارض واحد اور روح البیان میں ہے وحکی الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس انہا سبع

ارضین متفرقة بالبحار یعنی الحایل بین کل ارض وارض بحار لا یکون قطعہا ولا الوصول الی الارض

الاخری ولا تصل الدعوة الیہم تظل الجمع السعادت اور یہ روایت ابن عباس صاف معارض ہے

اوس روایت کی جو مستند اور استدلال ہے اور بعض اسکے قائل ہیں کہ زمین کے اگرچہ سات طبقے

میں لیکن سب متصل اور متجاور ہیں چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے وقال الکلبی خلق سبع سموات بعضها

فوق بعض مثل القبة ومن الارض مثلہن فی کونہا طبقات ملاصقات کما ہو المشہور ان الارض

عبد العلی  
القرآن  
آیتوں  
علی ان  
الارضین  
سبع  
اور کائنات

ثلاث طبقات ارضیہ محض طبقہ طینیہ وہی غیر مختلفہ و طبقہ منکشفہ بعضہا فی الارض  
وہی المعمور و رفع الباری میں ہی قلت لحد القول بالاجزاء و جعل حاشیہ جلالین میں ہی  
قال الفضاک انما سبع ارضیں لکنہا مطبقہ بعضہا علی بعض من غیر متوفق بخلاف  
السموات و قالہ القمر طبعہ اور یہ دونوں قول موافق ہیں قوا عدمیۃ کے اور سیکو  
اختیار کیا ہے متکلمین نے اور شاہد محمد بن قولین کے کلام اللہ جابجا اس واسطے کہ فرمایا  
مقامات پر خلق السموات والارض کیونکہ لایا سموات کو بصیغۃ جمع اور ارض کو بصیغۃ واحد  
اور فرمایا تدریجاً فی السموات والارض و بعض اسکے قائل ہیں کہ اگر آسمان تھمائی نسبت آسمان  
فوقانی کے ارض ہی اور وہ اسکے نسبت سما تو آسمان علی فقط آسمان ہو گا اور یہ زمین  
ہم میں فقط ارض اور باقی آسمان اور زمین دونوں کے باعتبارین مختلفین جیسا کہ حمل شمس  
جلالین میں ہی وقال بعض العلماء السمار فی اللغة عبارة عما علاک فالاولی بالنسبة  
السماء الثانیۃ ارض و کلت السماء الثانیۃ بالنسبۃ الی الثالثۃ ارض و کلت البقیۃ بالنسبۃ الی تحتہ سما و بالنسبۃ  
الی ثلثۃ ارض و فی کلمات السموات السبع ہذہ الارض الیحد سبع سما و سبع ارضیں انجمنی بالجماع تحریرات سے مستفاد ہوا  
کہ اول نوہو ضرور نہیں کہ ان اقوال معتبرہ سے جن میں حضرت ابن عباس بھی شریک ہیں عدول  
کریں اور روایت مستندہا ہی مستدل کو اختیار کریں اور اگر ان سب اقوال کو ترک کے  
دو ہی روایت ابن عباس پر جسکو زید نے ذکر کیا ہے جو میں تو بھی اس روایت سے  
مقصود زید ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ثبوت مقصود زید موقوف ہی تین امر پر ایک یہ کہ روایت  
مستدل بہا صحیح ہو و دوسرے یہ کہ اس روایت سے مضمون مستدل مستفاد ہو تیسرے یہ کہ

تخصیصاً یہ عام کی قول صحابی سے جائز ہو حالانکہ مینون امر باطل اور مخدوش ہیں  
لیکن امر اول پسند و جوہ مصریح و جداول یہ ہر کہ استدلال جو کہتا ہے کہ اخراج کیا اس حدیث  
کو ابن جریر نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور حاکم نے مستدرک میں اور صحیح کہا اور ابن  
حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اور جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں اور تفسیر  
منظہری اور روح البیان اور کمالین حاشیہ جلالین میں بھی مذکور ہے فقط تو جواب یہ ہے کہ اگرچہ  
روایت کیا ابن جریر نے یہ حدیث کو اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور حاکم نے مستدرک  
میں اور صحیح کہا لیکن صحیح کہا اس کو حاکم نے بلحاظ صحت اسناد کے اور اسباب ضعف حدیث  
فقط ضعف اسناد میں منحصر نہیں تاکہ صحت اسناد سے صحت حدیث ہو جاوے  
بلکہ اسباب ضعف حدیث کے بہت ہیں جیسے ضعف رواۃ القطع جہالت شد و ذ  
اضطراب علم غامض غرابت چنانچہ رسالہ اصول حدیث میں ہے الضعیف ہو مالم  
یجتمع فیہ شروط الصحیح و احسن مقادیر درجۃ فی الضعیف بحسب بعدہ من شروط الصحة  
و احسن آن ور رسالہ شیخ عبدالحق دہلوی میں ہے و ما فقد فیہ شرائط المعیترۃ فی الصحیح کما او  
فہو الضعیف قوصراً و استدلال کی صحیح کہنے سے اگر صحت اسناد ہے تو اس کی صحت سے صحت حدیث  
لازم نہیں آتی کہا ہو مدعی الاستدلال اور اگر مراد صحت حدیث من جمیع الوجوہ ہے تو باطل اور مخدوش  
کلام حاکم اور دیگر محدثین ہے کہ چونکہ خود حاکم نے مستدرک میں لکھا ہے صحیح الاسناد اور نہیں  
کہا صحیح جیسا کہ آگے آویگا معہذا تصحیح حاکم نزدیک اہل حدیث کے پایہ اعتبار میں نہیں ہے  
کہا نے البستان بخاتم المحدثین و لہذا ذہبی گفتہ ہے کہ حلال ہے کہ کسی را کہ تصحیح حاکم غرضہ



تا رقیقہ تحقیقات و تعقیبات مرانہ بیند و نیز گفته است احادیث بسیارست مستدرک کہ بر  
 شرط صحت نیست بلکہ بعض از احادیث موضوعہ نیز هست کہ تمام مستدرک با آنها معیوب  
 اور ذہبی نے دوسرے مقامات میں کہا ہے و بقدر ربع از کتاب حاکم و اہیات و مناکیہ بلکہ بعض  
 موضوعات نیز بہت چنانچہ من در اختصار آن کتاب کہ مشہور تلخیص فیہی است خبردار کردہ ام  
 انتہی بلکہ ابوسعید الدینی نے اگرچہ مبالغہ کیا ہے لیکن یہ کہا ہے کہ تمام کتاب حاکم میں کوئی حدیث  
 بخلاف بخاری مسلم کی شرط پر نہیں ہے ہی بہیقی صاحب الایمان تو انھوں نے بعد اس حدیث  
 کے خود کہا ہے لکن شاذ بالمرۃ اور کہا صاحب روح البیان نے اسکے بعد ای لاند الایلمزم من  
 الاسناد صحۃ المتن فقد یكون فیہ صحۃ اسنادہ یا منع صحۃ فہو ضعیف اور کہا علامہ قسطلانی  
 بعد نقل اس حدیث کے قال البیہقی اسنادہ صحیح الا انہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الفتح علیہ السلام  
 فلسیہ لاند الایلمزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن کہا ہو معروف عند اہل ہذا النشان فقہ صحیح  
 الاسناد و یكون فی المتن شذوذ و ذلک لضعف فی صحۃ و مثل ہذا لا یتثبت بالحديث الضعیف  
 قال فی البدایہ و نہ جمہول ان صح نقلہ علی ان ابن عباس اخذہ من الاسرئیلیات انتہی بلکہ  
 ضعف اس روایت کا اس وجہ کہ یونہیچا ذکر کیا اوسکو ملا علی قاری اور سخاوی نے موضوعات  
 میں کہا ملا علی قاری نے رسالہ موضوعات میں حدیث الارضون سبع و فی کل ارض منی کنبیکم  
 یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ابن کثیر بعد غزوہ لابن جریرو ہو محمول ان صح نقلہ  
 عن ابن عباس انہ اخذہ من الاسرئیلیات ذلک امثالہ اذ الم یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی  
 قاری اور کہا سخاوی نے مقاصد حسنہ میں حدیث الارضون سبع فی کل ارض من الخلق مثل ما



ہذا حتی آدم کا ذکر و ابراہیم کا ذکر ایک کلمہ و محمول ان صح لفظہ عن ابن عباس علیہ السلام اخذہ  
 من الاسرائیلیات اسی اقوال سے اسرائیل نما ذکر فی التورۃ او اخذہ من علیہ السلام منہم  
 کافی شرح النجۃ و ذلک امثالہ اذا لم یخبر بہ و یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی قائلہ امر ایسا  
 کہ صاحب روح البیان اور شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے باقی سے ابن جریر  
 تو انھوں نے اول تو اس حدیث کو جس لفظ سے زید استدلال کر کیا ہے روایت نہیں کیا  
 چنانچہ تفسیر میں ان کے مذکور ہے حدیث عمرو بن علی محمد بن المثنی قال احذنا محمد بن جعفر حدیثا شعیبہ  
 عن عمرو بن مرة عن ابی الصخی عن ابن عباس فی ہذہ الآیۃ قال فی کل ارض مثل ابراہیم و موسی علیہ  
 السلام من الخلق انتھے اور اس لفظ میں عبارت نبی کنبیکم مفقود ہے اور نحو ما علی الارض من الخلق  
 مدعی استدلال پر دال نہیں کیونکہ مشابہت کل میں ساتھ کل کے مشابہت ہرگز ہو سکتی  
 اسطے ہرگز ہو سکتی ضرور نہیں کہا لیکن علی العاقل و دوسرے یہ کہ ابن جریر نے اس حدیث کو صحیح کہا  
 کہ سکوت کیا رہ گئے ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور قاضی شہداء افندی بھی  
 اولت تفسیر منظر ہی اور صاحب روح البیان اور کمال الدین قزوینی لایہ لوگ صاحب اسناد ہیں  
 لہ ناقل ہیں انھیں ابن جریر اور بیہقی اور حاکم سے اور حال ان کا معلوم ہوا دوسرے  
 کہ ان صاحبوں نے اس حدیث کی تضعیف نقل کی لیکن ابن حجر عسقلانی نے اس کو صحیح کہا  
 فتح الباری میں بعد نقل اس حدیث کے قال البیہقی اسنادہ صحیح لکن شاذیرہ او  
 زوت ہوئے اسکے شذوذ کے اور لیکن جلال الدین سیوطی تو انھوں نے لکھا ہے تفسیر  
 التورۃ میں اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم و الحاکم و صحیح البیہقی فی شعب الایمان و فی

۱  
 حدیث شعیبہ  
 حدیث ابن جریر  
 حدیث ابن جریر  
 حدیث ابن جریر  
 حدیث ابن جریر

الاسماء والصفات من طريق ابي الضحی عن ابن عباس فی قوله ومن الارض مثلهن قال سبع

ارضین فی کل ارض نبی کنیکم و آدم کا دم و نوح کنوح و ابراہیم کا براہیم و عیسیٰ کی عیسیٰ

البیہقی سنادہ صحیح و لکنہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا تھی اور آگے خود تضعیف

حدیث کی عبارت در مشور اور کلام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی فائزہ نظر اور لیکر قاضی ثناء

پانی تھی اور صاحب روح البیان تو اوکھنوں نے لکھا ہے و قال فیہ انسان العیون قد جار

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قوله ومن الارض مثلهن قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کنیکم

و آدم کا دم و نوح کنوح حکم و ابراہیم کا براہیم و عیسیٰ کی عیسیٰ رواہ اسحاق بن اسحاق و قال صحیح

و قال البیہقی سنادہ صحیح لکنہ شاذ بالمرۃ ای لانه لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن فقد یكون فیہ

مع صحۃ اسنادہ مایمن صحۃ فہو ضعیف اور لیکر صاحب کمالین تو وہ لکھتے ہیں یدل علیہ ما

آخرہ بن جریر و اسحاق بن اسحاق و البیہقی من طریق ابي الضحی عن ابن عباس فی قوله ومن الارض

مثلهن قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کنیکم و آدم کا دم و نوح کنوح و ابراہیم کا براہیم و عیسیٰ

کیسے قال البیہقی سنادہ صحیح و لکنہ شاذ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا قال ابن کثیر بعد غزوہ لا

جریر و ہو محمول ان صح نقلہ عن ابن عباس انہ اخذہ من الاسرائیلیات و ذلک و امثالہ اذا لم

یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی من قالہ تھی تو اب دیکھنا چاہیے کہ حضرت مستدل نے

واسطے دھوکا دینے عوام کے فقط نام کتابوں کے طوفان بے تمیزی میں پورے کر دیے

اور عبارتیں ان کتابوں کی نہ کہ حقیقت کھل جاتی حاصل کلام ماسبق سے و ضحی و محقق

ہوا کہ سلف و خلف تمام علماء اس حدیث کی تضعیف کرتے آئے ہیں اور کوئی اسکی صحت کا قائل

ہیں ہوا اور تضعیف و تکی اس سبب ہو کہ یہ حدیث شاذ ہے اور حدیث صحیح اور حسن میں چاہے  
 ارتقاء و ترقی سے سیر اور ترقی ہو شاید زید سند لے صحیح اور حسن حدیث کے تعریف تک بھی  
 نہیں پہنچانی جب تو بموجب دروغ گویم بروی تو قایل ہوا اس بات کا کہ جس شخص نے صحت  
 اس حدیث میں کلام کیا ہو وہ سب جو وہ باطل اور ناتمام ہیں صحیح کی تعریف یہ ہو کہ او میں بشرائط  
 حسن کے بدرجہ کمال مع شئی زائد پائی جاتی ہوں اور حسن کی تعریف یہ ہو جیسا کہ کہا ترمذی نے  
 احسن بالیس نے اسناد میں تہم و لیس شاذ و روی من غیر وجہ اور ظاہر ہو کہ یہ حدیث شاذ ہے اور  
 فقط طریق ابی الغضائے سے مروی ہے تو حسن نہ ہوئی اور جب حسن نہیں ہوئی تو صحیح بدرجہ اولیٰ نہ ہوگی  
 ابی حنیفہ ہو جاوے گی جیسا کہ کہا غسانی نے اننا فلون سبع طبقات ثلاث مقبولہ وثلاث منکرہ

والسابع مختلف فیہا و بین من التروکین غلب علیہ الوهم والغلط ومن السابعة قوم معہولون  
 الفرد و آیات لم یتابعوا علیہا فقبلہم قوم و وقفہم اخرون بہر حال ضعیف ہونا اس حدیث  
 پہ اجلت مذوذ اطہر میں شمس ہو تو صریح وجہ دوم یہ ہو کہ اگرچہ رجال اسناد ابن جریر  
 کی چند ان تھی نہیں ہیں اس واسطے کہ عمرو بن مرة بعض علماء کلام کیا ہے لیکن چونکہ وہ  
 مستدل پر ال نہیں کا سبق اس واسطے زیادہ تطویل و تہمین نہیں کی جاتی باقی رہے رجال اسناد  
 حاکم اور بیہقی تو ان دونوں کی اسناد میں عطاء بن السائب راوی سے موجود ہے جسکو ابن حجر  
 نے تقریب میں لکھا صدوق اختلط اور مقدمہ فتح الباری میں کہا الا انہ اختلط فضعفہ  
 ذلک اور وہی نے کاشف میں کہا علی التین و سائر حفظہ بالآخرہ اور فتح القدیر میں ہے کہ ابی بن  
 معین نے لایصحیح بحدیث یعنی حدیث اسکی قابل احتجاج نہیں اور کہا باروی البخاری عنہ



الامتنان فی مقام و احصاء اپنی بشارت و لم یخرج منه مسلم اور کہا حکم نے باب الکسوف میں مذکور  
سے لے کر عطاء بسبب عطاء بن السائب یعنی نہیں اخراج کیا اور سکا بخاری مسلم نے جو عطا  
بن السائب کے اور تشریح سے ثابت ہوا کہ قول حاکم اور بیہقی کا اسناد صحیح بھی یا غیباً  
اور لائق استناد نہیں اور اگر کسی محدث کے قول سے تعدیل عطاء کی ثابت ہو تو  
مقبول نہ ہوگی اس واسطے کہ شرح ثابت ہو جائے ایک شخص کے قول سے اور یہ مقدم  
تعدیل پر چنانچہ منظر الاصول ابن حایب میں تحریر ہے الاكثر على ان البحر والتدليل  
بالواحد والبحر مقدم على التعديل لتصریح وجہ سوم یہ کہ ابن عباس سے مخالف اس روایت کی  
دوسری روایتیں صحیح ہوئیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اور طبقات زمین پر آدمی نہیں ہیں  
جیسا کہ ظاہر ابی اسود اور صاحب کشاف اور صاحب جمل محشہ جلالین نے نقل کی ہے عن ابن  
عباس رضی اللہ عنہما ان نافع بن الارزق سألہ عن رجل قال قال نافع فما الخلق قال  
انما لانك انما نحن في الارض على هذا تختص دعوة الاسلام باهل الارض والعليا دون عداهم او حنا  
رح البیان نے انصاری و علی بن اسی و علی بن اسحاق و فی کل ارض و مکان من خلق الله  
تختص دعوة الاسلام باهل الارض والعليا دون من عداهم ان کل انہم من تفضل من خلق الله  
بہد دعوت اسلام مختص ہوئی اس میں علی بن العول سے تو او ز مینوں پر انبیاء کا وجود نہ ہوا کہ حاکم  
جناب سالت آپ علی بن ابیہ آلہ وسلم کا اور بھی گزری روایت مکی عن ابن عباس لا تصلا  
الدعوة اليہم قال في الاقادات النادرة فاذا لم تصل الدعوة اليہم لم تكن ثم انبياء و فضلا  
عن مثل انبياء صلوا و علیہ آلہ وسلم اور فرمایا شیخ عبد الکریم جیلانی نے انسان کا مل پر



میں نے یہ سب کچھ سنا ہے کہ اگر مراد حاکمیت رتبہ ہوتی تو کبھی یہ نہ کہتے و  
 ابراہیم کا براہیم و عیسیٰ کا عیسیٰ و آدم کا آدم تبارک یوں کہتے و درجہ منزلہ منزلہ ابراہیم  
 و درجہ منزلہ منزلہ عیسیٰ شہد آخرہ ~~میں نے~~ وجہ ثانی یہ کہ مراد اس روایت سے نابینا  
 ہیں تو مہجناست جو اپنی اپنی منیب کی طرف سے دعوت کرتے ہیں کہا علامہ قسطلانی نے و عالی تقدیر  
 ہو تو یہ محال ان کو ان معنی میں نہیں یقیناً یہی بہندہ الاسما و ہم مثل النذر الذین یبلغون بحسن انبیاء  
 اللہ و یہی کل منہم باسم البیاتی الذی یبلغ عنہ اور کہا جلال الدین سیوطی نے و یکن ان یا قول علی ان اللہ  
 سم النذر الذین کانوا یبلغون بحسن انبیاء البشر و لا یجدان سببی کل منہم باسم البیاتی الذی یبلغ عنہ  
 اور کہا صاحب المسیح البیان فی کتبہ کان لنبینا علیہ السلام رسول من بحسن اسمہ کاسمہ لعل المراد اللہ  
 قصیر کج وجہ سوم یہ کہ مراد اس حدیث سے عالم مثال ہے جس کے صوفیہ قائل ہیں اور ایک عالم متوسط  
 ہے درمیان میں عالم غیب اور عالم شہادت کے اور حقیقی اشیاء عالم شہادت میں ہیں مسبب علی  
 مثالیہ وہاں موجود ہیں حبیباً کہ فرمایا شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ میں و خلق اللہ من جملة ہما عالم علی  
 صورنا اذا البصر العارف یشاہد نفسه فیہا و قد اشار الی مثل کلک عبدہ السدید علی بنی بعد فیما روای عنہ  
 فی حدیث ہذہ الکعبۃ و انہامیت و احد میں اربعہ عشر مینا و ان فی کل ص من السبع الارضین خلقا  
 حتی ان فیہم ابن عباس مثلی و صدقت ہذہ الروایۃ عندہم الکشف اتھی اور دلالت کرتا ہے ابن  
 وہ جو نقل کیا امام غزالی رحمہ نے احیاء علوم الدین میں قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ غر جمل  
 اللہ الذی خلق سبع سموات و من الارض مثلہن تینہن الارضین ہن نو و کرتا تفسیر و ترجمہ ہونی و فی  
 لفظ آخر علامہ انہ کافر اور کہا جلال الدین سیوطی نے تفسیر درختور میں و اخرج عبد بن حمید و



ابن القریس ابن جریر میں طریق مجاہد بن ابی عباس فی قولہ ومن الارض منہم قال کو حدیثکم  
تفسیر بالکفر تم و کفر کم جبکہ یکم نہا اور خطاب لفظ تم سے منہم صیغہ اور تا بعین کی ہو تو  
معلوم ہوا کہ یہ جو تفسیر کی ہو مخالف سائر صیغہ اور تا بعین کی ہو اور سب اسکا ارتکاب کرنے میں  
تخصیص وجہ چارم یہ ہو کہ جائز ہو کہ در طبقات زمین میں بھی سلم شہر سے انبیاء ہوں کہ جبکہ نام نہیں  
انبیاء کے مشارک ہو اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہمارے وہاں پیغمبر  
ہوں لیکن ہمارے حضرت رتبہ اور منزلت اون سے زیادہ رکھتے ہوں اور دلیل قطعی سرفہ رتبت  
ہو جسکے لایا سیوطی در ثنویں و خرج عثمان ابن سعید الدارمی فی الرد علی الکھنہ عن ابن عباس رضی اللہ  
عنہما قال سید السموات اسماء التي فيها العرش وسيد الارضين النبي محمد عليهما انتم اريدوا رتبت  
فما طبع هو استدلال پر اور درست ہو جاتی ہیں اس تفسیر پر عموماً ت واروہ جیسے انا اکرم الانبیاء ولا فخر  
وخصالت علی الانبیاء تو واجب ہو جائے پس اگر وہی اس حدیث کی خود عبداللہ بن عباس ہیں تو معلوم ہوا  
کہ اہل بیت سے مراد حدیث سابق میں مشارکت انہی ہو کہ امرتہ مساواة فی المرتبة اور اس تفسیر پر ختم ہوت  
بھی نہ تاکہ نفرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخص ہو سکتا ہو اس واسطے کہ نبی کنیکم سے مراد معیت  
ارافی نہیں ہو تو جائز ہو کہ وہ جو نبی حضرت کے ہم نام ہوں پیشہ ہوں زمانہ جناب کے انساب  
ہو آپ سب انبیاء کے خاتم ہوں اور لیکن وجہ خامس تو تصریح اسکی ہے جو کہ استدلال ہو کہ تاہی کو ذکر  
کیا اس حدیث کو ابن جریر و ترمذی اور حاکم اور ابن حجر و جلال الدین سیوطی اور صاحب تفسیر  
منظہری اور روح البیان اور کمالین نے تو جانا چاہیے کہ ان سب اصحابوں نے اس حدیث کو اس  
اثبات سے اربعین کے ذکر کیا ہو جیسا کہ معانی عبارات سابقہ سے بخوبی واضح ہو گا اور

اور کسی محدث و مفسر نے اسکو واسطے اثبات نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان نہیں  
کیا تو اگر اثبات نظیر انکی دانست میں اس سے ہو سکتا البتہ کوئی ان علما بمتحرین سے اسکو  
ساتھ استدلال کرتا لیکن اثرات تو مستدل جو بیان کرتا ہے کہ یہ حدیث اگرچہ موقوف  
ہو لیکن حکما مرفوع ہو اور عموم آیہ کریمہ وَلَیْکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کے

مخصص ہو یعنی حکم ختم نبوت ساتھ اس عالم موجود طبقہ زمین اول کے مفید اور مخصص ہو اور  
خبر آحاد سے تنہیض یہ جائز ہو گا ہوا المقر فی الاصول تو محض فقر ہے علما اصول پر اور یہ دلیل  
اسو واسطے کہ اس حدیث کے حکما مرفوع ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور قول علامہ قسطلانی اور علامہ

قاری اور خواوی اور صاحب ہدایہ اور کمالین اعلیٰ اخذہ من الاسرئیلیات اور قول ابن کثیر  
ذکر مثالیہ اذالم یصح سندہ الی معصوم فهو مردود علی قائلہ صریح منافی ہوا اسکے اور خبر آحاد سے

تخصیص آیہ کی کسی علما اصول نے جائز نہیں کہہی یہ بے سمجھی اور نافرمانی مستدل کی ہو  
بلکہ علما سے اصول یہ لکھتے ہیں کہ اگر تخصیص آیت عام کے پہلے مرتبہ کسی قطعی سے مثل

متواتر یا آیت آخری سے ہو جائے تو بعد اس کے پھر دوبارہ تخصیص خبر واحد اور قیاس جائز  
اور اس مقام میں کوئی قطع یعنی خبر متواتر یا آیت اسکی تخصیص کی نہیں جاتی اسو واسطے کہ حقیقہ

نزدیک عام قطعی ہو اور تخصیص اسکی کہ حقیقت نسخ ہو خبر واحد اور قیاس سے کہ وہ تو ظنی ہیں  
کیونکہ جائز ہوگی جیسا کہ توضیح میں لکھا ہو و عندنا فہو امی العام قطعی فلا یجوز تخصیصہ بواحد

منہما ای خبر الواحد والقیاس لم یخص قطیع اور منارین ہو و انہ ای العام یوجب الحکم فیما تاملوا  
اور دائرہ اسکی شرح میں ہوا لہ مقطوع لا یخص ابنہ خبر الواحد ولا بالقیاس اور شافعیہ اگرچہ

قائل ہیں اس امر کے کہ تخصیص عام کی ابتدا خبر واحد سے جائز ہے لیکن یہ مفید مدعی مستدل  
 نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ مراد او کی خبر واحد سے خبر مرفوعہ ہی کیونکہ ان کے نزدیک قول صحابی  
 کافی نفسہ حجت نہیں نہ جب کہ آیت عام کے مقابل ہو برابر ہو کہ وہ قول صحابی کا مدرک بالقیاس  
 ہو یا نہ ہو جیسا کہ ماخوذ فیہ میں ہے چنانچہ تلویح میں لکھا ہے بحت مطلق اور مقید میں ہذا لا یقوم  
 علی النقص لانه لا یجبل قول الصحابة حجة فی الفروع فضلاً عن الاصول اور توضیح میں ہے تقدیر الصحاب  
 عند الشافعی لا یجبل نہ لما لم یرفعہ لا یجبل علی اسماع اور مختصر ابن حارج میں جو بالکل ہی موقوف  
 ہے لانسراع فی ان مذہب الصحابی لیس بحجة علی صحابی آخر اتفاقاً والمختار ولا علی غیرہم  
 اور شرح عضدای میں جو شافعی ہی تحریر ہے لانسراع فی ان مذہب الصحاب لیس بحجة علی صحاب  
 آخر واما علی غیر الصحاب فقد اختلف فیہ والمختار انہ لیس بحجة اور سیو اسطے علامہ قسطلانی  
 اور ابن حجر اور سیوطی اگرچہ شافعی ہیں لیکن انھوں نے تخصیص اس آیت عام کی  
 و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس وایت سے نہیں کی فقط آپس تقاریر مصرحہ بالا سے  
 ظاہر ہوا کہ زید مستدل جو ختم نبوت حضرت کا خاص اس طبقے سے منسوب کرتا ہے اور حضرت  
 صلے اللہ علیہ وسلم کے مماثل تھے میں اور انبیاء کو نکالتا ہے بالکل گمراہ اور خاطی اور نادان ہر  
 کوئی عاقل انسان کا قائل جناب سالن تا جب وقت سے آج تک نہیں ہوا خدا تعالیٰ اس جواب  
 کو مقبول کرے اور بوسیلا سکے ہما تقرب اپنے رسول کا دنیا و آخرت میں نصیب فرماو  
 اور سب مسلمانوں کو گمراہی اور ضلال سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین حررہ  
 العبد القاصر الفقیر الی رحمۃ المنان المتمر بقصور باغہ فی علوم الادیان وحید الزمان



صانه الله عن مكانه الادان

محمد وحید الزمان

ابو به ثلاثه متذکره بالامطابق معتزدا بحقیقین اهل سنت و جماعت و عقیده متجدد و فاسد

محمد  
نور حسین

زید موجب جهالت و الله اعلم بما دهم علی ان رسول القاضین

محمد  
عنایت

الاجوبه المستطوره صحیحه لا یمتنع الا باطل

بلا شبهه از کتب تفسیر و حدیث ثابت میشود که مثل آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم

بنی در طبقات باقیه ارض نیست و عقیده زیدیه طوائف عقائد اهل سنت است و جواب مولوی

وحید الزمان و غیره موافق عقائد اکابر علماء اهل البیت است و در جواب مولوی محمد حسین

محمد  
فضلمحمد  
مولا محمد

الحجیب مصیب

آنچه که مولوی وحید الزمان صاحب بسک تحریر و کشیده اند موافق اعتقاد اهل سنت

و جماعت است و مطابق احادیث نبوی جزاها بعد عن جمیع المومنین خیر الیتمیک

محمد  
عبد الحکیم

الحجیب مصیب محمد بن الدین

فتوا سے دستخطی جناب مولوی حافظ قاری عبد الرحمن صاحب

پانی پی شاگرد رشید برگزیده آفاق مولانا محمد اسحاق صاحب

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی خاتم النبیین اما بعد

برابر اب دانت مخفی مباد که انچه زید تبسک اثر ابن عباس فی کل من آدم کا ذکر الی آخر

قابل مہفت خاتم شده و از احکام مرفوع گفته و اثرند کور انحصار نص قرآنی و اجماعی

شده قطع از آنکه و مواءش خود کذب قولش گردیده که ترکیب این اضافت برای حضرت

و ختم بکینه غایه مسافه و تمامی سلسله از عقد و انقسام الکار و ارد و معلوم باد و قیله کسی حدیث  
 با اثر مقابله خصوص قرآنی و اجماعی و وقوع شود تا دلیل آن اثر واجب است و الا ترکش واجب  
 نه آنکه بان اثر نص قرآنی و اجماعی را منسوخ سازند خصوصاً اثری که توجه صحابه و تابعین و اطمینان  
 منقول شده بسبب عدم شهرت و وجود آن اثر در زمانه صحابه یا بسبب غله بر منوی که  
 بان غله تمام صحابه آنرا متروک داشته اند یا بر معنی خلاف ظاهر آنرا حمل نموده اند و قولش که  
 حکماً مرفوع است غلط است کدام قدر بر فروع حکمی آن یافته لفظ مرفوع حکمی شنیده و آنرا باید  
 خود دانسته در دعوی داخل کرده اثباتش زنده اوست و همچنین دعوی تخصیص بالکل بیجا است  
 که تخصیص تعمیم در احکام می باشد نه در اخبار بر است غلط است اسم لفظ نفع حکمی و تخصیص ذکر کرده یا نه  
 نه فمید و تخصیص آن بر خبر آحاد و غیر مشهور قبول جمیع علی نیست خصوصاً چنین خبر آحاد که شاذ و مشهور  
 ملائقات قرون ثلثه باشد و ملائقات احتیاج توبه است و از این بطرف تخصیص آن تیره قبی افند که تاویل  
 آن خیر ممکن نباشد چون تاویل آن خیر ممکن باشد چه ضرر است که تخصیص آن بر قایل شده تقلید  
 محمد بن سعید ز ندیق مبتلا شود که او به تصانیف معروف خود در ختم نبوة آنحضرت علیه السلام  
 کلمات موهوم عدم ختم نبوة آنحضرت صلعم می افروزد و پناهی بوبکانی در عجاای المطالبین آورده  
 فی التامی شرح مسلم بیون بعدی نوشته است که می بینی و لایقی آنرا ماشاره آسوده است  
 ذکره الطبری و تاویل و طبعی فیه تحقیق قبل از این محمد بن مسعود الشامی المصلوب علی الزندقه  
 و ان صحت تاویل عیسی علیه السلام افلا لا طاع علی انه ظالم لا نبیاء و آیه الاحزاب نفس فیه انه  
 و بعد چنانکه مشهور نوشته و فی جامع الصواع ردی محمد بن سعید الشامی المصلوب عن ابن

از رفعه انا خاتم النبیین و لانی ابدی الا ان لیس الله فزا الاستثناء لما كان يدعو اليه  
 من الالحاد و الزندقه انتهى و این اثر ابن عباس با وجود دشمنی و ذومتری و کینه خود درستی  
 تاملت و محالنه خود بنص قرآنی و اجماع امت بعد تاویل موافق قرآن و احادیث متواتر المعنی و اجما  
 میشود و آن اینست که زمین هفتگانه عبارتست از هفت الوان زمین و خواص و تاثیر آنها  
 که باعتبار اختلاف الوان و تاثیر خود هر خطه زمین حکم زمین جدا دارد و ارباب پیوسته هم باغبان  
 اختلاف عرض زمین که موجب اختلاف الوان و خواص زمین می باشد آنها اقالیم سبعة  
 نام نهادند پس همین زمین هفتگانه مقابل سموات سبعة معدود شدند و همین جهت  
 در کلام الله مقابل سموات لفظ ارض مفرد واقع شده بحجت وحدت جسمی آن و کثرة بالوان  
 و خواص سبب تعددش بعد هفتگانه شده باز در بعض تشبیهات از مشبهات زمین  
 مراد میباشد چنانچه در مشکلا بیجاء بکذا پس معنی این اثر چنان شدند که برای هر زمین  
 از زمینهای هفتگانه آدم است همین آدم شما و نوح است همین نوح شما تا آنکه خاتم النبیین  
 همین خاتم النبیین شما پس اشکالی و استدلالی باقی نمانده و اذ دخل الاحتمال بطل الاستدلال  
 و توفیق بین النص و الاثر ظاهر شد و هم احتیاج بجواب اسرائیلیت اثر نمانده تا بر آن نظر  
 واقع شود که جمله نبی کنیکم انکار اسرائیلیت اثر دارد و تمامه پیدا باد که زید برای زمینهای  
 معموره و مفروضه همین سموات و عرش و کرسی و خست و نار خواهد گفت غیر آن خصوصیات  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم دو قسم هستند یکی نسبت اهل ارض و امام سابقه و دوم نسبت  
 جمیع سکان ارض و سما و شش و شش پس در خصوصیات قسم اول توهم زید در ذکر آنست و ثلث



فیما بین آنحضرت و خواتم الانبیاء اراضی مفروضه البتة گنجایش دارد و در خصوصیات قسم ثانی  
 توهم زید را گنجایش نیست چه در حجره ثقیف و چه در کجکلمه سوره قمر و انسده استیاطین از استماع  
 اخبار سموات نزد آمد دولت بعثت حضرت خاتم الانبیاء بحکم آیات سوره جن ثابت است  
 و هم خصوصیات آنحضرت علیه السلام بروز حشر توحید شفاعت کبری و حمل لوار الحمد و امامت انبیا  
 و عطا درجه وسیله و غیر این برای حضرت مابدا شکرست غیری از انبیا اراضی مفروضه زید نزد  
 ثابت است اگر شخصی از خواتم الانبیاء کسی مرتبه ازین مراتب عظمی نشته باشد ثابت نماید و انشاء الله

هرگز ثابت نخواهد کرد و عن عریاض بن ساریه عن رسول الله صلی الله علیه و سلم انه قال سلمی  
 عند الله مکتوب خاتم النبیین الحدیث صاف لالت دارد و بر آنکه حضرت مانزد خدا تعالی  
 خاتم النبیین هستند اگر نزد خدا تعالی خاتم النبیین در دیگر اراضی بودی او هم نزد او تعالی  
 مکتوب بود و احتمال آنکه آن انبیا مفروضه پیش از آنحضرت صلعم منقضی شدند پس این قول  
 اقبال دعوی است و هم حدیث اناسیة ولد آدم لیوم القيمة و حدیث لولاک و غیرها بسیار احادیث  
 بر توحید آنحضرت صلعم درین صفات لالت دارند که خواتم الانبیاء مفروضه زید اصلاً در آن شکرست  
 ندارند پس یدمانالت آن انبیا مفروضه ضد آنحضرت علیه السلام از کجانهبید و بر آن تصحیح تشبیه  
 نبی کنبیکم مشارکت در وصف جزئی کافی نیست از آن دعوی مماثلت کردن تا آنکه در ختم نبوت  
 هم شریک کردن با وجود انکار لفظ ختم شکرست را در ختم نیست این دعوی مگر از سور فهمی که بتقلید  
 محمد بن سعید زندق از تقلید قرآن و نه از حدیث و اجماع دست برداشته ختم نبوة عند  
 و حقیقه را بر ختم نبوة اضابلا قرینه و بلاد لیل حل کرده تعوذ بالله من شد و انفسا من

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ بِالْقَوَابِ كَتَبَهُ أَقْلُ خَلِيقَتِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَجْزِي عَنْهُ  
 قَوْلُ اسْمِ لَوْ ابِ وَلَوْ سَيِّدِ صَدِيقِ حَسَنِ خَانِ صَاحِبِ قَوْجِي مَنْطِقِي  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شخصی میگوید که زمین هفت طبقه است در هر طبقه از طبقات وی نوع انسان و انبیای ایشان  
 امثال امیاء طبقه اول از آدم تا آخرت صلی الله علیه و سلم وجود و تحقق اند و چنانکه وی صلی الله علیه  
 و سلم خاتم نبیین طبقه علیا ارض است همچنان شش خاتم الانبیاء دیگر در شش طبقه ارض هستند  
 بدلیل روایت ابن عباس رضی الله عنه که تفسیر کریمه الله الذی الخلق سَبْعَ سَمَوَاتٍ  
 وَ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ فَمَوْجُهُ فِي كُلِّ رِضٍّ آدَمُ كَادِمٌ لَكُمْ وَلَقَدْ كُنَّا حُكَمَاءُ إِبْرَاهِيمَ  
 كَذَّابًا وَ عَلَيْنَا كَيْدٌ كَرِيمٌ وَ نَبِيٌّ كَتَبَ بِكُمْ وَ بَدَّلَ عِبَارَتِ جَلَالِهِ كَرِيمٌ كَيْدٌ نَزَلَ  
 الْأَكْثَرُ مَبْنِيَّهِنَّ بَعْدَ تَفْسِيرِ مَرْجُو نَوْشَةٍ دِينَزِلَ بِهِ جِبْرِيلُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ إِلَى  
 الْأَرْضِ السَّابِعَةِ انْفَتْحَتْ وَ بَقَاعُهُ أَصُولُ فَنَقَرَتْ تَحْفِيفُ آتِيَةِ بَحْرٍ آخِرٍ سَبْعَ سَمَوَاتٍ  
 مَخْصُصَةٌ كَرِيمٌ وَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَ حَاكِمَ الْبَنِيَّينَ بَاشِدِ بَيَانٍ فَرَامِيدُ كَرِيمٌ مَسْئَلَةُ جَلَالِهِ

### جواب

هفت طبقه بودن زمین مثل آسمانها از آیه مذکوره فی شبهه ثابت است و تمام آیه در باره  
 است و هشتم کتاب عزیز آخر سوره طلاق باین لفظ است اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ  
 سَمَوَاتٍ وَ مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَرْضُ بَيْنَهُنَّ لِنَعْلَمَ أَنَّ اللَّهَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ أَنَّ اللَّهَ فَتَدَاحَا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَ حَدِيثِ عَالِيَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

که فرمود و بخارست من ظلم قید شد من که ارض طوقه من سبع ارضین  
و حدیث سالم بن ربیع قال قال النبی صلی الله علیه و سلم من اتخذ شیئا من  
الارض بغیر حق خسف به یوم القیامة الی سبع ارضین اخر جبال النار  
ایضا فی باقی جاء فی سبع ارضین نیز ولات برهنت بطبقه یونان زمین میگذشت که  
در تفسیر شرح القدر زیر کرمه مذکور نوشته فیہ القصر میر بان السموات سبع و اما  
الارض فلم یأت ذکر عددیها الا قوله تعالی و من ارض مثلین فی  
العدد و قیل فی غلظهم الصمیم یانها سبع کالسموات و قد تلیت ذلک  
فی الصمیم و قال البرازی الحق ان تحصیل العدد بالذکر لا یدل علی  
نفی الزائد انتهى و فی هذا اشارة الی ما ذکره الحكماء من الزیادة علی  
السبع و نحن نقول انه امر باتفاق علی الله ولا عن سوا سلا السبعه تقتصر علی  
ولا نعمل بالزیادة الا اذا جاءت من طریق الشرع و لم یأت شیء من ذلک انما  
کلام الشوکانی و بمنیت نزهة جمهر علماء و ضماک و بعض تکلمین گفته اند که این طبقات است  
بغیر فوق است و هر هفت ارض متجاوز است و بعضی تاویل سبع ارضین با ثانیسم سبع و  
کتاب سبع سیاره و غیر با کرده اند چنانکه در فتح الباری از ابن تیمیّه و در فسطاطی و کمالین  
حکایت آن نموده اما صحیح همانست که هر هفت طبقه زمین جدا گانه است میانه هر ارض است  
همچو مسافت ناین آسمان و زمین است چنانکه احادیث مستند محمد و ثریه و نسائی و غیر  
بیان ولات و در رد و قول بنا و لکن کور مرده و دست کتاب و دست که قال به الثمین



والقرطبی غیر جامع الامت و لیکن از آیه مذکور و احادیث مشارک الیه این ثابت نمیشود که در هر  
طبقه از طبقات ارض نوع بشر و انبیا ایشان موجود باشند بلکه در کتاب عزیز و سنت  
مطهره که مدار اثبات و نفی و رد و قبول هر چیز از عقیده و عمل غیر بما بر روی حکایت خلق  
همین آدم که مازیت او هشتم ذکر احوال او در سشت میسوط او بر ارض و سجده ملائکه برای او  
فرموده از احوال و قصص بگیر او آدم و زریب او و انبیا بقیه طبقات ارض و اعم ایشان تا آنکه ششم  
را همه نوع دیگر انسان او آدم و خوا تم ایشان هم بدالات النص بلکه با اشاره آن از کتاب  
و سنت مطهره نمیشود و جمیع کتب سنت مطهره از صحاح و سنن و معاجم و مسایند و غیر ما از انبیا  
این عوالم و او آدم خالیست حدیث ضعیف بلکه موضوع هم درین باب تفصیل که در سوال گذشت  
در و او این معتبره اسلامیه یافته نمیشود تا بحدیث صحیح مرفوع چه رسد اگر چه منطبق و مما یحکم  
مجموعه روایات است که درین کلمات محسوسه موجوده نتوان کرد بلکه وی سبحانه  
بفحوائی هایت انتهای او لیس الذی خلق السموات الارض بقادر علی ان یخلق  
مثلهم بلی و هو الخلاق العلیم و حکم و اذ اشیدنا بد لنا امثالهم تبدیلا  
برایجاد و ابداع صد جدید مثل این عالم بلکه بر خلق جمیع ممکنات قادرست در جبل عاشیه جلالت  
زیر قوله تعالی لتعلموا ان الله علی کل شیء قدیر که پاره از آیه مذکوره است  
نوشته قدیر بالغ القدرة فیا فی بعالم آخر مثل هذا العالم و ابداع من ذلك  
الی ما نهایه له بالاستدلال بهذا العالم فان من قدر علی ایجاد  
ذرة من العدم قدر علی ایجاد ما هو و منها و مثلهما و فوقها الی ما نهاییه

له لانه لا فرق في ذلك بين قليل وكثير وجليل وحقيق ما ترفي في  
خلق الرحمن من تفاوت انتهى وليكن از عموم قدرت وقوع این عوالم با <sup>لفعل</sup>  
خارج لازم نمی آید زیرا که قدرت و کمترین و صفت متغایر اند نزد ما تریید و اثر قدرت  
امکان صدور مقدار از قادر بالنظر الی ذاته است و وقوع آن با فعل چنانچه اثر تکوین  
و وقوع مکنون با فعل است ظاهر است که حق تعالی بار الوجود امثال این عالم با فعل در خارج  
طبقات ستارص خبر نداده و هر چه بدان کلام الهی سنت سنیه ختمی بنیای ناطق نیست  
اثبات آن امر مسلم مورث از پیش نفس خود یعنی چه و هر که درین خلاف کند بر وی بیان است و در  
خرط القناد و اجماع و قیاس که نزد اهل علم منجمه بر چهار اصل موصول اسلام اند خود این مسئله  
مسکینست زیرا که این سوال از باب بدر خلق است اجتهاد و قیاس در آن مدخل نیست  
و قیاس و تخمین بلکه خود اجماع و اجتهاد در مانند این مسائل مثبت حکمی نمیتواند شد زیرا که  
اینها بر اہم اساس و منکاز کتاب سنت در کاست بلکه ایتان بصیغہ جمع در سموات افراد  
ارض و مثل قوله تعالی خلق السموات و الارض که تمام قرآن مجید باستثنای قوله  
ومن الارض مثلہن بدان مملو و مشحون است شبناسی بعد م وجود عوالم دیگر و او اودم  
و خواتم دیگر در زیر سبع ارضین اود پس ثبوت این مسئله بهیچ یکی از اوله ارجح شرعی نمیتواند  
و روایت ابن عباس که در سوال مذکور است اول حدیث نیست اثر ابن عباس است یعنی قوله  
او رست بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حجت در مانحن فیہ قول محکم بن یسیر بعد م و غیر  
صادق باشند اقوال صحابہ من بعد ہم لاسیما و فنی که انما و بر نص صحیح از کتاب سنت مذکور

دوم دی رضی الله عنه در این تفسیر متفرد است احدی از صحابه و من بعد هم درین قول  
 با وی موافق نیست و بر روایت متفرد و قول شاذ ایتنای کدام حکم شرعی نتوان کرد  
 سوم تفسیر که از وی رضی الله عنه برای قرآن مجید منقول است سند اکثر آن تا جناب رشیع و متصل  
 و مسلسل نیست غالبش انتساب صرف است که در حقیقت از دیگرانست و لهذا محققین اهل  
 تفسیر بر آن اعتقاد کلی ندارند و بدون شهادت دیگران نمیکند اللهم مگر آنچه  
 از آن در مثل صحیح بخاری و غیره با ساینده صحیح ثابت گشته و ازین اثر درین کتب صحاح  
 و سنن عین و اثری نیست چهارم متن این اثر مضطرب است نزد حاکم لفظی بوده است  
 که در سوال مذکور شده و نزد عبد بن حمید و ابن المنذر باین لفظ آمده ما یؤمنون  
 احذروا بها فتکفر نزد ابن جریر باین لفظ است لو احدثکم بتفسیرها  
 تکفرتکم و کفرکم یکن بیکم بها واضطرار بر روایت از اسباب جرح است نزد اکثر  
 اهل علم و چه منجمه خیرین این اثر هیچ یکی تصحیح و می پذیرد اخته جز حاکم و مستدرک و تصحیح  
 حاکم پیش علمای حدیث بدون شهادت دیگران نمیکند و این بشتی است در بستان الحدیث  
 گفته در بسیاری از احادیث مستدرک که او حکم بصحت آنها نموده و مثل احادیث صحیحین انکاشته  
 علما اجله او را تخطیه کرده اند و بروی انکار نموده و لهذا قهراً گفته حلال نیست کسی را که تصحیح  
 حاکم غرض شود تا وقتی که تعقیبات و تحقیقات مبرنه نبیند و این حقیقت احادیث مرفوعه عام  
 است تا با آثار صحابه چهره و در باره خصوص این اثر سیوطی و در تدریب الراوی شرح  
 السنوای گفته و لم ازل تعجب من تصحیح حاکم حتی رايت البیهقی قال سناوه صحیح لکنه



شاذ بمرقاۃ و غالباً بیقی بر اقصاء و جا کلمه انرا صحیح گفته و معنی اقباب علت شد و فی  
 در آن کرده و گفته لا اعلم لا یزال علی علیه متابعا انتهى و نحو ذکر الشوق  
 فی تفسیر و قوت این اثر شد و ذ و عدم متابعت از هم میباشند و ایتان بدان  
 در مقام جمیع مضمحل میگردد و قال کلید الشاذ الیس الا اسناد واحد شد به شیخ ثقة کائن  
 او غیر ثقة فاما کان من غیر ثقة فمرکب و اما کان من ثقة فیه توقف و لا یحتاج به اتنی کذا فی  
 اشکالات لکمال بن ابی شریف ششمین محققین اهل تفسیر و حدیث ماخذ این اثر اسرار سلیمان  
 است کما قال به ابن کثیر و غیره و روایت اسرار سلیمان قابل تصدیق و اخذ نیست و بران اکتفا  
 همچو احکام نمیتوان کرد و هفتم اقل قلیل از اهل تفسیر این اثر را و تفسیر آیه کریمه گرفته اند و اکثر  
 مفسرین بدان اعتنا ننموده اند و این دلیل بر سقوط این اثر و عدم قبول دست  
 و ریخته گرفته اند هیچ یک از آن با بدان استدلال بر وجود این او ادام و خواهم نگرفته بلکه  
 محض برای تأیید عدد سبعة اربعین آورده پس مطلوب غیر ثابت و ثابت غیر مطلوب  
 هشتم بر فرض صحت اثر مذکور محمل غیر معتبر است از روی معلوم نمیشود که این او ادام و خواهم  
 طبقات سته ارض پیش از زمانه آدم و ابوبلست و آنحضرت صلی الله علیه و سلم بودند یا بعد  
 ایشان یا بعد ایشان خواهند بود و در این محل بدون بیان محل اخذ و اعتماد نیست و هفتم  
 تصحیح بی اهل علم بنا و پیش پرداخته اند در ارشاد الساری شرح صحیح بخاری بعد نقل قول  
 بیقی نوشته فقیه الله لا ینکرم من جملة الاسناد حسنة للفقهاء کما هو معروف  
 عند اهل هذا الشأن فقد لیصلح الاسناد و یكون فی المتن شذو

او علة تقدیر فی صحته و مثل هذا لا یثبت بالحديث الضعیف  
 و هذا المحمول ان صح نقله علی بن عباس اخذه من الاسرائیلیات  
 انتحه و علی تقدیر یثبو یمکن ان یکون المعنی ثم من یقتدی به منی  
 بهذه الاسماء و هم سلسل الرسل الذی یبلغون الجن عن انبیاء الله  
 و یسمی کل منهم باسم النبی الذی یبلغ عنه انتهى کلام القسطلانی  
 و چون ثابت شد که صحت این اثر یعنی متن وی بلکه سند وی متکلم علیه است ابتدا این  
 ساقط شد و اثبات هیچ سلسل را ولید روشن نصی میرهن باید و ریخا بطلنوا و محتملا  
 کاری از پیش نیز و ولید ابن کثیر بعد عزو این اثر بسو این جریر گفته ذلك امثاله  
 اذا لم یصح سندہ الی معصوم فهو مردود علی قایلہ در المدیة حاشیه اگر که  
 جوامع نقل کرده اما نقل عن بن عباس ابن فی کل ارض آدم الخ فهو من رواية  
 الواقدی الکذاب الواضح انتحه در صحت وایت شرط است که راوی وی ضابط  
 باشد و عطابن سائب که راوی این اثر از ابی الضحی از ابن عباس است نووی در خطبه  
 مسلم او را در اهل اختلاف شمرده بالجمله اسباب جرح در این اثر میچوشد و ذو عدم متابعت  
 و اختلاف راوی و جز آن بوفور موجود است و حقیقت او اثری ضعیف غیر متعلق بقبول  
 نزد علما فحول ایشان است پس بهیچو اثر بی اثر بنا حکم نمیتواند شد یا نه و مهم این اثر  
 معارض حدیث مرفوع است شوکانی در فتح القدر زیر کریمه ماتحت التری که در سوره طه  
 واقع است نوشته اخر ج ابو یعلی عن جابر ان النبی صلی الله علیه و سلم

سئل ما تحت هذه الارض قال الماء قيل فما تحت الماء قال ظلمة قيل  
 فما تحت الظلمة قال الضوء قيل فما تحت الضوء قال الثرى قيل فما  
 الثرى قال انقطع علم المخلوقين عند علم الخالق واخرج ابن مردويه  
 نحوه باطول منه انتهى وچون ثابت شد که بماء رسی تحت ثری احدی را از مخلوق  
 علم نیست حتی که خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم زیاده بر آن افتاده نفرموده پس ثابت  
 نوع بشر و آنچه بدان می ماند در هر طبقه از ارض یعنی چه بلکه آن اثر بوجه تعارض این خبر  
 باشد از صلاحت استلال و اذا انهر الله بطل نهو معقل و اما قول شیخ جلالین  
 ينزل به جبرئيل من السماء السابعة الى الارض السابعة که بطاير اشارتی بحدوث  
 اثر مذکور دارد پس شیخ سلیمان حمل و حاشیه جلالین زیر قول مذکور نوشته قال القائل  
 لم تجد هذا القول لغيره من المفسرين اذ غاية من تفسير الاصل الوحي قال  
 في تفسير قوله بدينهم اي بين هذه الارض العليا التي هي السابعة  
 السماء السابعة التي هي علاها وهذا التوقف من القائل صهي على ان  
 المراد بالوحي وحي التكليف بالاحكام وليس بلازم لا مكان حمل على وجه  
 التصرف في الكائنات عبارة الخطيب الاكثرون على ان الامر هو للقضاء  
 و القدر فعلى هذا يكون المراد بقوله تعالى بدينهم اشارة الى ما بين  
 الارض السفلى التي هي اقصاها و بين السماء السابعة التي هي اعلاها  
 فيجري امرا اليه و قضاء و بدينهم يفد حكمه فيمن انتهى بهم فتاوه گفت



فی کل رض من ارض و سماء من سماء خلق من خلقه و امین امره  
 و قضا من قضائه و در بنوی گفته هو باید برهن من عجیب شد بیره فی نزل  
 للطرف و یخرج البنات و یاتی باللیل و النهار و الصیف و الشتا و یخلق الحیوان  
 علی اختلاف هیئتها و ینقلها من الی الی حال انست و در تفسیر رازی و خازن نیز  
 مثل بنوی نوشته و به قال جمهور المفسرین پس از بودن خلق و امر و قضا و قدر و حیوانات  
 باشکال مختلفه متعین نمیشود که این خلق و حیوان بهین نوع انسان و برل ایشان باشد بلکه  
 اگر تفسیر امر بوحی ثابت شود و مراد بوحی الیام باشد چنانکه در کریمیه و اوحی سنا الی النحل  
 نوشته اند و حی مصطلح و ظاهر آیه کریمیه صریح است در آنکه مقصود از آن بیان خلق سماء  
 و زمین و حیران قضا و قدر او و در آنرا از عرشش علی تا ارض سفلی و عموم قدرت و میسر  
 و غایت احاطه علم او بجمیع مخلوقات است نه اثبات وجود نوع انسان و انبیای ایشان زیر  
 طبقات ارض و لهذا هیچ یک از متقدمین و متأخرین تفسیر آیه مذکور بدان نگرده جز اثر  
 ابن عباس که حال سند و متن او بالا گذرشته و اثر چه باشد که از وی چنین حکم گرفته  
 شود و در هیچ بیت مرفوع معصوم در کارست نه اثر موقوف بی اعتبار و آنکه در سوال ذکر  
 جواز تخصیص آیه بجز آحاد و کرده پس تخصیص آیه بدان جائز است اما مراد بجز آحاد که مخصوص آیه باشد  
 در اصول فقه احادیث مرفوعه صحیح است نه آثار ضعیفه موقوفه و لهذا بحث خبر آحاد را در باب  
 اصول در بحث احتجاج بسنت مظهره که قسمیم کتاب عزیر است نوشته اند و در شالاش  
 احادیث صحیحین را نشان داده و ازین اثر در کلامی کتب سنن اثری نیست تا بحیثی رسید

و بر فرض تسلیم این اثر بیان می کردیم و لکن رسول الله و خاتم النبیین خود جای  
 نیست زیرا که تحقق رسل طبقه علیا از آدم تا خاتم تحقق علیه هور اهل علم بلکه کافر اهل اسلام  
 و خاتمیت آنحضرت صلی الله علیه و سلم جمیع رسل این طبقه را بکلمه نص می گوید ثابت چنانکه صیغه جمع  
 یعنی نبیین و تحول الفتح لام استغراق بران اغاده این ضمی می کنند و وجود دیگر اولاد هم و خوانم  
 غیر متحقق و بر منصوص نص می گوید اجماع جمیع مجتهدین بلکه کافر مسلمین و می زمین است فلیس  
 اثبات الا و آدم و الخواتم فی الطبقات الاخری من الارض من احکام التشرع  
 فی و حرم و لا صدر و لیس علی هذا القول اثاره من علم و هیچ یکی از اهل اصول تخصیص  
 نصوص یا تار موقوفه ذکر کرده و بدان احتجاج و استدلال ننموده و حق آنست که خوض و تعمق در  
 مسائل و تفوه بدان مباحثه در مثال آن از باب غلو ممنوع بلکه فضول کلام و لغو قول حدیث حرافه  
 و قائل بدان و خایض در آن و منکر بران غیر ملتفت الیه بمن اعتداد بهم بوده است و یا الله التوفیق  
 و هو المستعان و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و هو اعلم بالصواب  
 و فوق کل ذی علم علیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سوال شخصی و عوی میکند که مثل جناب سالت آید حضرت  
 خاتم النبیین سید المرسلین حجه للعالمین صلی الله علیه و سلم در عالم موجود و متحقق است و مراد از  
 مشارک در صفات کما لیه بجناب است و برین عوی استدلال میکنند باینکه در حدیث شریف مرویست  
 ان الله خلق سبع ارضین فی کل ارض ادم کاد مکمل الخ پس این عقیده از عقاید  
 اهل حق که مدلل باجماع ائمه و احادیث صحیح سنه و آیات قرآن شریف اند ثابت است و یا نور و

مذکور حدیث شریف است آنحضرت صلعم مستیانه و در محاجسته مروی است یانه و علما محققین  
 در ثبوت آن کلام است یا آنکه باتفاق محققین صحیح است بر تقدیر صحت قابل عقیده آیه و بر تقدیر  
 قابلیت عقیده اعتقاد مذکور بعضی موجود و متحقق بودن مثل جناب سید المرسلین خاتم النبیین در صفات  
 کمالیه زان ثابت است یانه و به تقدیر حکم آن اعتقاد دارند چهست بیدئوا اتوجروا الجوار  
 بموجب اعتقاد اهل حق که مدلل باجماع و اتفاق محققین امیه دین احادیث صحاح سته و آیات آن  
 است حضرت خاتم النبیین سید المرسلین رحمة للعالمین صلعم افضل موجودات بهفت زمین بلکه  
 خلائق جمیع اند مثل آنحضرت صلی الله علیه و سلم یعنی مشارک آنجناب صفات کمالیه در هیچ زمین  
 بلکه در تمام عالمین موجود است اعتقاد وجود مثل آنحضرت در عالم مخالف اجماع محققین احادیث صحاح  
 سته و آیات کلام اصدست و التزام کننده آن گمراه است امام نووی در شرح صحیح مسلم بذیل  
 شرح باب فضل نبینا صلی الله علیه و سلم علی جمیع الخلائق بذیل حدیث انا سید ولد آدم یوم  
 القيامة و اول شافع و اول مشفع فرموده و هذا الحديث دليل التفضيل صلی الله علیه  
 و سلم علی الخلق کلهم الخ و امام فخر الدین رازی در تفسیر کبیر بذیل آیت تلك الرسل فضلنا  
 بعضهم علی بعض الآية نوشته اجمعت الامم علی ان بعض الانبياء افضل من بعض  
 و علی ان محمد اصليهم افضل من الكل و يدل علیه وجوه احدها قوله تعالى  
 و ما ارسلناك الا رحمة للعالمین فلما كان حجة كل العالمین لزم ان يكون  
 افضل من كل العالمین الخ و امام عبد السلام در شرح جوهر التوحيد بذیل شرح قول ما من  
 و افضل الخلائق علی الاطلاق نبینا میل عن الشقاق فرموده افضل جمیع المخلوقات علی الاطلاق



المراد منه انهم شامل للحاوية لمصلحة من البشر والجن الملك في الدنيا والآخرة في سائر جلال الخصال  
 ونعوت الكمالات نبينا محمد صلعم وفضليته صامم على جميع المخلوقات مما اجمع عليه المسلمون هو متفق  
 من الخلاف في التفضيل من الملك والبشر لقوله صلى الله عليه وسلم انا اكرم الاولين والآخرين على الله  
 الخ و همچنان است در دیگر کتب حدیث و تفسیر عقائد اما قول کور فی کل ارض آدم کا و کلم الخ پس  
 نسبت این قول بانحضرت صلعم در هیچ کتاب مشهور و معتدیده نشد البته تسو کحضرت ابن عباس را  
 منسوب است و آن هم در صحاح شریف نیست البته بروایت حاکم و غیره در منثور و غیره آورد و انبیین  
 محققین را و صحت اسنادش کلام است و ثانیاً از صحت اسناد صحت این حدیث لازم نمی آید و  
 صحیح الاسناد گفته خود طعن نموده گفته الا انه شاذ بمره لا علم لابی الضحی متابع الخ و انسان العیون  
 در تفسیر قول سقیه فرموده لانه لا یلزم من صحة الاسناد صحة المتن فقد يكون فی مع صحة اسناده  
 بالمعنى صحة فهو ضعيف الخ و همچنان امام قسطلانی شرح صحیح بخاری تشریح فرموده پس اگر این  
 قول متکلم الاسناد نباشد بلکه صحیح الاسناد باشد چنانکه حاکم و بیهقی گفته اند پس از قول الشیخان هم  
 متن روایت ثابت نیست و بر تقدیر صحت روایت هم اعتقاد مفید و قابل عقیده نیست قد  
 احاد خواهد بود و احاد مفید اعتقاد نمیشوند و بر تقدیر یکم مفید عقیده هم باشد عقیده وجود و  
 تحقق امثال آن چنانکه ثابت نیست امام قسطلانی فرموده و علی تقدیر ثبوتیه محتمل ان يكون المعنى  
 ثم من يقتد به سبى سبعة الاسماء هم سبى المرسل الذين يبلغون الحق عن انبياء الله و سبى كل  
 منهم باسم النبي الذي يبلغ عنه الخ و انسان العیون فرموده فسال الجلال السيوطي و يمكن ان يكون  
 بان المراد بهم النذر الذين كانوا يبلغون الجن عن انبياء البشر ولا يبعد ان سبى كل منهم باسم



## صحت نامہ فتاویٰ بنظیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۲	کادکم	کادکم	۱۲	۱۲	القدير	القدير
۵	۵	لو	کو	۱۳	۱۳	محمد لطف اللہ	محمد لطف اللہ
۷	۷	فتور	فتور	۱۴	۱۴	کسی و فمین	کسی و فمین
۹	۹	کلام	کلام	۱۵	۱۵	جميع	جميع
۱۲	۱۲	وتوجروا	وتوجروا	۱۶	۱۶	حيث	حيث
۱۱	۱۱	ان	ابن	۱۷	۱۷	محمہ	محمہ
۱۳	۱۳	مے	سے	۱۸	۱۸	مشالت	مشارکت
۱۴	۱۴	کان	کا اور	۱۹	۱۹	العيہ	العيون
۱۵	۱۵	يا قیہ	یافتہ	۲۰	۲۰	لا یثبت	لا یثبت
۹	۹	إلا	لا	۲۱	۲۱	التفضیل	التفضیل
۳	۳	لا یثبت	لا یثبت	۲۲	۲۲	کرنا	نکرنا
۷	۷	کمالا منعی	کمالا منعی	۲۳	۲۳	حقیر	حقیر
۱۰	۱۰	تدمل	تدمل	۲۴	۲۴	تدمل	تدمل



صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۷	آشامی	انتحاشی	۵۴	۸	اوست	اوست
۲۹	۳	زیاکه	زیراکه	۵۷	۹	النجینی	النجین
۳۱	۱	بلطفه	بلطفه	۴۹	۱۲	بنیا	انبیا
۳۲	۸	ازبان	ازان	۷	۱۷	ا	خدا
۳۳	۱۲	اقل	مادل	۷۳	۱۷	عقیده	عقیده
۳۴	۱۴	الابصار	البصار	۴۲	۱	نظیر	النظیر
۳۵	۱۴	التره	للرحمة	۴۸	۱۴	آراد	آحاد
۳۶	۱۲	اوواضا	ارواضا	۷	۱۷	الروایات	الروایات
۳۷	۱۵	موعظ	موعظه	۸۱	۱۴	سائر	سائر
۳۹	۲	اوله	اولا	۸۲	۵۰	حج	حج
۴۰	۱۱	مرور	مقرر	۸۴	۱۷	بقلم	تقالم
۴۱	۳	ارباب	ازباب	۸۶	۱۶	فیثا دله	فیثا دله
۴۲	۸	لا انبیا لک	انبیا لک	۹۰	۱۴	ذر	در
۴۳	۳	بمول	رسول	۹۳	۱	قیه	قید
۴۴	۷	لائله	للائله	۹۹	۱۱	فراه	فراه
۴۵	۱	کافر	کافه				
۴۶	۹	وسوف	ولسوف				
۴۷	۱۳	فی	فی				

کتب خانہ دارالعلوم  
لاہور